دین اسلام کے پیارے

مُقدّس دُعائیں

تالیف

مبلغ اسلام، پیر طریقت، رہبر شریعت، آفتاب غوث الثقلین، سید علی ہجویری
منظور نظر داتا گنج بخش علی ہجویری المعروف قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیب و اضافہ

خادم دین اسلام

منیر احمد یوسفی

جامع مسجد نگینہ

B-III-977-A گلبرگ II لاہور 042-36880027-28,0300-4274936

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّس دُعائیں

تالیف

مبلغ اسلام پیر طریقت رہبر شریعت نائب غوث الثقلین امین علم لدنی
منظور نظر داتا گنج بخش علی ہجویری حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی نگینہ

رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیب نو و اضافہ

خادم دین اسلام

منیر احمد یوسفی (ایم اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیارہ ڈائجسٹ" لاہور

ملنے کا پتہ
جامع مسجد نگینہ A-977 بلاک بی III
گجر پورہ سکیم لاہور
0300-4274936

جملہ حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

نام کتاب : مُقدّس دُعائیں

مؤلف : پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امینِ علمِ لدُنی حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیبِ نو و اضافہ و تخریج : خادمِ دین اسلام منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
ایڈیٹر ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور

پروف ریڈنگ : مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی
مفتی علامہ مولانا حافظ محمد آصف یوسفی
علامہ حافظ محمد ظفر اقبال یوسفی، محمد عامر فقیر

کمپوزر و ڈیزائنر : محمد عثمان علی یوسفی، محمد عظیم یوسفی، محمد زبیر خالد بٹ یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 042-36880027-28

سن اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ اپریل ۲۰۱۶ء

پانچویں بار : ۳۱۰۰

ہدیہ : ۴۰۰ روپے

ناشرین : (صاحبزادہ) بشیر احمد یوسفی (ایم-سی-ایس)
(مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ) خلیل احمد یوسفی
(صاحبزادہ) محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

www.seedharastah.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	جملہ حقوق۔	۲
۲۔	فہرستِ مضامین۔	۳
۳۔	اِنتساب۔	۲۰
۴۔	عرضِ ناشرین۔	۲۱
۵۔	دُعا عبادت کا مغز ہے۔	۲۳
۶۔	آدابِ دُعا۔	۲۶
۷۔	مندرجہ ذیل لوگوں کی دُعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔	۳۰
۸۔	دُعا تقدیر بدل دیتی ہے۔	۳۰
۹۔	دُعا بلا کو ٹالتی ہے۔	۳۰
۱۰۔	دُعا کی قبولیت کے اَوقات اور مقامات۔	۳۱
۱۱۔	تمام مقدّس اور متبرک مقامات پر دُعا کی قبولیت۔	۳۳
۱۲۔	متبرک دن اور راتیں جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔	۳۴
۱۳۔	اُنیس متبرک دن۔	۳۴
۱۴۔	چودہ متبرک راتیں۔	۳۴
۱۵۔	اُن حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے۔	۳۴
۱۶۔	سوتے وقت کے آداب اور دُعائیں۔	۳۶
۱۷۔	لیٹنے سے پہلے بستر کو جھاڑنا اور حفاظت کے لئے دُعا۔	۳۶
۱۸۔	اُڑنے والی ریت کے برابر گناہ معاف۔	۳۹
۱۹۔	دینِ فطرت پر موت کی دُعا۔	۳۹
۲۰۔	بستر پر آتے وقت کی ایک اور دُعا۔	۴۰

۲۱۔	فرشتہ مقرر۔	۴۱
۲۲۔	بستر پر جاتے وقت کی دُعا۔	۴۱
۲۳۔	رسول اللہ ﷺ جب بستر انور پر جلوہ افروز ہوتے تو پڑھتے۔	۴۲
۲۴۔	سوتے وقت کی دیگر دُعائیں۔	۴۳
۲۵۔	سونے سے پہلے مختلف آفات وبلیات سے پناہ کی دُعا۔	۴۵
۲۶۔	خواتین کے لئے سونے سے پہلے کی دُعا۔	۴۶
۲۷۔	سونے سے پہلے یہ پڑھیں۔	۴۶
۲۸۔	صبح بیداری کے بعد حمدِ باری تعالیٰ۔	۴۷
۲۹۔	رات میں بیداری کا نورانی ذکر ودُعا۔	۴۸
۳۰۔	یہ دُعا پڑھنے والا سچا لکھا جاتا ہے۔	۴۹
۳۱۔	اچھا یا بُرا خواب دیکھ کر جاگنا اور دُعا پڑھنا۔	۵۰
۳۲۔	خواب میں خوف ودہشت سے ڈر جانا یا نیند نہ آنے پر دُعا۔	۵۰
۳۳۔	بے خوابی کا علاج۔	۵۱
۳۴۔	بُرا خواب دیکھنے پر یہ دُعا کریں۔	۵۲
۳۵۔	عذابِ الٰہی سے بچنے کی دُعا۔	۵۳
۳۶۔	طلوعِ آفتاب کے وقت کی دُعا۔	۵۴
۳۷۔	بیت الخلاء میں داخل ہونے کا طریقہ اور دُعائیں۔	۵۵
۳۸۔	بیت الخلاء سے باہر نکلنے کا طریقہ اور دُعائیں۔	۵۶
۳۹۔	وضو کرتے وقت اور وضو کے بعد پڑھی جانے والی دُعائیں۔	۵۸
۴۰۔	جب وضو کرنے کے لئے بیٹھیں تو پڑھیں۔	۵۸
۴۱۔	منہ دھوتے وقت کی دُعا۔	۵۹
۴۲۔	وضو کرنے کے بعد یہ دُعائیں پڑھیں۔	۵۹
۴۳۔	آدابِ لباس اور دُعائیں۔	۶۱

۴۴۔ نیا لباس پہننے کی دُعا۔ ۶۱

۴۵۔ نیا لباس پہننے کی ایک اور دُعا۔ ۶۲

۴۶۔ دوست کے نئے کپڑے دیکھتے وقت کی دُعا۔ ۶۳

۴۷۔ کپڑے پہننے اور عمامہ باندھنے کے بعد پڑھیں۔ ۶۳

۴۸۔ کپڑے پہنتے وقت کی ایک اور دُعا۔ ۶۴

۴۹۔ کپڑے اُتارتے وقت کی دُعا۔ ۶۴

۵۰۔ انسان غسل کرنے یا سونے کے لئے کپڑے تبدیل کرتے یا اُتارتے وقت پڑھیں۔ ۶۵

۵۱۔ صبح وشام کی جانے والی دُعائیں۔ ۶۵

۵۲۔ صبح کے وقت کی جانے والی دُعائیں۔ ۶۵

۵۳۔ نبی محترم ﷺ صبح کے وقت یہ دُعا بھی فرماتے۔ ۶۷

۵۴۔ صبح کے وقت نبی اللہ ﷺ کی ایک اور پیاری دُعا۔ ۶۸

۵۵۔ شام کی دُعا۔ ۶۸

۵۶۔ شام کے وقت یہ دُعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ۶۹

۵۷۔ صبح وشام پڑھی جانے والی دُعا۔ ۶۹

۵۸۔ صبح وشام پڑھی جانے والی ایک اور دُعا۔ ۷۱

۵۹۔ ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کی نگہبانی اور مقام شہادت کی دُعا۔ ۷۱

۶۰۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے خصوصی دُعا۔ ۷۳

۶۱۔ شام کو پڑھی جانے والی دُعا۔ ۷۴

۶۲۔ خواتین کے لئے صبح کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔ ۷۵

۶۳۔ دن رات شکر اَدا کرنے کا طریقہ۔ ۷۵

۶۴۔ صبح وشام تین (۳) بار پڑھی جانے والی دُعا۔ ۷۶

۶۵۔ صبح کے وقت یہ دُعا کرنے والے کو تمام نعمتیں ملتی ہیں۔ ۷۷

٦٦۔	صبح وشام کا نورانی جنتی وظیفہ۔	٧٨
٦٧۔	صبح وشام پڑھی جانے والی ایک اور دُعا۔	٧٩
٦٨۔	صبح وشام کے دُعائیہ کلمات۔	٧٩
٦٩۔	صبح وشام کے لئے پیاری پیاری نصیحت بھری دُعا۔	٨٠
٧٠۔	دین ودُنیا کی فکروں سے مطمئن رہنے کا دُعائیہ وظیفہ۔	٨١
٧١۔	مرتے ہی جنتی ہونے کا دُعائیہ وظیفہ۔	٨١
٧٢۔	غفلت سے رہ جانے والے کاموں پر ثواب کی دُعا۔	٨٢
٧٣۔	غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب۔	٨٣
٧٤۔	اللہ جل شانہ کی رضا کا نسخہ۔	٨٤
٧٥۔	کھانا کھانے کے آداب اور دُعائیں۔	٨٥
٧٦۔	کھانے سے پہلے پڑھیں۔	٨٥
٧٧۔	جب کھانا سامنے لایا جائے تو یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔	٨٦
٧٨۔	کھانا کھاتے وقت یا بعد میں پڑھی جانے والی دُعا۔	٨٧
٧٩۔	بسم اللہ پڑھنا بھول گئے یاد آنے پر پڑھیں۔	٨٨
٨٠۔	تحفۃ الذاکرین میں ہے۔	٨٨
٨١۔	کھانا کھانے کے بعد کی دُعائیں۔	٨٩
٨٢۔	میزبان کے لئے دُعا۔	٩٠
٨٣۔	دسترخوان اُٹھاتے وقت کی دُعا۔	٩٢
٨٤۔	دُعا کی برکت سے گناہوں کی بخشش۔	٩٢
٨٥۔	دُودھ پینے کے بعد کی دُعا۔	٩٣
٨٦۔	نیا پھل دیکھ کر کی جانے والی دُعا۔	٩٣
٨٧۔	نئے پھل کو دیکھ کر آپ ﷺ کا ایک اور انداز شکر اور دُعا۔	٩٤
٨٨۔	افطاری کے وقت کی دُعائیں۔	٩٤

۸۹۔	آدمی جب کسی قوم کے پاس روزہ اِفطار کرے تو یہ دُعا کرے۔	۹۶
۹۰۔	جوابِ اَذان۔ دُعا بعد از اَذان۔	۹۷
۹۱۔	اَذان اور اَقامت کے درمیان دُعا۔	۹۸
۹۲۔	مغرب کی اَذان کے وقت کی دُعا۔	۹۹
۹۳۔	اَذان سننے پر یہ دُعا کریں۔	۱۰۰
۹۴	جوابِ اِقامت میں۔	۱۰۰
۹۵۔	مسجد میں داخل اور باہر نکلنے کی دُعائیں۔	۱۰۱
۹۶۔	نبی ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے یہ کلمات طیبات پڑھتے۔	۱۰۱
۹۷۔	مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جانے والی دیگر دُعائیں۔	۱۰۱
۹۸۔	مسجد کے اَندر چلے جانے کے بعد یہ پڑھیں۔	۱۰۳
۹۹۔	مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دُعا کریں۔	۱۰۳
۱۰۰۔	مسجد سے باہر نکلتے وقت پڑھیں۔	۱۰۴
۱۰۱۔	نمازوں میں اور بعد میں کی جانے والی دُعائیں	۱۰۵
۱۰۲۔	تہجد کی نماز کے لئے اُٹھیں تو یہ دُعائیں کریں۔	۱۰۵
۱۰۳۔	تہجد کی نماز سے پہلے ایک اور وردِ مبارک۔	۱۰۷
۱۰۴۔	تہجد کی نماز شروع کرنے سے پہلے دُعائیہ کلمات طیبات۔	۱۰۸
۱۰۵۔	نماز کے لئے جاتے وقت کی جانے والی نورانی تسبیح۔	۱۰۹
۱۰۶۔	فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھیں۔	۱۱۰
۱۰۷۔	سُنّتِ فجر کے بعد کی دُعا۔	۱۱۱
۱۰۸۔	فجر کی سنتوں کے بعد سلسلۂ یوسفیہ کا وظیفہ۔	۱۱۲
۱۰۹۔	رکوع سے اُٹھتے وقت کہیں۔	۱۱۲
۱۱۰۔	رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ سے زیادہ حصہ پڑھنا مستحب ہے۔	۱۱۳
۱۱۱۔	سجدہ میں پڑھی جانے والی دُعائیں۔	۱۱۴

۱۱۲۔	ایک اور دُعا جو آپ ﷺ سجدہ میں پڑھتے۔	۱۱۵
۱۱۳۔	دو سجدوں کے درمیان جلسہ میں کی جانے والی دُعائیں۔	۱۱۶
۱۱۴۔	آپ ﷺ رکوع و سجود میں یہ دُعائیہ کلمات پڑھ لیتے تھے۔	۱۱۷
۱۱۵۔	دُرود شریف کے بعد نماز میں پڑھی جانے والی دُعائیں۔	۱۱۸
۱۱۶۔	نماز کی ادائیگی کے بعد عمل مبارک۔	۱۲۱
۱۱۷۔	ہر روز نماز فجر کے بعد کی جانے والی دُعا۔	۱۲۲
۱۱۸۔	صبح کی نماز کے دُعائیہ ذکر۔	۱۲۳
۱۱۹۔	رسول اللہ ﷺ کی ہر نماز کے بعد دُعا۔	۱۲۴
۱۲۰۔	ہر نماز کے بعد بچوں کو سکھائی جانے والی دُعا۔	۱۲۴
۱۲۱۔	رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعا فرمایا کرتے تھے۔	۱۲۵
۱۲۲۔	ہر نماز سے فارغ ہونے کے بعد نورانی دُعا۔	۱۲۶
۱۲۳۔	فرض اور نفل نماز کے بعد دُعا۔	۱۲۶
۱۲۴۔	جامع کلامی کا نمونہ، بہترین دُعا۔	۱۲۷
۱۲۵۔	قیامت کے دن آسان حساب کے لئے دُعا۔	۱۲۹
۱۲۶۔	جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز کے بعد دُعا۔	۱۳۰
۱۲۷۔	دُعا کی برکت سے ہتھیار بند لشکر حفاظت کے لئے مقرر۔	۱۳۱
۱۲۸۔	جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد پڑھی جانے والی دُعا۔	۱۳۱
۱۲۹۔	جمعۃ المبارک کے دن مسجد کی چوکھٹ پر دُعا کرنا۔	۱۳۲
۱۳۰۔	نماز میں داخل ہوتے وقت بابرکت مقدس کلمات۔	۱۳۳
۱۳۱۔	ہر نماز کے بعد پڑھنے والے کے لئے شفاعت واجب۔	۱۳۴
۱۳۲۔	شادی کے موقعہ پر کی جانے والی دُعائیں۔	۱۳۴
۱۳۳۔	بچوں کی شادی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۱۳۴
۱۳۴۔	نکاح کے موقعہ پر کی جانے والی دُعا۔	۱۳۵

۱۳۵۔ شبِ زفاف کی دُعا۔ ۱۳۶

۱۳۶۔ شادی کی رات دُولہا اور دُلہن کو دی جانے والی دُعائیں۔ ۱۳۶

۱۳۷۔ بیوی کے پاس جانے سے پہلے یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔ ۱۳۸

۱۳۸۔ وقتِ اَنزال دِل میں پڑھیں۔ ۱۳۹

۱۳۹۔ بیویوں کے درمیان باری اور اِنصاف کی دُعا۔ ۱۳۹

۱۴۰۔ شیاطین سے محفوظ رہنے والی دُعائیں۔ ۱۴۰

۱۴۱۔ صبح وشام شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے نورانی دُعا۔ ۱۴۰

۱۴۲۔ آیۃ الکرسی۔ ۱۴۱

۱۴۳۔ کتے اور گدھے کی آواز سنیں تو یہ پڑھیں۔ ۱۴۲

۱۴۴۔ جب وسوسہ آئے تو پڑھیں۔ ۱۴۲

۱۴۵۔ غُصّہ دفعہ کرنے کے لئے پڑھیں۔ ۱۴۳

۱۴۶۔ شیطان سے بچاؤ کی دُعا۔ ۱۴۴

۱۴۷۔ مومن بھائی کے لئے دُعائیں۔ ۱۴۶

۱۴۸۔ مسلمان آپس میں ملتے وقت، گفتگو سے پہلے یہ کہیں۔ ۱۴۶

۱۴۹۔ سلام کرنے والے کے لئے نیکیوں کی بشارت۔ ۱۴۶

۱۵۰۔ جوابِ سلام۔ ۱۴۷

۱۵۱۔ جب کسی کا سلام پہنچائیں تو کیسے اور جواب کس طرح؟ ۱۴۷

۱۵۲۔ جب چھینک آئے تو یہ کہیں۔ ۱۴۸

۱۵۳۔ چھینک والے کو کس طرح جواب دیں؟ ۱۴۸

۱۵۴۔ سننے والا کہے۔ چھینک کا جواب دینے والے کو کہیں۔ ۱۴۹

۱۵۵۔ کسی مومن بھائی کو ہنستا دیکھیں تو کہیں۔ ۱۵۰

۱۵۶۔ اِحسان کرنے والے کے لئے یہ دُعا کریں۔ ۱۵۰

۱۵۷۔ اہل واَسباب اِیثار کرنے والے کے لئے دُعا۔ ۱۵۱

۱۵۸۔	اگر مجلس میں بے فائدہ کلام ہو تو اس طرح توبہ کریں۔	۱۵۱
۱۵۹۔	نومسلم کو دُعا کی تعلیم۔	۱۵۲
۱۶۰۔	پرہیزگاری، پاک دامنی اور ہدایت کی دُعا۔	۱۵۳
۱۶۱۔	دین کی درستگی اور حفاظت کی دُعا۔	۱۵۴
۱۶۲۔	بچوں سے پیار کرنا اور اُن کیلئے علم و حکمت کی دُعائیں کرنا۔	۱۵۴
۱۶۳۔	اُمّت کی تعلیم کے لئے تواضع اور مسکینی کی دُعا۔	۱۵۵
۱۶۴۔	خُدّام کے لئے دُعا کرنا اور طریقہ۔	۱۵۶
۱۶۵۔	حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔	۱۵۷
۱۶۶۔	جب کوئی کہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تو اُس کو یہ دُعا دینی چاہئے؟	۱۵۸
۱۶۷۔	اپنے پیارے بھائی کے لئے دُعا کرنا۔	۱۵۸
۱۶۸۔	جب آدمی مسلمانوں کی ہزیمت دیکھے تو پڑھیں۔	۱۵۹
۱۶۹۔	ذمی سے حسنِ سلوک کا طریقہ۔	۱۶۰
۱۷۰۔	خواتین بھلائیوں کے خزانے پانے کے لئے یہ دُعا کریں۔	۱۶۱
۱۷۱۔	سفر اور سواری کی دُعائیں۔	۱۶۳
۱۷۲۔	گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعا۔	۱۶۳
۱۷۳۔	سفر شروع کرنے سے پہلے کی جانے والی دُعا۔	۱۶۳
۱۷۴۔	گھر سے نکلتے وقت پڑھیں۔	۱۶۴
۱۷۵۔	سفر میں جانے کے وقت کی دُعا۔	۱۶۵
۱۷۶۔	سفر کے ارادے کے لئے دُعا۔	۱۶۵
۱۷۷۔	سفر کے وقت کی جانے والی ایک دُعا۔	۱۶۶
۱۷۸۔	سواری پر چڑھتے وقت کی دُعا۔	۱۶۷
۱۷۹۔	کسی کو الوداع کرتے وقت کی دُعا۔	۱۶۸
۱۸۰۔	سواری پر بیٹھ کر پڑھی جانے والی دُعا۔	۱۶۸

۱۸۱۔ سواری پر سوار ہونے کے لئے ایک اور دُعا۔ ۱۷۰

۱۸۲۔ دورانِ سفر کی دُعا۔ ۱۷۰

۱۸۳۔ دورانِ سفر کہیں رات ہو جائے تو پڑھیں۔ ۱۷۱

۱۸۴۔ مسافر کے لئے دُعا۔ ۱۷۲

۱۸۵۔ مسافر کو وصیت اور دُعا۔ ۱۷۲

۱۸۶۔ سفر میں جانے والے کو دی جانے والی دُعائیں۔ ۱۷۳

۱۸۷۔ مسافر جب کوئی گاؤں دیکھے تو کیا پڑھے؟ ۱۷۴

۱۸۸۔ جہاں جانا ہو اُس مقام کو دیکھ کر یہ دُعا کریں۔ ۱۷۵

۱۸۹۔ مسافر کے لئے پانچ سورتوں کا وظیفہ۔ ۱۷۶

۱۹۰۔ کسی مجازی مددگار کو مدد کے لئے بلند آواز سے اس طرح بھی پکاریں۔ ۱۷۶

۱۹۱۔ جانور یا سواری سے یا ویسے گرتے وقت پڑھیں۔ ۱۷۷

۱۹۲۔ سفر سے واپسی پر دُعا۔ ۱۷۷

۱۹۳۔ جب کسی شہر کے پاس آئیں تو یہ دُعا پڑھیں۔ ۱۷۸

۱۹۴۔ شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا۔ ۱۷۸

۱۹۵۔ گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا۔ ۱۷۹

۱۹۶۔ سفر میں سواری کا جانور گم ہو جانے کے وقت بلند آواز سے کہیں۔ ۱۷۹

۱۹۷۔ دن کے وقت گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں۔ ۱۸۰

۱۹۸۔ جب مسافر اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟ ۱۸۰

۱۹۹۔ غیر آباد گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھیں۔ ۱۸۱

۲۰۰۔ بحری سفر میں پڑھی جانے والی دُعا۔ ۱۸۱

۲۰۱۔ بازار جائیں تو پڑھیں۔ ۱۸۲

۲۰۲۔ بازار جاتے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔ ۱۸۳

۲۰۳۔ جب شوخ (شرارتی) سواری پر سوار ہو تو یہ دُعا پڑھنی چاہئے۔ ۱۸۳

۲۰۴۔ اگر سواری کا جانور چھوٹ جائے تو کیا کہا جائے۔ ۱۸۴

۲۰۵۔ لشکر کی روانگی کے وقت دُعائے خیر۔ ۱۸۴

۲۰۶۔ بوقتِ جہاد پڑھی جانے والی دُعا۔ ۱۸۵

۲۰۷۔ جو جہاد سے واپس آئے اُس کے لئے کیا کہنا چاہئے؟ ۱۸۶

۲۰۸۔ بلندی پر چڑھتے وقت۔ ۱۸۶

۲۰۹۔ پہاڑی یا بلندی پر چڑھتے وقت یہ پڑھیں۔ ۱۸۷

۲۱۰۔ بلندی سے اُترتے وقت پڑھیں۔ ۱۸۷

۲۱۱۔ ضرر پہنچانے والے کیڑے مکوڑوں سے بچنے کی دُعا۔ ۱۸۷

۲۱۲۔ جب ٹھنڈی ہوائیں چلیں تو اس طرح دُعا کریں۔ ۱۸۸

۲۱۳۔ تیز آندھی کے چلتے وقت کی دُعا۔ ۱۸۹

۲۱۴۔ تیز ہوا کے وقت کی دُعائے خیر۔ ۱۸۹

۲۱۵۔ جب رعد (کڑک کی آواز) سنیں تو کیا پڑھیں؟ ۱۹۰

۲۱۶۔ جب بادل آئیں اور بارش ہو تو پڑھیں۔ ۱۹۱

۲۱۷۔ آندھی، طوفان اور بارش کے وقت۔ ۱۹۱

۲۱۸۔ بارش کو دیکھ کر دُعا۔ ۱۹۲

۲۱۹۔ بارش کی دُعا۔ ۱۹۲

۲۲۰۔ کثرتِ باراں سے خوف کی دُعا۔ ۱۹۴

۲۲۱۔ بارش کے نقصان سے پناہ اور خوشگواری کی دُعا۔ ۱۹۵

۲۲۲۔ بارش والی تاریک رات پڑھی جانے والی سورتیں۔ ۱۹۶

۲۲۳۔ قحط کے وقت کی جانے والی دُعا۔ ۱۹۷

۲۲۴۔ جب ستارے ٹوٹیں تو کیا پڑھنا چاہئے؟ ۱۹۸

۲۲۵۔ بیماری سے بچنے کے لئے وظیفہ و دُعائیں۔ ۱۹۸

۲۲۶۔ خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وظیفہ۔ ۱۹۸

۲۲۷۔	نظر بد لگے تو یہ پڑھ کر دَم کریں۔	۱۹۹
۲۲۸۔	بیمار کے لئے بیماری کی حالت میں پڑھنے کی دُعا۔	۲۰۰
۲۲۹۔	بیمار پرسی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۰۱
۲۳۰۔	بیمار پرسی کرنے والا بیمار کے لئے دُعا کرے؟	۲۰۱
۲۳۱۔	عیادت کے وقت کی جانے والی دُعا۔	۲۰۲
۲۳۲۔	ایک اور دُعا۔	۲۰۲
۲۳۳۔	غم اور نقصان دُور کرنے والے کلمات طیبات۔	۲۰۳
۲۳۴۔	بچوں کا تعویذ۔	۲۰۴
۲۳۵۔	کان میں شاں شاں ہوتے وقت کی دُعا۔	۲۰۵
۲۳۶۔	بدزبانی سے نجات کا وظیفہ۔	۲۰۵
۲۳۷۔	پاؤں سُن ہو جانے کا علاج۔	۲۰۶
۲۳۸	اَعضائے جسم کی عافیت کے لئے دُعا۔	۲۰۶
۲۳۹۔	بیماری اور بیمار پرسی کے وقت کی دُعائیں۔	۲۰۷
۲۴۰۔	ایک بیمار کا واقعہ۔	۲۰۷
۲۴۱۔	مُعوّذتین کے ذریعے دَم۔	۲۰۸
۲۴۲۔	بیمار پرسی اور دَم۔	۲۰۹
۲۴۳۔	بخار اور دَردوں سے شفاء کے لئے کلمات طیبات۔	۲۰۹
۲۴۴۔	دَرد یا مرض کی شکایت کے موقعہ پر پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۱۰
۲۴۵۔	کثرتِ رنج وغم کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۱۱
۲۴۶۔	رنج وغم اور دیگر مصائب سے حفاظت کی دُعا۔	۲۱۲
۲۴۷۔	غمگین کے لئے دُعا۔	۲۱۳
۲۴۸۔	بے قراری کے وقت کی دُعا۔	۲۱۴

۲۴۹۔	تقدیر پر راضی رہنے کی دُعا۔	۲۱۴
۲۵۰۔	آفات کا خاتمہ۔	۲۱۴
۲۵۱۔	دُعا کی برکت سے آگ سے حفاظت۔	۲۱۵
۲۵۲۔	غُصّہ کا علاج۔	۲۱۷
۲۵۳۔	جس پر جنات کا اَثر ہو اُس پر دَم کرنا اور دُعائیں۔	۲۱۷
۲۵۴۔	وحشت وخوف طاری ہو تو یہ کلمات طیّبات پڑھیں۔	۲۱۸
۲۵۵۔	بے مثال دُعا۔	۲۱۹
۲۵۶۔	مختلف تکالیف اور نقصان دہ چیزوں سے پناہ کی دُعا۔	۲۲۰
۲۵۷۔	مختلف آفات وبلیات سے پناہ کی دُعا۔	۲۲۱
۲۵۸۔	دو خوبصورت اور پیارے دُعائیہ کلمات۔	۲۲۳
۲۵۹۔	برص اور دیوانگی سے پناہ کی دُعا۔	۲۲۴
۲۶۰۔	تعویذ لٹکانا۔	۲۲۴
۲۶۱۔	پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو تو یہ کلمات طیّبات پڑھیں۔	۲۲۶
۲۶۲۔	جب آنکھ دُکھنے لگے تو یہ دُعا پڑھیں۔	۲۲۷
۲۶۳۔	فوت شدگان کے لئے دُعائیں۔	۲۲۷
۲۶۴۔	فوت ہونے والے کے لئے دُعا۔	۲۲۷
۲۶۵۔	جو فوت ہو رہا ہو اُس کے لئے تلقین۔	۲۲۸
۲۶۶۔	سکراتِ موت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۳۰
۲۶۷۔	اگر موت کی دُعا کرنی ہو تو اِس طرح کریں۔	۲۳۰
۲۶۸۔	جب کوئی بندہ فوت ہو جائے تو لواحقین کو کیا کرنا چاہئے۔	۲۳۱
۲۶۹۔	میّت کے گھر والے یہ دُعا پڑھیں۔	۲۳۲
۲۷۰۔	مرنے والے کے پسماندگان کیا کہیں؟	۲۳۳

۲۷۱۔	فوت شدہ صاحبِ ایمان کے لئے دُعائیں۔	۲۳۳
۲۷۲۔	ایک اور دُعا۔	۲۳۵
۲۷۳۔	کسی عزیز کے فوت ہو جانے پر پڑھیں۔	۲۳۶
۲۷۴۔	اپنے بھائی کی وفات پر پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۳۶
۲۷۵۔	میّت کو جب قبر میں اُتاریں تو پڑھیں۔	۲۳۷
۲۷۶۔	قبر پر تین مٹھیاں مٹی ڈالنی چاہئے۔	۲۳۸
۲۷۷۔	میّت کی قبر پر قرآنِ عظیم کی قرأت۔	۲۳۸
۲۷۸۔	اہلِ قبور کو سلام کرنا۔	۲۳۹
۲۷۹۔	میّت پر اُس کا اور اُس کے والد کا نام لے کر یہ دُعا بھی کر سکتے ہیں۔	۲۴۱
۲۸۰۔	ہجرت کی برکت اور فوت شدہ کے لئے بخشش کی دُعا۔	۲۴۲
۲۸۱۔	میّت کے لئے شفاعت کی دُعا۔	۲۴۲
۲۸۲۔	مدینہ منورہ میں شہید یا فوت ہونے کی دُعا۔	۲۴۳
۲۸۳۔	کسی دوسرے کی یا اپنی ذات یا مال و عیال کی خوشحالی پر کہیں۔	۲۴۴
۲۸۴۔	مال و دولت میں اضافہ چاہنے کے لئے یہ دُعا پڑھیں۔	۲۴۴
۲۸۵۔	دُعائے حاجت۔	۲۴۴
۲۸۶۔	دُعا میں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کا وسیلہ لینا۔	۲۴۶
۲۸۷۔	قرض اور غم سے نجات کی دُعا۔	۲۴۷
۲۸۸۔	مقروض پیارے بھائی یہ دُعا پڑھا کریں۔	۲۴۸
۲۸۹۔	مصیبت کے خطرے میں کی جانے والی دُعا۔	۲۴۹
۲۹۰۔	بڑی مصیبت سے بچنے کی دُعا۔	۲۴۹
۲۹۱۔	گناہوں کی معافی اور رزق میں وسعت کے لئے پڑھیں۔	۲۵۰
۲۹۲۔	فقر اور محتاجی سے نجات پانے کا نسخہ۔	۲۵۱

۲۹۳۔	دُعائیہ کلمات۔	۲۵۱
۲۹۴۔	ہر چیز کے نقصان سے بچنے کے لئے۔	۲۵۱
۲۹۵۔	محتاجی سے بے نیازی اور دولت مندی کے لئے سونے سے پہلے دُعا۔	۲۵۲
۲۹۶۔	دشمن کے مقابلے میں ایمان والوں کی کامیابی کی دُعا۔	۲۵۳
۲۹۷۔	اُمّت کے صبح کے کاموں میں برکت کے لئے مختصر اور جامع دُعا۔	۲۵۴
۲۹۸۔	مصیبت کے وقت پڑھے جانے والے کلمات طیبات۔	۲۵۵
۲۹۹۔	غم زدہ کے لئے نورانی دُعا۔	۲۵۵
۳۰۰۔	غم کے وقت پڑھے جانے والے کلمات۔	۲۵۶
۳۰۱۔	ہلاکت آمیز چیز کے سامنے آتے وقت کی دُعا۔	۲۵۶
۳۰۲۔	حکمرانوں سے نقصان کے خطرہ سے حفاظت کا دُعائیہ وظیفہ۔	۲۵۷
۳۰۳۔	کسی قوم سے خطرہ کے پیشِ نظر پڑھیں۔	۲۵۷
۳۰۴۔	دورانِ جنگ کی جانے والی دُعا۔	۲۵۸
۳۰۵۔	مشکل کے وقت میں پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۵۹
۳۰۶۔	نعمت ملنے پر شکرانے کے کلمات۔	۲۵۹
۳۰۷۔	معاشی تنگی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۶۰
۳۰۸۔	دشمن سے مقابلہ ہو تو یہ دُعا کریں۔	۲۶۰
۳۰۹۔	مصیبت زدہ کو دیکھ کر۔	۲۶۱
۳۱۰۔	مصیبت زدہ عورت کو دُعا دینا۔	۲۶۱
۳۱۱۔	دیگر مقدّس دُعائیں۔	۲۶۲
۳۱۲۔	خوش خبری سننے پر شکریہ کے طور پر یہ کہیں۔	۲۶۲
۳۱۳۔	آئینہ دیکھیں تو پڑھیں۔	۲۶۳
۳۱۴۔	اُمّت کی تعلیم کے لئے دُعا۔	۲۶۳

۳۱۵۔ بہترین اور پسندیدہ چیز نظر آئے تو یہ پڑھیں۔	۲۶۴
۳۱۶۔ ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو یہ پڑھیں۔	۲۶۴
۳۱۷۔ آگ دیکھ کر (بجھانے کے لئے) کیا دُعا پڑھنی چاہئے؟	۲۶۵
۳۱۸۔ لڑائی کے وقت کی دُعا۔	۲۶۵
۳۱۹۔ دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دُعا۔	۲۶۶
۳۲۰۔ سلامتی و اَمن کی دُعا۔	۲۶۶
۳۲۱۔ ماہِ رمضان المبارک کے آنے سے پہلے دُعا۔	۲۶۷
۳۲۲۔ مدینہ منورہ سے محبت کی دُعا۔	۲۶۸
۳۲۳۔ شکر کی توفیق مانگنے کی دُعا کرنا۔	۲۶۸
۳۲۴۔ علم کی زیادتی کے لئے دُعا۔	۲۶۹
۳۲۵۔ صحابہ کرام ﷺ کے لئے خصوصی دُعائیں۔	۲۶۹
۳۲۶۔ دُعاؤں کی قبولیت کا آسان طریقہ۔	۲۷۱
۳۲۷۔ جب آدمی کسی چیز سے بدفالی پکڑے تو کیا پڑھے؟	۲۷۲
۳۲۸۔ اِطاعت پر اِستقامت کے لئے دُعا۔	۲۷۲
۳۲۹۔ دین و دُنیا کی بھلائی کی دُعا۔	۲۷۳
۳۳۰۔ مُرغ کی بانگ (آواز) سنیں تو یہ پڑھیں۔	۲۷۴
۳۳۱۔ پہلی رات کا چاند دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں۔	۲۷۴
۳۳۲۔ چاند کو دیکھ کر یہ دُعا بھی کر سکتے ہیں۔	۲۷۵
۳۳۳۔ پہلی رات کے چاند کے علاوہ جب کبھی چاند کی طرف دیکھیں۔	۲۷۷
۳۳۴۔ شب قدر کی دُعا۔	۲۷۷
۳۳۵۔ توبہ و اِستغفار۔	۲۷۸
۳۳۶۔ توبہ کی دُعا۔	۲۷۸

۳۳۷۔ اِسم اعظم۔	۲۷۸
۳۳۸۔ اِستعاذہ کی دُعا۔	۲۷۹
۳۳۹۔ دُعائے عافیت۔	۲۷۹
۳۴۰۔ اَخلاقِ رذیلہ سے بچنے کی دُعا۔	۲۸۰
۳۴۱۔ دوزخ کی آگ سے نجات کا نورانی وظیفہ۔	۲۸۰
۳۴۲۔ سارے دن کے گناہوں کی معافی کا نسخہ۔	۲۸۱
۳۴۳۔ سخت تکلیف کے وقت پڑھی جانے والی دُعا۔	۲۸۲
۳۴۴۔ جنت میں جانے کا آسان نسخہ۔	۲۸۲
۳۴۵۔ نفاق اور بدخلقی سے پناہ کی دُعا۔	۲۸۳
۳۴۶۔ بُری عادات سے پناہ کی دُعا۔	۲۸۴
۳۴۷۔ ذِلت اور ظلم سے پناہ کی دُعا۔	۲۸۵
۳۴۸۔ پانچ چیزوں سے پناہ کی دُعا۔	۲۸۵
۳۴۹۔ چار چیزوں سے پناہ کی دُعا۔	۲۸۶
۳۵۰۔ لغزشوں اور خطاؤں سے معافی کی دُعا۔	۲۸۷
۳۵۱۔ اَفضل دُعا۔	۲۸۸
۳۵۲۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دُعا سکھائی۔	۲۸۹
۳۵۳۔ ذِکر الٰہی۔	۲۹۰
۳۵۴۔ بِسْمِ اللّٰہِ شریف کی برکات۔	۲۹۰
۳۵۵۔ اللہ ﷻ کے محبوبوں کی محبت کی دُعا۔	۲۹۰
۳۵۶۔ عزّت ووقار میں اِضافے اور رضائے اِلٰہی کے لئے دُعا۔	۲۹۱
۳۵۷۔ ربّ ذوالجلال والاکرام کے نام کے وسیلہ سے دُعا کا طریقہ۔	۲۹۳
۳۵۸۔ جامع دُعا۔	۲۹۴

۳۵۹۔	حصولِ محبتِ الٰہی کے لئے دُعا۔	۲۹۶
۳۶۰۔	باقیاتِ صالحات۔	۲۹۷
۳۶۱۔	بہت وزنی لیکن نہایت آسان وظیفہ۔	۲۹۷
۳۶۲۔	حج وعمرہ کی دُعائیں۔	۲۹۸
۳۶۳۔	اِحرام باندھتے وقت کی دُعا۔	۲۹۸
۳۶۴۔	رکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کے درمیان پڑھی جانے والی دُعائیں۔	۲۹۹
۳۶۵۔	طواف کے وقت کی دُعا۔	۳۰۰
۳۶۶۔	طوافِ خانہ کعبہ کے وقت پڑھیں۔	۳۰۰
۳۶۷۔	صفاومروہ پر کیا پڑھیں؟	۳۰۰
۳۶۸۔	صفاومروہ پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رو ہوکر بیت اللہ شریف کو دیکھ کر یہ پڑھیں۔	۳۰۱
۳۶۹۔	یومِ عرفہ میں پڑھی جانے والی دُعا۔ صفا پر دُعا۔	۳۰۲
۳۷۰۔	صفاومروہ کے درمیان کی دُعا۔	۳۰۳
۳۷۱۔	وقوفِ عرفات کے وقت۔	۳۰۳
۳۷۲۔	میدانِ عرفات میں نمازِ عصر کے بعد یہ دُعا کریں۔	۳۰۴
۳۷۳۔	آبِ زم زم کا پینا۔	۳۰۵
۳۷۴۔	منیٰ اور عرفات جاتے وقت کی دُعائیں۔	۳۰۶
۳۷۵۔	منیٰ سے میدانِ عرفات کی طرف جاتے وقت کی دُعا۔	۳۰۷
۳۷۶۔	حج پر جانے اور آنے والے کو یہ دُعا دینی چاہئے۔	۳۰۷
۳۷۷۔	جہادِ حج اور عمرہ سے واپسی پر پڑھے جانے والے کلماتِ طیبات۔	۳۰۸
۳۷۸۔	روضۂ اَنور کی زیارت اور اِس کے متعلقہ اَذکار۔	۳۰۹
۳۷۹۔	پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ۔	۳۱۰

☆☆☆

انتساب

بندہ مقدس دُعائیں کے عنوان سے تالیف کی گئی اپنی کتاب کو اُن بندگانِ رَبُّ العالمین ﷻ کے نام منسوب کرنے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ جو شب بیدار تھے اور ہیں اور جن کی دُعاؤں سے لوگوں کی تقدیریں بدلتی تھیں اور بدلتی ہیں۔

نیاز کیش
محمد یوسف علی نگینہ عفی عنہ

عرض ناشرین

بندۂ ناچیز حافظ خلیل احمد یوسفی اور برادرِ اکبر صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی اور برادرِ اصغر صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی کے والدِ محترم خادم دین اسلام حضرت قبلہ علامہ منیر احمد یوسفی صاحب (ایم۔اے) مدظلہ العالی مدیر اعلیٰ ماہنامہ سیدھا راستہ لاہور نے سید نا ومرشدنا پیر طریقت رہبر شریعت امینِ علم لدُنی حضرت علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے گزارش کی کہ آپ دُعاؤں کی ایک ایسی مستند کتاب تحریر فرمائیں جس میں روزمرّہ کی دُعائیں ہوں تو باباجی نگینہ سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمائی۔ باباجی نگینہ سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ قبلہ والدِ محترم کو لکھواتے تھے اور قبلہ والدِ محترم تحریر کرتے تھے۔ کچھ عرصہ میں کتاب لکھی گئی جسے پہلی مرتبہ فغفور شاہ صاحب اکبر ٹریڈرز والوں کے تعاون سے ۱۴۰۵ ہجری میں اور دوسری مرتبہ ۱۴۰۶ ہجری میں شائع کیا گیا۔ پھر تین مرتبہ نگینہ کتب خانہ کی طرف سے یہ کتاب شائع کی گئی۔ اَب چھٹی مرتبہ یہ کتاب شائع ہو رہی ہے۔ اِس مرتبہ ہم تینوں بھائی اللہ تبارک وتعالیٰ ﷻ کی توفیق، نبی کریم ﷺ کی نگاہِ کرم اور حضور قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض اور قبلہ والدِ محترم علامہ منیر احمد یوسفی صاحب کی مدد سے شائع کر رہے ہیں۔ قبلہ والدِ محترم نے قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیضِ نظر سے اِس کتاب میں کئی مقدّس دُعاؤں کا اِضافہ بھی کیا ہے اور ہر دُعا بیان کرنے والے راوی کا ذکر بھی کیا ہے اور تخریج کا اِعزاز بھی حاصل کیا ہے۔ یہ کتاب انشاء اللہ العزیز برادرانِ طریقت، اَحباب، متوسلین اور دیگر اہلِ محبت کے لئے بہترین نسخہ ہوگی۔

قارئینِ کرام کی خدمت میں اِس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ حضور

قبلہ باباجی نگینہ سرکار رحمہ اللہ تعالیٰ عشقِ الٰہی اور محبت مصطفیٰ ﷺ میں فنا تھے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِسم مبارک لیتے تو اللہ ﷻ کے اِسم مبارک کے ساتھ تبارک و تعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد ﷻ'' بیان فرما کر سکونِ قلب حاصل فرماتے تھے اور رسول کریم رءُوف ورحیم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ پورا دُرود شریف لکھنے اور پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ "ص" یا "صلعم" کو لکھنا حرام سمجھتے تھے۔ عشق ومحبت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ محبوب کا نام محبت سے لکھا جائے۔ دُعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد ﷻ ہم سب کو ایسی محبت اور عشق نصیب فرمائے۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد جَلّ جلالہ قبلہ والدِ محترم کی اِس کتاب میں اِضافے، ترتیب نو اور تخریج کی خدمت کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور پڑھنے والوں کے لئے باعث برکت بنائے اور سیدنا و مرشدنا پیر طریقت، اَمین علم لَدُنی، عاشقِ رسول، نیر اَوج شرافت حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور والدِ محترم کے لئے عظیم الشان صدقۂ جاریہ کا باعث بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

نیاز آگین

(صاحبزادہ) بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس) عفی عنہ

(مفتی حافظ صاحبزادہ) خلیل احمد یوسفی عفی عنہ

(صاحبزادہ) محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی عفی عنہ

اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ ۝

دُعا عبادت کا مغز ہے

دُعا اِنسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ جب اِنسان مصائب، مشکلات، معاشی، معاشرتی، خاندانی اُلجھنوں اور اِنفرادی پریشانیوں میں پھنس جاتا ہے تو بے اختیار اُس کے ہاتھ دُعا کے لئے بارگاہِ اِلٰہی میں اُٹھ جاتے ہیں۔

دُعا دراصل بے چارگی اور درماندگی کی حالت میں مجبور اور لاچار کی پکار ہے جو اِطمینانِ قلب کے وسیلوں میں سے ایک وسیلہ ہے۔ ہر اِنسان پریشانیوں، خطرات اور مصائب میں نیازمندی سے اپنی حاجات اور ضروریات اپنے پروردگار کی جناب میں پیش کرتا ہے۔ اِنسان کو دُعا کرتے رہنا چاہئے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں جس کو یہ بات پسند ہو کہ سختیوں کے وقت اللہ ﷻ اُس کی دُعا قبول فرمائے، اُس کو چاہئے کہ خوشی اور خوشحالی کے وقت خوب دُعا کیا کرے۔ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دُعا کرنے سے بندے کا رب کریم سے خاص تعلق بندگی قائم ہوتا ہے۔ اللہ ﷻ نے دُعا کرنے پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اللہ ﷻ کا اِرشادِ عظیم ہے: .... اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ.... (البقرۃ:۱۸۶) ''میں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والی کے جب مجھے پکارے''۔

اللہ ﷻ نے بندوں کو کھلی رعایت عطا فرمائی ہے کہ جب چاہیں میری بارگاہِ لازوال میں دُعا کریں مگر تعجب اِس بات پر یہ ہے کہ بعض لوگ نماز کا سلام پھیرتے ہی دُعا کئے بغیر مسجدوں سے نکل جاتے ہیں یا سنتیں وغیرہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دُعا بہت قبول ہوتی ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: قِیْلَ یَارَسُوْلَ

۝ ترمذی حدیث نمبر ۳۴۳۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۳۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۱۲۰۔

اللہِ اَیُّ الدُّعَآءُ اُسْمَعُ؟ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرِ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوبَاتِ [1] ''عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کون سی دُعا زیادہ مقبول ہوتی ہے؟ (تو نبی اللہ ﷺ) نے فرمایا، رات کے وقت (یعنی تہجد کے وقت) کی دُعا اور فرض نمازوں کے بعد کی دُعا۔'' اسی طرح حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلّٰی صَلَاۃً فَرِیْضَۃً فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ وَّ مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَہٗ دَعْوَۃٌ مُّسْتَجَابَۃٌ [2] ''جو فرض پڑھے گا اُس کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے اور جو شخص قرآنِ مجید ختم کرے گا اُس کی دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔'' یعنی فرض نماز کے بعد اور ختم قرآنِ مجید کے بعد جو دُعا کی جاتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد جلّ جلالہ اُسے قبول فرماتا ہے۔

دُعا کے دو معنی ہیں: ایک لغوی معنی اور دوسرے شرعی۔ دُعا کے لغوی معنی ہیں، پکارنا، بلانا، التجا، درخواست، عرض، چھوٹے کا اپنے بڑے سے اظہارِ عجز کے ساتھ مانگنا اور شرعی معنوں میں دُعا کرنا، عبادت ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اَلدُّعَآءُ ھُوَ الْعِبَادَۃُ [3] ''دُعا عبادت ہے۔'' قَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ [4] ''تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم میری عبادت کرو میں قبول کروں گا۔''

---

[1] ترمذی جلد۲ ص۱۸۶' کتاب الاذکار ص۵۷' الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۸۹۔ [2] مجمع الزوائد جلد۷ ص۱۷۲' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۸ ص۲۵۹۔ [3] ابوداؤد جلد۱ ص۲۱۵' ترمذی جلد۲ ص۱۷۵' مشکوٰۃ ص۱۹۴۔ [4] مدارک جلد۲ ص۴۸۴' معالم وخازن جز۶ ص۸۵' مستدرک حاکم جلد۲ ص۲۷۵' ابن جریر جز۲۴ ص۷۸' روح البیان جلد۸ ص۲۰۰' مظہری جلد۸ ص۲۶۸' جلالین جلد۲ ص۱۸' مسند احمد جلد۴ ص۲۶۷' فتح الباری جلد۱۱ ص۱۱۳' ترمذی حدیث نمبر۳۰۴۹' ابن ماجہ حدیث نمبر۳۸۲۸' مسند احمد جلد۴ ص۲۶۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۲۳۰' مرقاۃ جلد۵ ص۱۱۹۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ** ۵ ''دُعا عبادت کا مغز ہے۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا ارشادِ مقدس ہے: **لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمُ عَلَى اللهِ سُبْحَانَهٗ مِنَ الدُّعَآءِ** ۶ ''**اللہ** (ﷻ) کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: **مَنْ لَّمْ يَدْعُ اللهَ سُبْحَانَهٗ غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِ** ۷ ''جو شخص اللہ (ﷻ) سے دُعا نہ کرے، اللہ (ﷻ) اُس سے ناراض ہوتا ہے۔'' اس لئے دُعا جیسے پسندیدہ عمل اور **اللہ** ﷻ کی خوشنودی حاصل کرنے کے اس ذریعہ سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔

بندۂ ناچیز نے کوشش کی ہے کہ دُعاؤں کی اس عظیم کتاب، مقدس دُعائیں میں زیادہ دُعائیں شامل کی جائیں۔ یہ ایڈیشن پہلے ایڈیشن سے دُعاؤں اور ضخامت کے لحاظ سے بڑا ہے۔ بشرطِ زندگی وصحت بندۂ ناچیز کی آئندہ یہ کوشش ہے کہ بتوفیقِ الٰہی اس میں اور دُعائیں شامل کی جائیں گی اور یہ کتاب، کتاب الاذکار، کتاب عمل الیوم واللیلۃ اور تحفۃ الذاکرین وغیرہ سے بڑی اور ضخیم کتاب ہوگی اور دُعائیں کرنے کے لئے مختلف کتابیں نہیں دیکھنی پڑیں گی۔ اسی ایک کتاب سے مقصد و مدعا حاصل ہوجائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ بحرمۃ سیّد المرسلین ﷺ۔

طالب دُعا
منیر احمد یوسفی عفی عنہ

---

۵ ترمذی جلد۲ ص ۱۷۵ حدیث نمبر ۳۴۳۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۳۱، مرقاۃ جلد۵ ص ۱۲۰۔ ۶ ابن ماجہ ص ۲۸۰ حدیث نمبر ۳۸۲۹، ترمذی جلد۲ ص ۱۷۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۲۹، مسند احمد جلد۲ ص ۳۶۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۳۲، مرقاۃ جلد۵ ص ۱۲۰۔ ۷ ابن ماجہ ص ۲۸۰ حدیث نمبر ۳۸۲۷، ترمذی جلد۲ ص ۱۷۵ حدیث نمبر ۳۳۷۳، شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۶۰، مسند احمد جلد۲ ص ۴۷۷۔ ۴۴۳۔

آدابِ دُعا

آدابِ دُعا میں سے کچھ کی بنیادی حیثیت ہے' کچھ شرائط کا درجہ رکھتے ہیں اور کچھ مستحبات کا۔ لہٰذا ان سب اُمور و آداب کو پیشِ نظر رکھ کر دُعا کرنا قبولیتِ دُعا کے لئے ضروری ہے۔ اَحادیثِ مبارکہ میں دُعا کرنے کے بہت سے آداب آئے ہیں۔ نیز بزرگانِ دین' مقربانِ بارگاہِ الٰہی اور اَولیاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی کئی آداب بیان کئے ہیں۔ جن کو حسبِ ذیل تحریر کیا جاتا ہے۔

(۱) دُعا باوضو کرنا۔ [۱]

(۲) دُعا سے پہلے ذکرِ الٰہی اور دُرود شریف پڑھنا۔ [۲]

(۳) اِسمِ اعظم کے وسیلہ سے دُعا کرنا۔ [۳]

(۴) دُعا سے پہلے اَللّٰھُمَّ یا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا کہنا۔ [۴]

(۵) دُعا سے پہلے رَبَّنَا کہنا۔ [۵]

(۶) دُعا میں نبی کریم ﷺ کا وسیلہ لینا۔ [۶] رسول کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت سے قبل' آپ ﷺ کے مبارک وسیلہ سے دُعائیں ہوتی تھیں۔ [۷]

(۷) نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے آپ ﷺ کے وسیلہ سے دُعا۔ [۸]

...وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا... (البقرۃ:۸۹)۔ [۹]

(۸) رسول کریم ﷺ کے چہرۂ اَنور کے وسیلہ سے دُعا۔ [۱۰]

---

[۱] بخاری جلد۲ص۹۴۴۔ [۲] ابوداؤد جلد۱ص۲۱۵' نسائی جلد۱ص۱۸۹' جلاء الافہام ص۶۹' شرح السنہ جلد۳ص۲۷۹۔ [۳] شرح السنہ جلد۳ص۷۸' الترغیب والترہیب جلد۲ص۴۸۵۔ [۴] بخاری جلد۲ ص۹۴۵' مسند احمد جلد۳ص۱۰۱۔ [۵] الترغیب والترہیب جلد۲ص۴۸۸' مجمع الزوائد جلد۱۰ص۱۵۹۔ [۶] ابن ماجہ ص۱۰۰' مسند احمد جلد۴ص۱۳۸ (۴ سندیں)۔ [۷] دلائل النبوۃ جلد۵ص۴۸۹۔۱۱' البدایہ والنہایہ جلد۱ص۸۱' جلد۲ص۳۲۲۔ [۸] مواہب الرحمٰن جلد۱ص۲۸۱۔ [۹] تفسیر النسفی جلد۱ص۶۷' تفسیر البیضاوی جلد۱ص۷۵' تفسیر ابوسعود جلد۱ص۱۶۳' فتح القدیر جلد۱ص۱۴۵۔ [۱۰] بخاری جلد۱ص ۱۷۳' تیسیر الباری جلد۲ص۸۴۔

(۹) اَولیاء اور صلحائے اُمّت کے وسیلہ سے دُعا کرنا۔ [۱۱]

(۱۰) دُعا میں نیک اَعمال کو وسیلہ بنانا۔ [۱۲]

(۱۱) وسیلے سے دُعا کرنے والے کے لئے ستر (۷۰) ہزار ملائکہ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ [۱۳]

(۱۲) دُعا میں تکلُّف نہ کرنا۔ [۱۴]

(۱۳) رزقِ حلال کھانا۔ [۱۵]

(۱۴) رُوبقبلہ ہوکر دُعا کرنا۔ [۱۶]

(۱۵) دُعا میں ہاتھ اُٹھانا۔ [۱۷]

(۱۶) ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں؟ [۱۸]

(۱۷) دونوں ہاتھ کہاں تک اُٹھائے جائیں؟ [۱۹]

(۱۸) لوگوں کی طرف منہ کرکے دُعا کرنا۔ [۲۰]

(۱۹) یقینِ قبولیت اور حضورِ قلب سے دُعا کرنا۔ [۲۱]

(۲۰) دُعا کے وقت عزم بالجزم ہونا۔ [۲۲]

(۲۱) دُعا کرنے میں جلد بازی نہ کرنا۔ [۲۳]

(۲۲) بزرگوں سے دُعا سیکھنا۔ [۲۴]

---

[۱۱] بخاری جلد۱ ص ۱۳۷۔ [۱۲] بخاری جلد۲ ص ۸۸۳، جلد۱ ص ۴۹۴، ۳۱۳، ۴۹۳، مسند احمد جلد۲ ص ۱۱۶۔ [۱۳] ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۸، مسند احمد جلد۳ ص ۲۱، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۴۵۸۔ [۱۴] ابن ماجہ ص ۲۸۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۴۸۰۔ [۱۵] الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۵۴۵، مسلم جلد۱ ص ۳۲۶۔ [۱۶] بخاری جلد۲ ص ۹۳۹۔ [۱۷] بخاری جلد۲ ص ۹۳۸۔ ۹۴۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۹۷۶، مسلم جلد۲ ص ۳۰۷، ابوداؤد جلد۱ ص ۲۱۶، ابن ماجہ ص ۲۸۴۔ [۱۸] ابوداؤد جلد۱ ص ۲۱۶۔ [۱۹] ابوداؤد جلد۱ ص ۲۱۶۔ [۲۰] بخاری جلد۲ ص ۹۳۹، ابن ماجہ ص ۹۱۔ [۲۱] الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۴۹۲، مشکوٰۃ ص ۱۹۵۔ [۲۲] بخاری جلد۲ ص ۹۳۸، مسلم جلد۲ ص ۳۹۲۔ [۲۳] بخاری جلد۲ ص ۹۳۸، مسلم جلد۲ ص ۳۵۲، ابوداؤد جلد۱ ص ۲۱۲، ترمذی جلد۲ ص ۱۷۶، ابن ماجہ ص ۲۸۲۔ [۲۴] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۹۸۰، مسند احمد جلد۱ ص ۳۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۰۔

(۲۳) بزرگوں سے دُعا کروانا۔ ۲۵

(۲۴) نیک لوگوں سے دُعا کروانا۔ ۲۶

(۲۵) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے دُعا کروائی۔ ۲۷

(۲۶) دُعا اپنی ذات سے شروع کرنا۔ ۲۸

(۲۷) اپنی ذات سے دُعا شروع کرنا اور پھر درجہ بدرجہ دوسروں یعنی اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں، عزیز واقارب اور دیگر مومنوں کے لئے دُعا کرنا۔

(۲۸) کبھی چھوٹوں سے اپنے لئے دُعا کروانا۔ ۲۹

(۲۹) کسی کی عدم موجودگی میں اُس کے لئے دُعا کرنا۔ ۳۰

(۳۰) دوسروں کی عدم موجودگی میں نام لے کر دُعا کرنا۔ ۳۱

(۳۱) ایسی دُعا کرنا جو اللہ (عزوجل) کے محبوب بندوں کی ہو۔ ۳۲

(۳۲) اپنے، اپنی اَولاد اور مال کے لئے بددُعا نہ کرنا۔ ۳۳

(۳۳) عذاب کے لئے دُعا نہ کرنا۔ ۳۴

(۳۴) دُعا میں عافیت مانگنا۔ ۳۵

(۳۵) خوش حالی میں دُعا کرنا۔ ۳۶

(۳۶) جامع دُعا کرنا۔ ۳۷

(۳۷) قطع رحمی نہ کرنا۔ ۳۸

---

۲۵ ترمذی حدیث نمبر ۳۸۲۹، مسلم جلد ۲ ص ۲۹۸، بخاری جلد ۱ ص ۲۶۶۔ ۲۶ مسلم جلد ۲ ص ۳۱۱۔ ۲۷ مسلم جلد ۲ ص ۳۱۱۔ ۲۸ ابن ماجہ ص ۲۸۲، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۳۔ ۲۹ ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۱۷، ابن ماجہ ص ۲۱۳۔ ۳۰ مسلم جلد ۲ ص ۳۵۲، ابن ماجہ ص ۲۱۳، ترمذی جلد ۲ ص ۱۹۵، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۹۵، مشکوٰۃ ص ۱۹۵۔ ۳۱ بخاری جلد ۲ ص ۹۳۷۔ ۳۲ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۵، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۷۰۔ ۳۳ مسلم جلد ۲ ص ۴۱۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۲۔ ۳۴ مسند احمد جلد ۳ ص ۱۰۷، مسلم جلد ۲ ص ۳۴۳۔ ۳۵ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۸۔ ۳۶ ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵۔ ۳۷ ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۱۵۔ ۳۸ ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵۔

(۳۸) درمیانی آواز سے دُعا کرنا۔ ۳۹

(۳۹) دُعا میں گڑگڑانا (تضرع)۔ ۴۰

(۴۰) تین بار دُعا اور اِستغفار کرنا۔ ۴۱

(۴۱) دُعا میں سجع قافیے سے پرہیز کرنا۔ ۴۲

(۴۲) جذبۂ معافی اور درگزر رکھنا۔ ۴۳

(۴۳) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔ ۴۴

(۴۴) دُعا کرنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا۔ ۴۵

(۴۵) آمین کہنا۔ ۴۶

(۴۶) مجلس سے اُٹھتے ہوئے دوستوں کے لئے دُعا کرنا۔ ۴۷

(۴۷) وصال شدہ کے لئے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا۔ ۴۸

(۴۸) دُعا کے وقت بے بسی اور بے قراری کا اِظہار کرنا۔ ۴۹

(۴۹) دُعا سے پہلے نمازِ حاجت پڑھنا یا نمازِ غوثیہ پڑھنا جیسے گیارہ قدمی بفرمانِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت پیر پیران رضی اللہ عنہ سے اپنی تصنیفِ بے نظیر اَخبار الاخیار میں نقل فرمایا ہے۔

(۵۰) جہاں تک ہو سکے اُن دُعاؤں کو زبانی یاد کرنا جو قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ میں آئی ہیں یا جو دُعائیں بزرگانِ دین نے کی ہیں۔

(۵۱) پست آواز میں دُعا کرنا مگر جس پر ظلم ہوا ہو وہ اُونچی آواز سے بھی دُعا کر سکتا ہے۔

(۵۲) بصورتِ امام دُعا کی صورت اِجتماعی ہو اِنفرادی نہ ہو۔ مثلاً میری کی بجائے ہماری اور مجھ کی بجائے ہمیں کے اَلفاظ اِستعمال کئے جائیں۔

(۵۳) دُعا کے لئے اَچھی جگہ اور مقامِ اَولیاء کا ہونا۔ ۵۰

---

۳۹ بخاری جلد۲ ص ۹۳۶، مسلم جلد۲ ص ۳۴۶، ابوداؤد جلد۱ ص ۲۲۰۔ ۴۰ الاعراف: ۲۵۔ ۴۱ ابوداؤد جلد۱ ص ۲۲۰۔ ۴۲ بخاری جلد۲ ص ۹۳۸، ترمذی جلد۲ ص ۱۷۹، مسلم حدیث نمبر ۲۰۸۸۔ ۴۳ النور: ۲۲۔ ۴۴ آل عمران: ۲۳۔ ۴۵ ترمذی جلد۲ ص ۱۷۶، ابوداؤد جلد۱ ص ۲۱۶، مسند احمد جلد۴ ص ۲۲۱۔ ۴۶ بخاری جلد۲ ص ۹۴۷، مسند احمد جلد۲ ص ۲۳۸۔ ۴۷ مشکوٰۃ ص ۲۱۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۲۔ ۴۸ آدابِ دُعا ص ۱۰۱۔ ۴۹ النمل: ۶۲۔ ۵۰ آل عمران: ۳۸۔

مندرجہ ذیل لوگوں کی دُعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں:

(۱) روزہ دار کی اِفطاری کے وقت کی دُعا۔ (۲) عدل و اِنصاف کرنے والے اِمام وحاکم کی دُعا۔ (۳) مظلوم کی دُعا۔ (۴) والدین کی دُعا۔ (۵) مسافر کی دُعا۔ (۶) حاجی کی دُعا۔ (۷) مجاہد کی دُعا۔ (۸) بیمار کی دُعا۔

دُعا تقدیر بدل دیتی ہے:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **لَا یَرُدُّ الْقَضَآءُ اِلَّا الدُّعَآءَ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ** ۵۱ ''قضا نہیں ٹلتی مگر دُعا سے اور نیک سلوک کرنے کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھاتی ہے۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: **لَا یَرُدُّ الْقَدَرُ اِلَّا الدُّعَآءَ** ۵۲ ''تقدیر نہیں بدلتی مگر دُعا سے۔''

دُعا بلا کو ٹالتی ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَ مِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَاللّٰہِ بِالدُّعَآءِ** ۵۳ ''دُعا نازل شدہ آفت میں بھی نفع دیتی ہے اور اُس بلا میں بھی جو ابھی نہ اُتری ہو۔ تو اے اللہ (جل جلالہ) کے بندو! دُعا کو مضبوطی سے پکڑو''

بندے رب دے دُعا کرکے تقدیر بدل دیندے
ایہہ لوح و قلم والی تحریر بدل دیندے

---

۵۱ ترمذی جلد۲ حدیث نمبر۲۲۲۵' ابن ماجہ حدیث نمبر۹۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۲۳۳' مرقاۃ جلد۵ ص۱۲۰۔ ۵۲ مسند احمد جلد۵ ص۲۷۷' الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۸۱۔۴۸۲' ابن حبان حدیث نمبر۱۰۹۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۲۲۵' مرقاۃ جلد۹ ص۱۴۴' ابن ماجہ حدیث نمبر۴۰۲۲' ترمذی حدیث نمبر۲۱۳۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۲۳۳۔ ۵۳ مشکوٰۃ ص۱۹۵ حدیث نمبر۲۲۳۴' ترمذی جلد۲ ص۱۹۵ حدیث نمبر۳۶۱۶۔

دُعا کی قبولیت کے اَوقات اور مقامات

۱۔ ہر رات کی ایک گھڑی میں قبولیتِ دُعا۔ [۱]

۲۔ آدھی رات کے بعد کی دُعا۔ [۲] تا [۴]

۳۔ مسجد کی طرف جاتے وقت کی جانے والی دُعا۔ [۵]

۴۔ اَذان اور تکبیر کے درمیان کی جانے والی دُعا۔ [۶]

۵۔ اَذان، حالتِ جنگ اور بارش کے وقت کی جانے والی دُعا۔ [۷]

۶۔ صبح کی نماز کے بعد کی جانے والی دُعا۔ [۸]

۷۔ ظہر اور عصر کے درمیان کی جانے والی دُعا۔ [۹]

۸۔ سجدہ کی حالت میں کی جانے والی دُعا۔ [۱۰]

۹۔ سجدے میں دُعا کرنے سے شیطان کو تکلیف۔ [۱۱]

۱۰۔ سجدہ میں دُعا کا طریقہ۔ [۱۲]

۱۱۔ نماز کے بعد کی جانے والی دُعا۔ [۱۳]

۱۲۔ ہر نماز کے بعد کی گئی دُعا۔ [۱۴]

---

[۱] مسلم جلد ا ص ۲۵۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۱۳، مشکوٰۃ ص ۱۰۹۔ [۲] مسلم جلد ا ص ۲۵۸، بخاری جلد ۲ ص ۹۳۶۔ [۳] مسند احمد جلد ۲ ص ۴۳۳۔ [۴] مسلم جلد ا ص ۲۵۸۔ [۵] شرح السنۃ جلد ۲ ص ۴۴۷، مسند احمد جلد ا ص ۳۴۳۔ [۶] مسند احمد جلد ۲ ص ۲۵۴۔۱۵۵، مجمع الزوائد جلد ا ص ۳۳۴، ترمذی جلد ا ص ۵۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۵، مجمع الزوائد جلد ا ص ۳۳۴۔ [۷] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۴۰، مستدرک حاکم جلد ۲ ص ۱۲۴۔ [۸] ابن ماجہ ص ۶۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۹۴۔ [۹] تفسیر قرطبی جلد ا جز ۲ ص ۲۰۹۔ [۱۰] مسلم جلد ا ص ۱۹۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۴۱۔ [۱۱] مسلم جلد ا ص ۶۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۰۵۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۴۰۔ [۱۲] مشکوٰۃ ص ۸۴، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۶۷۲۔ [۱۳] بخاری جلد ۲ ص ۹۳۷، ابوداؤد جلد ا ص ۲۲۰۔ [۱۴] مسند احمد جلد ۵ ص ۴۴، ۴۲، ۳۹، ۳۶، مستدرک حاکم جلد ا حدیث نمبر ۲۵۲، ۲۵۳، فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۳۳۔

۱۳۔ نماز کا سلام پھیرنے کے بعد کی جانے والی دُعا۔ ۱۵

۱۴۔ جمعۃ المبارک کی کسی ایک ساعت میں کی جانے والی دُعا۔ ۱۶

۱۵۔ امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز پوری کرنے کی ساعت تک کی دُعا۔ ۱۷

۱۶۔ جمعۃ المبارک کی آخری تین گھڑیاں۔ ۱۸

۱۷۔ عصر اور مغرب کے درمیان کی جانے والی۔ ۱۹

۱۸۔ اَذانِ مغرب کے وقت کی جانے والی دُعا۔ ۲۰

۱۹۔ اَذان اور جنگ کے لئے صفوں کی ترتیب کے وقت کی جانے والی دُعا۔ ۲۱

۲۰۔ حج وعمرہ کرنے والے کی دُعا۔ ۲۲

۲۱۔ حاجی کی دُعا گھر میں داخل ہونے سے پہلے۔ ۲۳

۲۲۔ لیلۃ القدر، قبولیت دُعا کا وقت۔ ۲۴

۲۳۔ بیمار کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ ۲۵

۲۴۔ آنکھوں میں آنسو آنا قبولیت دُعا کا لمحہ۔ ۲۶

۲۵۔ مُرغ کی اَذان کے وقت خصوصی قبولیت۔ ۲۷

۲۶۔ ماں باپ کے حق میں فرمانبردار نیک اور خدمت گزار اَولاد کی دُعا۔

---

۱۵ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۲۱۸، ترمذی جلد ۱ ص ۶۶، ابن ماجہ ص ۶۷۔ ۶۶۔ ۱۶ مسلم جلد ۱ ص ۲۸۱، نسائی جلد ۱ ص ۲۰۶، ابن ماجہ ص ۸۰۔ ۱۷ مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۹۔ ۲۹۸، ترمذی حدیث نمبر ۳۳۳۹، مسلم جلد ۱ ص ۲۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۰۴۹۔ ۱۸ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۱۔ ۱۹ ترمذی جلد ۱ ص ۱۱۱، نسائی جلد ۱ ص ۲۰۶۔ ۲۰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۲ ص ۳۷۲۔ ۲۱ مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۳۵۔ ۲۲ ابن ماجہ ص ۲۱۳۔ ۲۳ مسند احمد جلد ۲ ص ۶۹۔ ۲۴ روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۸۱، ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۳۵۔ ۵۳۴، مدارک جلد ۴ ص ۳۲، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۳۸، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰۸۔ ۱۸۳۔ ۱۸۲۔ ۱۷۱۔ ۲۵ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۸۸، الترغیب و الترہیب جلد ۴ ص ۳۲۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۸۸، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۹۷۔ ۲۶ تفسیر قرطبی جلد ۱ ص ۲۰۹۔ ۲۷۔ ۲۷ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۹، جلد ۱ ص ۴۶۶، مسلم جلد ۲ ص ۳۵۱، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۹، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۶، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۲۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۰۲۔

تمام مقدس اور متبرک مقامات پر دُعا کی قبولیت:

حضرت امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' سب سے زیادہ دُعا کی مقبولیت کا مقام رسول اللہ ﷺ کا روضۂ اَقدس ہے' فرماتے ہیں: وَاِنْ لَّمْ یُجِبِ الدُّعَآءُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَفِیْ اَیِّ مَوْضِعٍ یُسْتَجَابُ [۲۸] ''اور اگر نبی اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک کے پاس دُعا قبول نہیں ہوگی تو پھر کس جگہ قبول ہوگی''۔ رسول کریم ﷺ کا روضۂ اَقدس دُعاؤں کی قبولیت کا وہ مقام ہے جو مقاماتِ قبولیتِ دُعا میں سرفہرست ہے۔

نبیاں تے ولیاں دے در تے مقبول دُعاواں ہندیاں نیں
ہڑھ وگدے نیں جد ہنجواں دے فیر معاف خطاواں ہندیاں نیں

(☆) مطاف میں' (☆) ملتزم کے پاس' (☆) میزابِ رحمت کے نیچے' (☆) بیت اللہ شریف کے اَندر' (☆) چاہِ زمزم کے پاس' (☆) صفا اور' (☆) مروہ کی پہاڑیوں پر' (☆) مسعیٰ (صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ میں)' (☆) مقامِ اِبراہیم کے پیچھے' (☆) میدانِ عرفات میں' (☆) منیٰ میں [۲۹] (☆) والدین کی قبروں پر۔

---

[۲۸] حصن حصین ص ۶۔ [۲۹] حصن حصین ص ۶ عربی (چھاپہ تاج کمپنی لاہور)۔

متبرک دن اور راتیں جن میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں

اُنیس متبرک دن:

(۱) یوم عرفہ (۲) یوم عاشورہ (۳) یوم ۱۵ شعبان المعظم (۴) ہر یوم جمعہ شریف (۵) یوم عیدالفطر (۶) یوم عیدالضحیٰ (۷) ذی الحجہ کے دس دن (۸) ایّام تشریق (ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ)۔ اِن سب ایّام میں جمعۃ المبارک اور رمضان المبارک کے سارے مہینہ کے متعلق زیادہ تاکید کی گئی ہے۔

چودہ متبرک راتیں:

(۱) محرم شریف کی پہلی رات۔ (۲) شبِ عاشورہ۔ (۳) رجب المرجب کی پہلی رات۔ (۴) پندرھویں رجب المرجب کی رات۔ (۵) رجب المرجب کی ستائیسویں رات۔ (۶) شعبان المعظم کی پندرھویں رات۔ (۷) عرفہ کی رات۔ (۸، ۹) دونوں عیدوں ﴿عیدالفطر و عیدالضحیٰ﴾ کی دونوں راتیں۔ (۱۰ تا ۱۴) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ۲۱۔ ۲۳۔ ۲۵۔ ۲۷۔ ۲۹۔

علاوہ ازیں بزرگانِ دین نے شب جمعۃ المبارک (جمعرات شریف اور جمعہ شریف کی درمیانی رات) روزانہ رات کا پہلا تہائی حصّہ۔ دوسرا آدھا حصّہ۔ آخری تہائی حصّہ اور روزانہ رات کے آخری تہائی حصہ کا درمیان اور روزانہ سحر کا وقت، قبولیتِ دُعا کے لئے بیان فرمایا ہے۔

اُن حالتوں کا بیان جن میں دُعا قبول ہوتی ہے:

(☆) نماز کے لئے اَذان ہونے کے وقت (یعنی اَذان سننے، اَذان کا جواب دینے اور اَذان کی دُعا پڑھنے کے بعد)، (☆) جو شخص کسی مصیبت یا سختی میں گرفتار ہو، وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دُعا کرے، (☆) اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد کی راہ میں صفیں باندھنے کی حالت میں دُعا، (☆) آبِ زم زم پینے کی حالت میں (یعنی چاہِ زم زم پر کھڑے

ہوکر پانی پیئے اور دُعا کرے)' (☆) مسلمانوں کے دینی اِجتماعات میں اِجتماعی یا اِنفرادی دُعا' (☆) محفلوں میں خواہ ذِکر اِلٰہی کا حلقہ ہو خواہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ یا وعظ و نصیحت کا حلقہ ہو' (☆) میّت کی آنکھیں بند کرتے وقت' (☆) بارش برسنے کے وقت (حضرت اِمام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی **کِتابُ الْاُمّ** میں اِس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے اور فرمایا ہے' میں نے بہت سے علمائے حدیث سے بارش برسنے کے وقت دُعا قبول ہونے کی حدیث شریف کو سنا ہے اور حفظ کیا ہے' (☆) کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے وقت (پہلی مرتبہ یا جب بھی خانہ کعبہ پر نظر پڑے دُعا کرنی چاہئے)' (☆) سورۃ الانعام میں ایک جگہ ایک ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا اِسم مبارک دو مرتبہ آتا ہے۔ اِس موقع پر دُعا کرنا قبولیت کا ذریعہ ہے۔ آیتِ مبارکہ یہ ہے:

....مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ ط اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ....

(الانعام:۱۲۴) حضرت اِمام ابنِ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے بہت سے علماء کرام سے اِس آیتِ کریمہ میں اِسم جلالت کے درمیان دُعا کی قبولیت کا آزمودہ ہونا سنا ہے اور یاد کیا ہے اور حافظِ حدیث حضرت عبدالرزّاق رحمہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی تفسیر میں حضرت شیخ عماد الدین رحمہ اللہ تعالیٰ سے اِسی مقام پر دُعا کی قبولیت کی تصریح نقل کی ہے' (☆) بعد از تلاوتِ قرآنِ مجید وختم قرآنِ مجید اور خصوصاً قرآنِ کریم ختم کرنے والے کی دُعا خواہ وہ شبینہ کا ختم قرآنِ مجید ہو یا تیسرے' پانچویں' ساتویں' دسویں' پندرہویں' پچیسویں' تیسویں یا چالیسویں دن میں قرآنِ مجید ختم کیا گیا ہو' (☆) جس وقت اِنسان کے اُوپر رِقّت طاری ہو اُس وقت دُعا قبول ہوتی ہے۔

شیر ربّانی حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی بھائی قطبِ وقت حضرت میاں غلام اللہ صاحب المعروف ثانی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مذکورہ حالت میں دُعا کیا کرتے تھے' (☆) مرنے والے کی جان کنی اور آنکھیں بند کرنے کے وقت اور میّت کے پاس آنے کے وقت' (☆) اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مَجدہٗ الکریم کی راہ میں جہاد کے لئے صفیں باندھنے اور جنگ میں گھمسان کا رَن پڑنے کے وقت۔

سوتے وقت کے آداب اور دُعائیں

اَحادیثِ مبارکہ میں ہے کہ باوضو ہو کر سونا چاہیے، سونے سے پہلے بستر کو تین دفعہ جھاڑ لینا چاہیے اور سوتے وقت دائیں کروٹ قبلہ رُخ ہو کر دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ لینا چاہیے اور ذیل میں دی ہوئی دُعاؤں میں سے جو بھی دُعا یاد ہو، پڑھنی چاہیے۔

لیٹنے سے پہلے بستر کو جھاڑنا اور حفاظت کے لئے دُعا:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا جب کوئی تم میں سے سونے کے لئے بستر پر آئے تو یہ کلمات پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ

اِلٰہی! میں نے تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھا اور تیرے ساتھ اِسے اُٹھاؤں گا۔ اگر تو میری

اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا

جان کو روک لے تو بخشش عطا فرما اور اِس پر رحم فرما، میری جان کے واسطے اور اگر اُسے بھیجے

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ [1]

تو اِسکی حفاظت فرما ساتھ اُس حفاظت کے کہ حفاظت فرمائی تو نے ساتھ اِسکے اپنے نیک بندوں کی۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ

---

[1] حصن حصین ص ۳۱، قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۲۱۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۶۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۴، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۵، ۴۳۲، ۴۳۳، مسلم حدیث نمبر (۶۴-۲۷۱۴)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۹۲، بخاری حدیث نمبر ۶۳۲۰، کتاب الاذکار ص ۷۴، نصب الرایۃ جلد ۲ ص ۳۰۳۔

ﷺ اپنے بستر مبارک پر جاتے وقت یہ دُعا پڑھتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَ بِكَلِمَاتِكَ

اِلٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیری معزز صورت کے ساتھ اور تیرے کلماتِ

التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِهٖ، اَللّٰھُمَّ

کاملہ کے ساتھ اُس شر سے جسے تو اُس کی پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ اِلٰہی!

اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ

تاوان اور گناہ کو زائل فرمانے والا تو ہی ہے۔ اِلٰہی! شکست نہیں دی جا سکتی

جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ

تیرے لشکر کو۔ اور تیرے وعدے کے خلاف نہیں کیا جا سکتا۔ اور فائدہ نہیں دے سکتی کسی کی

مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَ بِحَمْدِكَ [1]

کوئی کوشش تجھ سے، تو پاک ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

(۳) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب سونے کا اِرادہ فرماتے تو اپنا دایاں نورانی ہاتھ مبارک اپنے نورانی رخسار شریف کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ یہ دُعا پڑھتے:-

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۶، ابن السنی حدیث نمبر ۷۱۳ ص ۲۴۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۲، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۲ ص ۴۸، کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۷۳، ۳۶۸۵، ۳۰۰۹۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۲۔

اَللّٰھُمَّ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ[1]

''اِلٰہی! میرے رب مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو اُٹھائے گا''۔

(۴) اِسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونا چاہتے تو اپنا نورانی دستِ مبارک اپنے سر انور کے نیچے رکھتے پھر فرماتے:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَجْمَعُ

اِلٰہی! مجھے اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے گا

عِبَادَكَ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ[2]

یا اپنے بندوں کو اُٹھائے گا۔

(۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب آرام فرمانے کے لئے اپنے نورانی بستر مبارک پر تشریف لاتے تھے اور اپنا (دایاں نورانی) دستِ (مبارک) اپنے (نورانی) رُخسار (شریف) کے نیچے رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری تعلیم وتربیت اور اِصلاح وکامیابی کے لئے) پڑھتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی[3]

''اِلٰہی! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ جیتا ہوں''۔

---

[1] ترمذی جلد۲ ص۱۷۷' مسند احمد جلد۲ ص۲۴۶-۲۷۴' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ ص۴۵' ابو داؤد جلد۲ ص۳۴۰ حدیث نمبر۵۰۴۵' حصن حصین ص۳۲' تحفۃ الذاکرین ص۱۱۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۴۰۲' مرقاۃ جلد۵ ص۳۱۱۔ [2] ترمذی حدیث نمبر۳۴۵۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۴۰۴' مرقاۃ جلد ۵ ص۳۱۳۔ [3] مسند احمد جلد۱ ص۴۴۳-۴۱۴-۴۰۰' جلد۴ ص۳۰۳-۳۰۱-۳۰۰-۲۹۰' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۰ ص۱۵۰' مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۲۷' ابو داؤد جلد۲ ص۳۴۰ حدیث نمبر۵۰۴۹' ترمذی حدیث نمبر۲۴۱۷' بخاری حدیث نمبر۶۳۲۰' مسلم حدیث نمبر (۶۴-۲۷۱۴)' مسند احمد جلد۵ ص۳۹۹-۳۹۷' شرح السنۃ جلد۵ ص۱۱۲' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۷ ص۴۴۔

اُڑنے والی رَیت کے برابر گناہ معاف:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان بستر پر جاتے وقت درج ذیل کلمات طیّبات تین (۳) مرتبہ پڑھ لے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ یا اُڑنے والی ریت یا درختوں کے پتوں یا دُنیا کے دنوں کے برابر ہوں (مطلب یہ کہ جتنے بھی گناہ ہوں، غفور رحیم رب العالمین، خالقِ کائنات مالکِ ارض وسما جل جلالہ بخش دے گا۔ کلمات یہ ہیں:-

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

میں معافی مانگتا ہوں اللہ (جل جلالہ) سے، وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ط [1]

وہ زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے اور میں اُس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

دینِ فطرت پر موت کی دُعا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ اپنے (نورانی) بستر (مبارک) پر تشریف لے جاتے تو اپنی داہنی کروٹ پر لیٹتے، پھر اللہ عزوجل کی بارگاہِ بے کس پناہ میں (اُمت کی تعلیم کے لئے) دُعا فرماتے:-

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ

اِلٰہی! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور اپنا چہرہ متوجہ کیا

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۷، مشکوۃ حدیث نمبر ۲۴۰۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۱۔

اِلَیْكَ وَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ

تیری طرف ' اور سپرد کیا اپنا کام تجھے۔ اور ٹیک لگائی (بستر پر)

ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَیْكَ وَلَا مَلْجَاَ وَلَا

اپنی کمر کی تیرے کرم سے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اور نہ تو کہیں پناہ ہے نہ

مَنْجَاً مِّنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ

رہائی تیری بارگاہ کے علاوہ' میں ایمان لایا اُس کتاب پر جو

اَنْزَلْتَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ [1]

تو نے اُتاری اور تیرے نبی (ﷺ) پر جن کو تو نے (عظیم) رسول (ﷺ) بنا کر بھیجا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اِن کلماتِ طیّبات کو رات کے وقت سونے سے پہلے پڑھے اور پھر اُس کا اِنتقال ہو جائے تو وہ دینِ فطرت پر فوت ہوگا۔

بستر پر آتے وقت کی ایک اور دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ جب اپنے (نورانی) بستر (اِستراحت) پر تشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ كَفَانَا وَ

اللہ (عزوجل) کا شکر وہ ذات جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں بچایا اور

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۷۴۸۸' مسلم حدیث نمبر (۵۶-۲۷۱۰)' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۶' دارمی حدیث نمبر ۲۶۸۳' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۸۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۵' مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۹۴' کتاب الاذکار ص ۷۵' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۱۰۔

آوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَّا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ [1]

ہمیں پناہ دی کیونکہ بہت سے وہ بھی ہیں جنہیں نہ کوئی بچانے والا ہے اور نہ پناہ دینے والا۔

فرشتہ مقرر:

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشادِ مبارک فرمایا ہے: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ يَقْرَاءُ هٗ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهٗ شَيْءٌ يُّؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ [2] ''جو کوئی مسلمان (سونے کے لئے) بستر پر لیٹے اور قرآنِ مجید میں سے کوئی سی سورت مبارک کی تلاوت شریف کر لے تو اللہ (عزوجل) اُس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے، پھر کوئی ایذا دینے والی چیز اُس کے قریب نہیں آسکتی حتیٰ کہ وہ جب بھی بیدار ہو''۔

بستر پر جاتے وقت کی دُعا:

حضرت ابوالازھر اَنماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ جب رات کو اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ

اللہ (عزوجل) کے نام سے اللہ (عزوجل) کے لئے اپنی کروٹ رکھ دی۔ اِلٰہی! بخش دے

ذَنْبِيْ وَاخْسَأْ [3] شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ

میرے گناہ اور میرے شیطان کو دُور فرما دے اور چھڑا دے میرا رہن

---

[1] مسلم حدیث (۶۴۔۷۱۵)، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۳، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۹۷۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۱۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۴۔ [3] اَخْسَأْ کے معنی ہیں کتے کو دھتکارنا۔

وَ اجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی [1]

اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما۔

رسول اللہ ﷺ جب بستر انور پر جلوہ افروز ہوتے تو پڑھتے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَہٗ قَالَ ''رسول اللہ ﷺ جب آرام فرمانے کے لئے (نورانی) بستر (مبارک) پر تشریف لاتے تو اُمت پر رحمت فرماتے ہوئے یہ کلمات طیبات پڑھتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ اٰوَانِیْ وَ اَطْعَمَنِیْ

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا

وَ سَقَانِیْ وَالَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ اَعْطَانِیْ

اور پلایا اور جس نے مجھ پر اِحسان اور فضل فرمایا تو مجھے عطا فرمایا

فَاَجْزَلَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰھُمَّ

بہت زیادہ۔ اللہ (عزوجل) کا ہر حال میں شکر ہے۔ اِلٰہی!

رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ مَلِیْکَہٗ وَاِلٰہَ کُلِّ شَیْءٍ

ہر چیز کے رب اور بادشاہ اور ہر چیز کے معبود میں

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۹۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ[1]

تیری پناہ لیتا ہوں آگ سے۔

سوتے وقت کی دیگر دُعائیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا بھی مانگتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ

اِلٰہی! اے آسمانوں کے رب، اے زمین کے رب، اے رب

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ

عرشِ عظیم کے! اے ہمارے اور ہر شے کے رب، اے چیرنے والے

الْحَبِّ وَالنَّوٰى، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ

دانے اور گٹھلی کو، اے نازل فرمانے والے تورات اور اِنجیل

وَالْقُرْآنِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ

اور قرآنِ (مجید) کو! میں ہر شر والی چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں

اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ

جسے تو پیشانی سے پکڑنے والا ہے۔ تو ہی اوّل ہے پس نہیں

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۱، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۴۵، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۵۷، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۱۶، کتاب الاذکار ص ۷۷۔

قَبْلَكَ شَيْءٌ وَ اَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ

تجھ سے قبل کوئی چیز تو ہی آخر ہے تیرے بعد

شَيْءٌ وَ اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ

کوئی چیز نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اُوپر کوئی چیز نہیں

وَ اَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ

اور تو باطن ہے کوئی شے تجھ سے لطیف نہیں۔ اُتار دے

عَنَّا الدَّيْنَ وَ اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ[1]

ہم سے قرض اور ہمیں مستغنی فرما فقر سے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اُنہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر جائے تو یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَاَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ

الٰہی! تونے ہی میرے نفس کی تخلیق کی ہے تو ہی اِسے مارے گا، تیرے لئے

مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ

اِس کی موت اور زندگی ہے، اگر تو اِسے زندگی دے تو اِس کی حفاظت فرما اور اگر

---

[1] کتاب الاذکار ص ۷۶، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۸۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۱۸۔

اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ [1]

اِس پر موت طاری فرمائے تو اِسے معاف فرما۔ اِلٰہی! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

سونے سے پہلے مختلف آفات وبلیّات سے پناہ کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی اللہ ﷺ جب بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو یوں بھی دُعا فرماتے:-

اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا

اِلٰہی! مجھے میری سماعت اور بصارت سے لطف اَندوز فرما۔ اِلٰہی! اِنہیں بنا

الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ وَاَرِنِیْ

وارث ۔ اور میرے دشمن کے خلاف میری مدد فرما۔ اور مجھے دکھا

مِنْهُ ثَأْرِیْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ

اِس سے میرا بدلہ ۔ اِلٰہی! میں پناہ مانگتا ہوں تیری غلبہ

الدَّيْنِ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ [2]

قرض سے اور بھوک سے۔ بلاشبہ یہ ساتھ لیٹنے والی بُری چیز ہے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۷۸، ابن السنی حدیث نمبر ۷۲۱ ص ۲۵۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۷۹، مسلم باب الذکر و الدعاء حدیث نمبر ۶۰۔ [2] کتاب الاذکار ص ۷۹، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۷۸، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۲۳۔ جلد ۲ حدیث نمبر ۱۴۲، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۲۷-۳۸۲۸۔

خواتین کے لئے سونے سے پہلے کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب سونے کا اِرادہ فرماتیں تو بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کرتیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ رُؤۡیًا صَالِحَةً صَادِقَةً

اِلٰہی! میں تجھ سے اُس اَچھی سچی خواب کا سوال کرتی ہوں

غَیۡرَ کَاذِبَةٍ نَافِعَةً غَیۡرَ ضَارَّةٍ [1]

جو نہ ہو جھوٹی، جو نفع بخش ہو، نقصان دینے والی نہ ہو۔

جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ دُعا پڑھ لیتیں تو گھر والوں کو علم ہو جاتا کہ اَب اُمُّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی چیز کے متعلق گفتگو نہیں کریں گی حتیٰ کہ صبح ہو جائے یا وہ رات کے وقت جاگ جائیں۔

سونے سے پہلے یہ پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا سیّد الشہداء حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب آپ (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائیں تو یہ دُعا پڑھیں:-

بِاسۡمِكَ اللّٰھُمَّ وَضَعۡتُ جَنۡبِیۡ وَ طَھِّرۡ لِیۡ

اِلٰہی! میں نے تیرے نام سے اپنا پہلو (بستر پر) رکھا اور تو پاک فرما دے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۷۹، ابن السنی حدیث نمبر ۲۳۴ ص ۲۵۶۔

قَلْبِیْ، وَ طَیِّبْ کَسْبِیْ وَ اغْفِرْ ذَنْبِیْ [1]

میرے دِل کو اور میری کمائی کو پاکیزہ بنا دے اور میری مغفرت فرما۔

صبح بیداری کے بعد حمدِ باری تعالیٰ:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اُسے یوں اللہ (عزوجل) کی ثناء کرنی چاہئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے میری روح لوٹائی اور

عَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَ اَذِنَ لِیْ بِذِکْرِہٖ [2]

نصیب فرمائی عافیت میرے جسم میں اور اِذن عطا فرمایا اپنے ذکر کرنے کا۔

(۲) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یوں عرض کرتے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اسْتَغْفِرُكَ

اِلٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اِلٰہی! میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں

لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ

اپنے گناہوں کی، اور تیری رَحمت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اِلٰہی! اِضافہ فرما

---

[1] ابن السنی ص ۲۴۸ حدیث نمبر ۷۰۹۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۶۔

عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ وَهَبْ

میرے علم میں ۔ میرا دِل ہدایت کے بعد ٹیڑھا نہ فرما اور عطا فرما

لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ[1]

مجھے اپنی جناب سے رَحمت ۔ بلاشبہ تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔

رات میں بیداری کا نورانی ذکر و دُعا:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رات کے وقت بیدار ہوا اور اُس نے یوں ذکر کیا:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ (عزوجل) کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لئے بادشاہی

وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ

ہے اور اُسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اور

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تمام تعریفیں اللہ (جل جلالہ) کی ہیں اور پاک ہے اللہ (عزوجل)، کوئی معبود نہیں مگر اللہ (جل جلالہ)

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۱۴، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۶۱، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۶۰۲، ابن السنی حدیث نمبر ۷۵۶ ص ۲۶۴، ابنِ حبان جلد ۷ ص ۴۲۴، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۴۰۔

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَآ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ○

اور اللہ (عزوجل) بزرگ ہے اور نہیں ہمت اور نہیں طاقت مگر اللہ (عزوجل) کی توفیق سے۔

ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اَوْ دَعَا اسْتُجِیْبَ لَہٗ، فَاِنْ تَوَضَّأَ قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ [1] پھر اُس نے کہا' اِلٰہی! مجھے معاف کردے یا اُس نے دُعا کی تو اُس کی دُعا قبول ہوگی اگر اُس نے وضو کیا تو اُس کی نماز قبول کرلی جائے گی۔

یہ دُعا پڑھنے والا سچا لکھا جاتا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نیند سے بیدار ہوتے وقت ذیل میں لکھی ہوئی دُعا پڑھے تو' وہ سچا لکھا جاتا ہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْیَقْظَۃَ،

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے نیند اور بیداری تخلیق فرمائی،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بَعَثَنِیْ سَالِمًا سَوِیًّا، اَشْھَدُ اَنَّ

تمام حمدیں اُس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے صحیح وسالم زندہ فرمایا۔ میں گواہی دیتا

اللّٰہَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ [2]

ہوں کہ اللہ (عزوجل) مُردوں کو زندہ فرمائے گا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۸۰' بخاری حدیث نمبر ۱۱۵۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۰' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۱۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۱۳' مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۶۰' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۱۳' دارمی جلد ۲ ص ۲۹۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۵' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۲۱' قرطبی جلد ۹ جز ۱۷ حدیث نمبر ۷۹' ابن السنی حدیث نمبر ۱۵۷ ص ۲۶۲۔ [2] ابن السنی ص ۱۰ حدیث نمبر ۱۳' کتاب الاذکار ص ۱۶۔

اچھا یا بُرا خواب دیکھ کر جاگنا اور دُعا پڑھنا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے:- اگر تم اَچھا خواب دیکھنے کے بعد جاگو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو اور کسی نیک شخص سے بیان کرلو اور بُرا خواب ہو تو جاگنے کے بعد بائیں طرف تین مرتبہ تھوک لو یا تین دفعہ پھونک مار لو اور تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ پڑھ لو اور جس جانب سو رہے ہو اُسے بدل لو یا اُٹھ کر نمازِ تہجد (قیام اللیل) پڑھ لو نیز کسی سے یہ خواب بیان نہ کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ خواب کا نقصان نہیں پہنچے گا۔

خواب میں خوف و دہشت سے ڈر جانا یا نیند نہ آنے پر دُعا:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی کے ذریعے اپنے دادا محترم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا فَزِعَ اَحَدُکُمْ مِنَ النَّوْمِ فَلْیَقُلْ ''جب کوئی تم میں سے اپنی خواب سے گھبرائے تو یہ کلمات طیبات کہہ لے'':-

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ (عزوجل) کے کامل اور مکمل کلمات کی' اُس کے غضب اور عذاب سے اور

شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ [1]

بندوں کی شرارت سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے اور اِس سے کہ وہ حاضر ہوں۔

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۷' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۳' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۳' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۸۱' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۵۶' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۸' مصنّف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۸۳۱' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۴۸' حصن حصین ص ۳۷' مسند احمد جلد ۶ ص ۶' کتاب السنی ص ۲۲۶' کتاب الاذکار ص ۸۲۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم اپنی بالغ اَولاد کو یہ دُعا سکھاتے تھے اور اُن میں سے نابالغوں کے گلے میں کسی کاغذ پر لکھ کر ڈال دیتے تھے۔

بے خوابی کا علاج:

(۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اَمن وسلامتی میں اپنی بے خوابی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے سے پہلے یہ دُعائیہ کلمات طیّبات پڑھا کرو:۔

اَللّٰھُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَھَدَأَتِ الْعُیُوْنُ

اِلٰہی! ڈوب گئے ستارے ، اور آرام پایا آنکھوں نے

وَاَنْتَ حَیٌّ قَیُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ

اور تو زندہ قائم ہے۔ تجھے اُونگھ اور نیند نہیں پکڑتی

یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَھْدِئْ لَیْلِیْ وَ اَنِمْ عَیْنِیْ [۱]

اے زندہ! اے قائم ذات! مجھے رات میں سکون عطا فرما اور میری آنکھ سُلا دے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس پر عمل کرنے کے بعد میری تکلیف رفع ہوگئی۔

(۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں بدخوابی کی وجہ سے رات سوتا نہیں ہوں تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے کے لئے

---

[۱] عمل الیوم واللیلۃ حدیث نمبر ۲۶۲ ص ۲۶۲' کتاب الاذکار ص ۸۱۔

بستر پر جاؤ تو یہ کلماتِ مقدسہ پڑھ لیا کرو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ مَا اَظَلَّتْ

الٰہی! سات آسمانوں کے رب اور جن پر یہ آسمان سایہ فگن اُن کے رب

وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنَ

اور زمینوں کے رب اور جنہیں وہ اُٹھائی ہوئی ہیں' اُن کے رب اور رب شیطانوں کے

وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّھِمْ

اور اُن کے جنہیں وہ گمراہ کریں تو میری پناہ بن جا' اپنی ساری مخلوق

جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ

کے شر سے' کہ اُن میں کوئی بھی مجھ پر زیادتی اور

یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَآءُكَ وَ لَآ اِلٰهَ

ظلم نہ کر سکے۔ تیری پناہ غالب ہے اور تیری ثناء بہت عزّت والی ہے۔ اور نہیں معبود

غَیْرُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [1]

تیرے سوا صرف تو ہی معبودِ برحق ہے۔

بُرا خواب دیکھنے پر یہ دُعا کریں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۸۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۱۔

اِرشادِ مبارک فرمایا: جب تم میں سے کوئی بُرا خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے پھر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ عَمَلِ الشَّیۡطَانِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شیطان کے عمل

وَ سَیِّئَاتِ الۡاَحۡلَامِ[1]

اور بُرے خواب سے۔

عذابِ اِلٰہی سے بچنے کی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن طالب کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب (نورانی) بستر (مبارک) پر لیٹتے تو آپ ﷺ پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِوَجۡھِکَ الۡکَرِیۡمِ وَکَلِمَاتِکَ

اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں تیری ذاتِ کریم اور تیرے کلماتِ

التَّآمَّاتِ مِنۡ شَرِّ مَآ اَنۡتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہٖ

کاملہ کی اُس کی شرارت سے جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے ہے۔

---

[1] ابن السنی ص ۲۶۹ حدیث نمبر ۷۷۰۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَکْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ اَللّٰھُمَّ

اِلٰہی! تو ہی کرب و اَلم اور گناہ کو دُور فرماتا ہے۔ اِلٰہی!

لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا

تیرا لشکر کبھی شکست نہیں کھاتا اور تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہوتا اور نہیں

یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ[1]

نفع دیتا تیرے مقابل والے کو اُس کا بخت، تو پاک ہے اور تیری ہی تعریفیں ہیں۔

طلوعِ آفتاب کے وقت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو متعین فرماتے جو طلوعِ آفتاب کو دیکھتا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج کے طلوع ہونے کی اِطلاع دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لَنَا ھٰذَا

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے ہمیں آج کا

الْیَوْمَ وَ اَقَالَنَا فِیْہِ عَثَرَاتِنَا[2]

دن عطا فرمایا اور اِس میں ہماری خطاؤں سے درگزر فرما۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۲۔ [2] کتاب الاذکار ص ۷۱۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کا طریقہ اور دُعائیں

ننگے سر اور ننگے پاؤں بیت الخلاء میں داخل نہ ہوں۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھیں اور اِس کے بعد بایاں پاؤں بیت الخلاء میں رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اِن دُعائیہ کلمات کو پڑھ کر بایاں قدم مبارک بیت الخلاء میں رکھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ [۱]

الٰہی! میں پناہ لیتا ہوں تیری، نر اور مادہ شیطانوں اور جنوں سے۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو یوں فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الرِّجْسِ وَالنَّجْسِ

الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں، ناپاکی، نجاست،

---

[۱] ابن ماجہ ص ۲۶، مسلم حدیث نمبر (۱۲۲-۳۷۵)، بخاری جلد ۱ ص ۲۶ حدیث نمبر ۱۴۲، جلد ۱ ص ۹، ترمذی جلد ۱ ص ۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۹۹، جلد ۴ ص ۳۶۹، دارمی جلد ۱ ص ۱۷۱، فتح الباری جلد ۱ ص ۳۲۴، کتاب الاذکار ص ۲۱، عمدۃ القاری جلد ۱ جز ۲ ص ۲۷۰، مشکوٰۃ ص ۴۲ حدیث نمبر ۳۳۷، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۸۴، نسائی جلد ۱ ص ۹، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۳۸، مسند ابو عوانہ جلد ۱ ص ۲۱۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۹۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۰۔

وَ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ[1]

پلید اور ناپاک کرنے والے شیطان مردود سے۔

بیت الخلاء سے باہر نکلنے کا طریقہ اور دُعائیں:

جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اِستنجا کرلیں تو سیدھا کھڑے ہونے سے پہلے کپڑوں کی حفاظت کرتے ہوئے ستر کو چھپالیں اور بلاوجہ بیت الخلاء میں نہیں نہ ٹھہریں۔ بیت الخلاء سے نکلنے کے لئے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور جب بیت الخلاء سے باہر نکلیں تو حدیث شریف کے مطابق عمل کریں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمارہی تھیں کہ جب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو دایاں (نورانی) پاؤں (مبارک) پہلے باہر نکالتے اور یہ دُعائیہ کلمہ پڑھتے:

غُفْرَانَکَ[2]

(الٰہی!) میں تجھ سے بخشش و مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو یہ دُعائیہ کلمات بھی پڑھتے:

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۷، ابن السنی حدیث نمبر ۷۴، ص ۱۱ حدیث نمبر ۲۵ ص ۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۸۷۵، ۱۷۸۷۷ [2] ترمذی جلد ۱ ص ۷، ابن ماجہ ص ۲۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۵۵، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۶۲-۲۶۱، نصب الرایہ جلد ۲ ص ۲۵۶، کتاب الاذکار ص ۲۲، کتاب السنی ص ۱۳، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱ ص ۱۲، شرح السنۃ جلد ۱ ص ۲۸۵، مشکوٰۃ ص ۴۳ حدیث نمبر ۳۵۹، ابوداؤد جلد ۱ ص ۶، صحیح ابن خزیمہ جلد ۱ ص ۳۸، جامع صغیر جلد ۱ ص ۱۶۵، تحفۃ الذاکرین ص ۱۲۴، مرقاۃ جلد ۲ ص ۲۹۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ [۱]

سب ثنائیں اللہ (عزوجل) کے لئے، جس نے مجھ سے تکلیف دُور فرمائی اور مجھے عافیت دی۔

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَاقَنِیْ لَذَّتَهٗ وَ اَبْقٰی

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے، جس نے مجھے اس کی لذّت چکھائی، اور باقی رکھی

مِنِّیْ قُوَّتَهٗ، وَ دَفَعَ عَنِّیْ اَذَاهُ [۲]

مجھ میں اس کی قوت اور اس کی اَذیت مجھ سے دُور فرمائی۔

(۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو کبھی یہ دُعا بھی پڑھتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی

اللہ (عزوجل) کے لئے حمد و شکر ہے جس نے مجھ سے دُور فرمایا

الْحَزَنَ وَ الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ [۳]

غم اور اَذیت کو اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

---

[۱] ابن ماجہ ص ۲۶ حدیث نمبر ۳۰۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۷۹، مشکوٰۃ ص ۴۴ حدیث نمبر ۳۷۴، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۸۷۰۔ [۲] کتاب الاذکار ص ۲۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۸۷۷، ابن السنی حدیث نمبر ۲۵ ص ۱۳۔ [۳] ابن السنی ص ۱۲ حدیث نمبر ۲۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۱۔

(۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دُعا بھی پڑھتے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْسَنَ اِلَیَّ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ [1]

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے جس نے اِس کے اوّل، آخر مجھ پر اِحسان فرمایا۔

وُضو کرتے وقت اور وُضو کے بعد پڑھی جانے والی دُعائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وُضو کے لئے پانی طلب کیا۔ (لیکن اُنہیں پانی نہ ملا۔) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ (جب ایک برتن میں پانی لایا گیا۔) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک) ڈالا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ کہہ کر وُضو کرو۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (نورانی) اُنگلیوں (مبارک) سے پانی پھوٹ رہا ہے۔ یہاں تک تمام صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے وُضو کر لیا۔ حضرت ثابت بنانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کَمْ (تَرَاهُمْ) كَانُوْا؟ وہ کتنے لوگ تھے؟ قَالَ: نَحْوَا مِنْ سَبْعِیْنَ [2] آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ستر (۷۰) کے قریب (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تھے۔

جب وُضو کرنے کے لئے بیٹھیں تو پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ (عزوجل) کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رَحم فرمانے والا ہے۔

---

[1] ابن السنی ص ۱۱ حدیث نمبر ۲۴، کنز العمال حدیث نمبر ۲۶۷۱۔ [2] کتاب السنی ص ۱۴ حدیث نمبر ۲۷، مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۳۰۰۔

منہ دھوتے وقت کی دُعا:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ

اِلٰہی! تو میرے چہرہ کو سفید کر دے جس دن (یعنی قیامت کو)

وُجُوْہٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ط [1]

بعض چہرے سفید اور بعض چہرے سیاہ ہونگے۔

تنبیہ چہرہ دھوتے وقت ہم یہ بھی تصوّر کریں کہ اللہ (عزوجل) کے سوا کسی غیر کی طرف حقیقی طور پر توجہ کرنے سے پناہ چاہتے ہیں اور آنکھوں سے جو گناہ ہوئے ہیں اُن سے توبہ کرتے ہیں۔ [2]

وُضو کرنے کے بعد یہ دُعائیں پڑھیں:

(۱) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وُضو شریف فرما رہے تھے۔ وُضو شریف فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیل میں لکھے ہوئے کلمات طیّبات پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ

اِلٰہی! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے دے وسعت

دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ [3]

میرے گھر میں اور میرے لئے میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

---

[1] شامی جلد۱ ص ۱۲۸۔ [2] روح البیان جلد۱ ص ۳۶۔ [3] تحفۃ الذاکرین ص ۱۲۱، حصن حصین ص ۳۹، مجمع الزوائد جلد۱۰ ص ۱۱۰، مسند احمد جلد۴ ص ۶۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۳۳-۵۰۸۰، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲ ص ۹۱۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وُضو کرے اور اَچھی طرح وُضو کرے، پھر کہے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ

اِلٰہی! مجھے شامل فرما بہت زیادہ توبہ کرنے والوں

وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ [1]

اور خوب پاک ہونے والوں میں۔

اور بعد ازیں پڑھے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ

میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ (عزوجل) وہ یکتا ہے۔ کوئی شریک نہیں

لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ [2]

اُس کا اور میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے (محبوب) بندے

---

[1] ترمذی جلد ا ص ۱۸ حدیث نمبر ۵۵، کتاب السنی ص ۱۶، مجمع الزوائد جلد ا ص ۲۳۹، کتاب الاذکار ص ۲۳۔ [2] ابن ماجہ ص ۳۷ حدیث نمبر ۴۷۰، کتاب الاذکار ص ۲۳، ابن السنی ص ۱۶/۱۷، ابوداؤد جلد ا ص ۲۵/۲۶ حدیث نمبر ۱۶۹، نسائی جلد ا ص ۳۵ حدیث نمبر ۱۴۸، بلوغ المرام ص ۶، کتاب الاذکار ص ۲۳، مجمع الزوائد جلد ا ص ۲۳۹، تحفۃ الذاکرین ص ۱۲۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۸۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۱۴۔ ابن السنی ص ۹، ابن ماجہ ۳۴، ترمذی جلد ا ص ۱۹، حلبی کبیر ص ۳۵، مشکوٰۃ ۳۹، فتاویٰ عالمگیری جلد ا ص ۷، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ا ص ۳۵، تحفۃ الذاکرین ص ۱۱، حصن حصین ص ۱۰۰، مترجم، مسلم جلد ا ص ۱۲۲، مالابد منہ ص ۱۲، بلوغ المرام ص ۱۲، نسائی جلد ا ص ۳۵، احیاء العلوم جلد ا ص ۱۰۰، تفسیر مظہری جلد ۳ ص ۵۴۔

ہیں اور (پیارے) رسول (ﷺ) ہیں"۔

نبی اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا کہ جو وُضو سے فارغ ہونے کے بعد محولہ بالا دُعا پڑھے اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پڑھنے والا جس دروازے سے چاہے بہشت میں داخل ہو جائے۔

(۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ عالی شان فرمایا: جس نے وُضو کیا اور وُضو کو کامل طریقے سے کیا وہ فارغ ہونے کے بعد یہ دُعا پڑھے:-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

پاک ہے تو اِلٰہی! اور تیری ہی تعریف ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں ہے

اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ[1]

مگر تو۔ میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف لوٹ کر آتا ہوں۔

آدابِ لباس اور دُعائیں

نیا لباس پہننے کی دُعا:

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جو کوئی کپڑے پہنے اور دُعا کرے:-

---

[1] مجمع الزوائد جلد ا ص ۲۳۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۸۵۸، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۶۶، قرطبی جلد ۹ جز ۱۷ حدیث نمبر ۲۰، کتاب السنی ص ۱۵ حدیث نمبر ۲۹۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور مجھے عطا فرمایا

غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ [1]

میری طاقت اور قوت کے بغیر۔

ف: جس شخص نے نیا لباس پہننے سے پہلے یہ دُعا پڑھی۔ اُس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

نیا لباس پہننے کی ایک اور دُعا:

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا لباس پہنا تو اِس طرح دُعا کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ لباس پہنایا میں ڈھانپتا ہوں جس سے

عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ [2]

اپنا ستر اور اپنی زندگی کے لئے اِس کے ساتھ زینت حاصل کرتا ہوں۔

---

[1] ابوداؤد جلد۲ص ۲۰۲، ۲۰۳ حدیث نمبر ۴۰۲۳، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۸، کتاب الاذکار ص ۱۷، ابن السنی ص ۹۹، مستدرک حاکم جلد۱ص ۶۸، جلد۱ص ۶۸۷، تحفۃ الذاکرین ص ۲۳۲۔

[2] مسند احمد جلد۱ص ۴۴، درمنثور جلد۴ص ۱۶۲، کتاب الاذکار ص ۱۷، ابن السنی ص ۹۹، ابن ماجہ ص ۲۶۳ حدیث نمبر ۳۵۵۷، الترغیب والترہیب جلد۳ ص ۹۳۔۹۱، تحفۃ الذاکرین ص ۲۳۱، کنز العمال حدیث نمبر ۴۸۳۳۔

اِس دُعا کرنے کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو کوئی نیا لباس پہنے اور مُحَوَّلَہ بالا دُعا کرے پھر پرانے کپڑے کی طرف توجہ کرے اور اُسے خیرات کر دے تو وہ اللہ (عزوجل) کی پناہ، اللہ (جَلَّ شانہٗ) کی حفاظت اور اللہ (جَلَّ سلطانہٗ) کی پردہ پوشی میں ہوگا جیتے مرتے۔

دوست کے نئے کپڑے دیکھتے وقت کی دُعا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب کسی کے سامنے اِس بات کا ذکر ہو کہ فلاں پیارے بھائی نے نئے کپڑے پہنے ہیں تو اُس کے لئے اِس طرح دُعا کریں:

تُبْلِیْ وَ یُخْلِفُ اللّٰہُ [1]

تو اِسے پرانا کرے اور اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اِس کو بدل دے۔

''دُعا سے مراد یہ ہے کہ اللہ (عزوجل) تجھے لباس عطا فرماتا رہے اور تیری عمر دراز ہو''۔

کپڑے پہننے اور عمامہ باندھنے کے بعد پڑھیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ عَمَامَۃً اَوْ قَمِیْصًا رِدَاءً ثُمَّ یَقُوْلُ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اُس کا نام رکھتے، عمامہ (شریف) یا قمیص (مبارک) یا چادر (مقدّس)۔ پھر فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْاَلُکَ

اِلٰہی! تیرا شکر ہے جیسے تو نے یہ (لباس) مجھے پہنایا ویسے ہی میں مانگتا ہوں تجھ سے

---

[1] ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۲، تحفۃ الذاکرین ص ۲۴۹۔ کتاب الاذکار ص ۱۷۔

خَيْرَهٗ وَ خَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ

اِس کپڑے کی خیر اور جس کے لئے بنایا گیا اُس کی خیر اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں،

مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ [1]

اُس کے شر سے اور جس کے لئے بنایا گیا اُس کے شر سے۔

کپڑے پہنتے وقت کی ایک اور دُعا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کوئی (نورانی) کپڑا پہنتے تو اُس (نورانی) کپڑے کا نام لے کر فرماتے یہ کُرتہ یا چادر یا عمامہ (اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا) ہے اور پھر یہ دُعا پڑھتے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَخَيْرِ مَا هُوَ لَهٗ

اِلٰہی! میں تجھ سے اِس کپڑے اور جس مقصد کے لئے یہ کپڑا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں

وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا هُوَ لَهٗ [2]

اور تجھ سے اِس کی بُرائی اور جس مقصد کے لئے یہ کپڑا ہے اُس کی بُرائی سے پناہ چاہتا ہوں۔

کپڑے اُتارتے وقت کی دُعا:

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ کا اِرشاد مبارک ہے:

سَتْرُ مَابَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ آدَمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُهُمْ ثَوْبَهٗ اِنْ يَّقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ ''جنات کی آنکھوں اور بنی آدم کے درمیان بِسْمِ اللّٰهِ

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۲۰، ترمذی حدیث نمبر ۱۷۶۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۳۴۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۱۸۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۶، ابن السنی ص ۱۴ حدیث نمبر ۱۰۔

شریف پردہ ہے۔ اِس لیے جب کپڑے اُتاریں یا تبدیل کرنے لگیں تو پڑھ لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [1]

اللہ (عزوجل) کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رَحم فرمانے والا ہے۔

اِنسان غسل کرنے یا سونے کیلئے کپڑے تبدیل کرتے یا اُتارتے

وقت پڑھیں:

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کپڑے تبدیل کرنے یا اُتارنے کا اِرادہ کرے تو وہ یوں کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ [2]

اللہ (عزوجل) کے نام سے وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

تو یہ ذکر جنات کی آنکھوں اور اِنسانوں کی شرم گاہوں کے مابین پردہ ہوگا۔

صبح وشام کی جانے والی دُعائیں

صبح کے وقت کی جانے والی دُعائیں:

(۱) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانِ ذی شان سے نوازا کہ تم میں سے جب کوئی صبح پالے تو کہے:-

اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

صبح کی ہم نے اور صبح کی تمام ملک نے واسطے اللہ (عزوجل) کے، پالنے والے جہانوں کے۔

---

[1] حصن حصین ص ۷۰، تحفۃ الذاکرین ص ۲۳۲۔ [2] کتاب الاذکار ص ۴۲۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَالُكَ خَیۡرَ ھٰذَا الۡیَوۡمِ فَتۡحَهٗ

اِلٰہی! یقیناً میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اِس دن کی بھلائی کا اور فتح کا

وَنَصۡرَهٗ وَنُوۡرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَ ھُدَاهُ وَ اَعُوۡذُبِكَ

اور نصرت کا اور نُور کا اور برکت کا اور ہدایت کا اور میں تیری پناہ لیتا ہوں

مِنۡ شَرِّ مَا فِیۡهِ وَ شَرِّ مَا بَعۡدَهٗ[1]

اِس دن کے شر سے جو اِس میں ہے اور اُس شر سے جو اِس دن کے بعد ہے۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب صبح کرو تو یہ دُعا پڑھو:-

اَصۡبَحۡنَا وَاَصۡبَحَ الۡمُلۡكُ لِلّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ

صبح کی ہم نے اور تمام کائنات نے اللہ (عزوجل) کے واسطے اور سب تعریفیں اللہ (عزوجل)

لَا شَرِیۡكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ وَاِلَیۡهِ النُّشُوۡرُ[2]

کے لئے ہیں۔ اُس کا کوئی شریک نہیں اُس کے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں

اور اُسی کی طرف (قیامت کے دن) اُٹھ کر جانا ہے۔

---

[1] کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۴ جلد ۲ ص ۱۳۸، حصن حصین عربی ص ۲۲ چھاپہ تاج کمپنی لاہور، کراچی، ابو داؤد جلد ۲ ص ۳۴۴ حدیث نمبر ۵۰۸۴ مختصراً، کتاب الاذکار ص ۶۷، تحفۃ الذاکرین ص ۸۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۲، ترمذی حدیث نمبر ۳۳۹۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۴۔ [2] ابن السنی ص ۱۷ حدیث نمبر ۳۵، حصن حصین ص ۲۲، تحفۃ الذاکرین ص ۸۶، کتاب الاذکار ص ۶۳۔

نبی محترم ﷺ صبح کے وقت یہ دُعا بھی فرماتے:

حضرت عبداللہ بن ابی اَوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ ''رسول اللہ ﷺ جب صبح پاتے تو یہ کلمات طیبات پڑھ کر اُمّت کو اَنوار و تجلیات سے نوازتے:۔

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

صبح کی ہم نے اور صبح کی اللہ (جل جلالہ) کے ملک نے اور حمد ہے اللہ (عزوجل) کے لئے

وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْعَظْمَةُ لِلّٰهِ وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَ

اور بڑائی ہے اور عظمت ہے اللہ (جلّ سلطانہ) کے لئے اور مخلوق اور فیصلہ اور

اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ ط اَللّٰهُمَّ

رات اور دن اور جو اِن میں رہتے ہیں سب اللہ (عزوجل) کے لئے ہے۔ اِلٰہی!

اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَهٗ

اِس دن کا حکم دُرست فرما اور درمیان کو کامیابی

نَجَاحًا وَّ اٰخِرَهٗ فَلَاحًا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ o[1]

اور آخرت میں چھٹکارا بنا۔ اے تمام رَحم فرمانے والوں سے بڑے رَحم فرمانے والے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ٦٨، ابن السنی ص نمبر ٢٣ حدیث نمبر ٣٨، مشکوٰۃ حدیث نمبر ٢٤١٤، مرقاۃ جلد ٥ ص ٣٢٣، مجمع الزوائد جلد ١٠ ص ١١٤۔

صبح کے وقت نبی اللہ ﷺ کی ایک اور پیاری دُعا:

حضرت عبدالرحمٰن بن اَبزٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ ''رسول اللہ ﷺ جب صبح فرماتے تو یہ کلمات طیّبات پڑھتے:-

اَصْبَحْنَا عَلٰی فِطْرَۃِ الْاِسْلَامِ وَکَلِمَۃِ الْاِخْلَاصِ

ہم نے صبح کو پایا (اللہ جل جلالہ) کے دینِ اسلام پر اور اِخلاص کے کلمہ پر

وَعَلٰی دِیْنِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلٰی مِلَّۃِ اَبِیْنَا

اور (حضرت) محمد (ﷺ) کے دین پر اور اپنے باپ

اِبْرَاھِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝[1]

(حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی ملّتِ حنیف پر اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

شام کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شام کے وقت یہ کلمات طیّبات پڑھنے چاہئیں:

اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہم اور کائنات نے شام کی، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے لئے اور سب تعریفیں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے لئے

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۰۷۔۴۰۶، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۱۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۷۱، ۴۹۵۶، ۱۸۰۱۱، کتاب السنی حدیث نمبر ۳۴ ص نمبر ۱۷۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی

میں پناہ لیتا ہوں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی، جو روکے ہوئے ہے آسمانوں کو گرنے سے

الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ [1]

زمین پر مگر اُس کے اِذن کے ساتھ اور میں پناہ مانگتا ہوں، ہر مخلوق کے شر سے۔

شام کے وقت یہ دُعا بھی پڑھ سکتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ مقدّس دُعائیہ کلمات بھی پڑھا کرتے تھے:-

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ

الٰہی! تیرے فضل سے ہم نے شام اور صبح کی اور تیری مہربانی سے

نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ [2]

جئیں گے اور مریں گے اور تیری طرف اُٹھنا ہے۔

صبح وشام پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، صبح وشام اِن کلمات طیّبات کو پڑھنا چاہیے:-

---

[1] حصن حصین ص ۲۷، تحفہ الذاکرین ص ۹۷۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۸، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۰۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَصۡبَحۡتُ اُشۡھِدُکَ وَ اُشۡھِدُ حَمَلَۃَ

الٰہی! یقیناً میں نے صبح کی۔ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور گواہ بناتا ہوں

عَرۡشِکَ وَ مَلَآئِکَتِکَ وَ جَمِیۡعَ خَلۡقِکَ

تیرے عرش اُٹھانے والے فرشتوں کو اور تیرے دوسرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو،

اَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ وَ

کہ تو اللہ (عزوجل) ہے۔ کوئی معبودِ برحق نہیں مگر تو اور یہ کہ (حضرت)

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُکَ وَ رَسُوۡلُکَ[1]

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے (محبوب) بندے اور تیرے (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

جو یہ کلماتِ طیّبات ایک بار پڑھے گا، اللہ (عزوجل) اُس کا چوتھائی حصّہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔ جو دو بار پڑھے گا، اللہ (عزوجل) نے اُس کا نصف حصّہ آگ سے آزاد فرمادے گا۔ جو تین بار پڑھے گا، اللہ (عزوجل) اُس کے تین حصّے آگ سے آزاد فرمادے گا اور جس نے چار بار یہ کلماتِ طیّبات پڑھے۔ اللہ (عزوجل) اُسے آگ سے مکمل آزادی عطا فرمادے گا۔

بعض روایاتِ مبارکہ میں **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ** اور **وَاَنَّ مُحَمَّدًا** کے درمیان "**وَحۡدَکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ**" کے کلمات بھی آتے ہیں۔

ف: اِس حدیث شریف میں نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ (عزوجل) کے ساتھ ساتھ

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۵، حصن حصین ص ۲۳، ابن السنی حدیث نمبر ۷۰ ص ۲۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۳۶۔

فرشتوں اور جمیع مخلوق کو گواہ (حاظر وناظر) فرمایا ہے۔ اِس دُعا کو چار مرتبہ پڑھنا چاہیے۔ یہ دُعا رسول اللہ ﷺ نے اپنے خلیفہ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صبح وشام پڑھنے کے لئے اِرشاد فرمائی۔

صبح وشام پڑھی جانے والی ایک اور دُعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ ہر صبح وشام یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ

اِلٰہی! تیری عنایت سے ہم صبح اور شام تک پہنچتے اور تیری برکت سے زندہ رہتے ہیں

نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ [1]

اور تیری برکت سے مرتے ہیں اور تیرے ہی حضور قبروں سے نکل کر حاضر ہونا ہے۔

ستر (۷۰) ہزار فرشتوں کی نگہبانی اور مقام شہادت کی دُعا:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت تین (۳) مندرجہ ذیل وظائف پڑھے تو اُس پر اللہ (عزوجل) کی طرف سے ستر (۷۰) ہزار فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ شام تک اُس کے لئے دُعائیں کرتے ہیں۔ اگر اُس دن مر جائے تو شہادت کی موت مرے گا اور جو شخص شام کو پڑھے اُسے بھی یہی مرتبہ حاصل ہوگا:

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۹' ترمذی حدیث نمبر ۳۳۹۱۔۳۴۵۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۸' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۵۴۔۵۲۲' ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۵۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۸۵' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۱۴' حصن حصین ص ۲۲' تحفۃ الذاکرین ص ۸۵۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) سننے اور جاننے والے کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ

وہی اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جاننے والا چھپی اور

الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ

ظاہر چیزوں کو وہ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) ہے

الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ

جس کے سوا کوئی معبود نہیں نہایت پاک سلامتی دینے والا،

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ

اَمن دینے والا، نگہبان، غالب دبدبے والا، بڑائی والا۔ پاک ہے

اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

اللہ (جل جلالہ) اُن سے جن کو لوگ شریک کرتے ہیں۔ وہی اللہ بنانے اور پیدا فرمانے والا

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی

صورت بنانے والا، اُسی کے نام ہیں بہت اچھے، تسبیح بیان کرتی ہے اُس کی ہر چیز

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

جو آسمانوں اور زمین میں ہے' وہی عزت والا اور غالب' حکمت والا دانا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے خصوصی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے حکم فرمائیں کہ میں جب صبح کروں یا شام کروں یا بستر پر لیٹوں تو کون سی دُعا پڑھا کروں؟ تو (پیارے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ

اِلٰہی! غیب اور حاضر کے جاننے والے اور پیدا فرمانے والے آسمانوں

وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ

اور زمین کے ہر شے کے رب اور مالک میں گواہی دیتا ہوں کہ

لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر نفس

وَ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهٖ [۲]

اور ہر شیطان اور اُس کے شرکیہ وسوسوں کے شر سے۔

---

[۱] ترمذی حدیث نمبر ۲۹۲۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۱۵۷' مرقاۃ جلد ۵ ص ۱۵۱' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۴۷' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۱۴' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۱' قرطبی جلد ۹ جز ۱۸ حدیث نمبر ۱' مسند احمد جلد ۵ ص ۲۶۔

[۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۷' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۲' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۹۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۱' کتاب الاذکار ص ۹۷' ابن السنی حدیث نمبر ۵۴ ص ۲۱' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۲۲۔

شام کو پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شام کرتے تو پڑھتے:

اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ

ہم نے اور فرشتے نے اللہ کیلئے رات کی اور تمام تعریفیں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کیلئے ہیں اللہ کے سوا کوئی

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

عبادت کے لائق نہیں وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، مُلک اُسی کا ہے اور اُسی کے

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ رَبِّ اَسْاَلُكَ

لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اِلٰہی! میں مانگتا ہوں

خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ

تجھ سے اِس رات کی خیر اور اُس کی جو اِس کے بعد ہے۔ اور میں تیری پناہ لیتا ہوں

مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا ○ رَبِّ

اِس رات کے شر سے اور جو اِس کے بعد ہے۔ اے میرے رب!

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ[1]

میں تیری پناہ لیتا ہوں کاہلی سے، اور بڑھاپے کی بُرائی سے اور کفر سے۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۲۷۲۳-۷۴)، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۱، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۲-۲۳۸۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۳-۲۸۹، بخاری حدیث نمبر ۶۳۶۵۔

خواتین کے لئے صبح کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

نبی اللہ ﷺ کی بعض (عظیم) بیٹیوں سے روایت ہے، فرماتی ہیں، ہمیں آپ ﷺ تعلیم فرماتے تھے کہ جب صبح کریں تو یہ کلمات پڑھا کریں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اللہ (جل جلالہ) پاک ہے اور اُسی کی تعریفیں ہیں اور نہیں طاقت نیکی کی مگر اللہ کی طرف سے

مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَ مَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ

جو (اللہ جل جلالہ نے) چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا۔

اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ

میں جانتا ہوں کہ بے شک اللہ (جل جلالہ) ہر چیز پر قادر ہے اور

اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا [1]

اللہ (علیم وخبیر) کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔

جو صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے گی تو شام تک اُس کی حفاظت ہوگی اور جو شام تک پڑھے گی تو صبح تک اُس کی حفاظت ہوگی۔

دن رات شکر اَدا کرنے کا طریقہ:

حضرت عبداللہ بن غَنّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ

---

[1] کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۶، کتاب الاذکار ص ۶۷، ابن السنی حدیث نمبر ۶۷ ص ۲۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۴۔

ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح و شام یہ دُعائیہ کلماتِ مبارکہ پڑھے گا اُس نے دن اور رات کی ملنے والی نعمتوں کا شکر اَدا کرلیا:

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ

اِلٰہی! صبح میں نے تیری جو نعمت پائی یا کسی کو تیری مخلوق میں

مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ

سے نعمت ملی وہ صرف تجھ اَکیلے کی طرف سے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ [1]

اسی لئے تیری حمد ہے اور تیرا ہی شکر ہے۔

صبح و شام تین (۳) بار پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اُنہوں نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی، اے میرے والدِ گرامی قدر! میں آپ کو سنتا ہوں کہ آپ ہر صبح ایک دُعا کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: میں نے نبی اللہ ﷺ کو سُنا آپ ﷺ اِنہی کلمات طیّبات سے دُعا فرما رہے تھے اور میں آپ ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ پر عمل پیرا ہونا پسند کرتا ہوں: دُعا یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ

اِلٰہی! مجھے عافیت عطا فرما میرے بدن میں۔ اِلٰہی! مجھے عافیت عطا فرما میرے

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۷۔

سَمْعِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

کانوں میں۔ اِلٰہی! مجھے میری آنکھوں میں عافیت نصیب فرما۔ اِلٰہی! میں

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور فقر سے، اِلٰہی! میں تیری

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ[1]

پناہ لیتا ہوں عذاب قبر سے، تیرے سوا کوئی معبودِ (برحق) نہیں۔

صبح کے وقت یہ دُعا کرنے والے کو تمام نعمتیں ملتی ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت یوں دُعا کی تو اللہ (عزوجل) کے ذمۂ کرم پر ہے کہ وہ اُس کے لئے اُس کی مانگی اَشیاء مکمل عطا فرمائے۔ دُعا یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَّ

اِلٰہی! میں نے صبح کی تیری طرف سے نعمت،

عَافِیَةٍ وَّ سَتْرٍ فَاَتِمَّ نِعْمَتَكَ عَلَیَّ وَ

عافیت اور پردہ پوشی میں۔ تو مکمل فرما مجھ پر اپنی نعمت اور

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۴۲۔

عَافِيَتَكَ وَ سَتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ [1]

عافیت اور اپنی پردہ پوشی کو دُنیا اور آخرت میں۔

صبح وشام کا نورانی جنتی وظیفہ:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح وشام یوں اللہ عزوجل کی حمد وثناء کی وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا:

رَبِّيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَيْهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ

میرا رب اللہ (جل جلالہ) ہے میں نے اُسی پر توکل کیا۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی پر

تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں نے بھروسہ کیا۔ وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ اللہ (جل جلالہ) کے سوا کوئی معبود نہیں

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ، مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ

وہ بلند اور عظیم ہے۔ جو اللہ (عزوجل) نے چاہا وہ ہو گیا جو اُس نے نہ چاہا

لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

وہ نہ ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا [2]

اور اللہ (عزوجل) نے علم کے لحاظ سے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۹۔ [2] کتاب الاذکار ص ۷۰۔

صبح وشام پڑھی جانے والی ایک اور دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اِس دُعا کو صبح وشام پڑھا کرتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فُجَاۃِ الْخَیْرِ، وَ

اِلٰہی! میں تجھ سے جلد ملنے والی خیر کا سوال کرتا ہوں اور

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فُجَاۃِ الشَّرِّ فَاِنَّ الْعَبْدَ لَا

جلد پیش آنے والے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ یقیناً بندہ کو معلوم نہیں

یَدْرِیْ مَا یَفْجَأُہٗ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی[1]

کہ صبح اور شام اَچانک اِس کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔

صبح وشام کے دُعائیہ کلمات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ صبح وشام یہ کلمات پڑھنا کبھی نہ چھوڑتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ

اِلٰہی! میں تجھ سے عافیت مانگتا ہوں دُنیا اور

الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ

آخرت میں۔ اِلٰہی! میں تجھ سے درگزر اور سلامتی کا سوال کرتا ہوں اپنے دین اور

---

[1] ابن السنی ص ۱۹ حدیث نمبر ۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۰۱۰۔

دِیۡنِیۡ وَدُنۡیَایَ وَاَھۡلِیۡ وَمَالِیۡ اَللّٰھُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِیۡ

دُنیا میں اور گھر بار اور مال میں۔ اِلٰہی! میرے عیبوں کو چھپالے

وَ دِیۡنِیۡ وَآمِنۡ اَوۡ عَاتِیۡ اَللّٰھُمَّ احۡفَظۡنِیۡ

اور مجھے خوف کی چیزوں سے اَمن عطا فرما۔ اِلٰہی مجھے محفوظ

مِنۡ بَیۡنِ یَدَیَّ وَمِنۡ خَلۡفِیۡ وَعَنۡ یَّمِیۡنِیۡ

فرما آگے اور پیچھے سے اور دائیں اور بائیں اور

وَعَنۡ شِمَالِیۡ وَمِنۡ فَوۡقِیۡ وَ اَعُوۡذُ بِعَظَمَتِكَ

اُوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں اِس سے

اَنۡ اُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِیۡ یَعۡنِی الۡخَسۡفَ [1]

کہ ہلاک کیا جاؤں نیچے سے یعنی زمین میں دھنسا کر۔

صبح وشام کے لئے پیاری پیاری نصیحت بھری دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: میری نصیحت غور سے سنو، تم صبح وشام یہ دُعا پڑھا کرو:-

یَاحَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ

اے زندہ اور قائم رکھنے والے! اَپنی رَحمت کے صدقے میری مدد فرما۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۹

وَ اَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ وَ لَا تَکِلْنِیْ

اور درست فرما میرے سارے کام اور مجھے حوالے نہ فرما

اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ اَبَدًا [1]

میرے نفس کے ایک لمحہ کے لئے بھی۔

دین و دنیا کی فکروں سے مطمئن رہنے کا دُعائیہ وظیفہ:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر صبح و شام سات بار یہ وظیفہ پڑھے، اللہ (عزوجل) اُس کے دین و دُنیا کے تمام تفکرات دُور فرما دیتا ہے:

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط عَلَیْہِ

مجھے اللہ (عزوجل) کافی ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اُسی

تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ [2]

پر بھروسہ کیا اور وہی عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

مرتے ہی جنتی ہونے کا دُعائیہ وظیفہ:

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دُعا (سیّد الاستغفار) صبح کو صدقِ دِل سے پڑھے گا پھر اگر اُسی دن

---

[1] ابن السنی ص ۲۲ حدیث نمبر ۴۸ کتاب الاذکار ص ۶۹۔ [2] کنز العمال جلد ۲ ص ۱۶۴ حدیث نمبر ۳۵۸۸

شام سے پہلے مر جائے وہ شخص جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور اگر صبح سے پہلے مر جائے تو وہ شخص بھی جنتی ہوگا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا

اِلٰہی! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے بنایا اور میں

عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا

تیرا بندہ ہوں، اور میں تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں

اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ

اپنی طاقت کے مطابق، تیری پناہ چاہتا ہوں بُرے کاموں کے وبال سے جو میں نے کئے ہیں

لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ

مجھے اِقرار ہے تیرے اِحسان کا جو مجھ پر ہے اور مجھے اِعتراف ہے اپنے گناہوں کا

فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ[1]

پس بخش دے میرے گناہ کیونکہ کوئی نہیں بخشتا گناہ تیرے سوا۔

غفلت سے رہ جانے والے کاموں پر ثواب کی دُعا:-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۰۶، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۴۸، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۲۵۔۱۲۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۳۵، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۴۵۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۴۵، قرطبی جلد ۲ جز ۴ حدیث نمبر ۴۰۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کو یہ آیتیں پڑھے اُسے اُس دن کے اُن کاموں کا ثواب دیا جائے گا جو اُس کی غفلت سے رہ جائیں اور جو شام کو پڑھے اُسے رات کا پورا ثواب ملے گا:

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝

پس اللہ (عزوجل) کی تسبیح بیان کرو جس وقت تمہاری شام اور صبح ہو

وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا

اور وہی لائقِ حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر

وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

اور ظہر کے وقت بھی۔ وہ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے

وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ

اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زندگی بخشتا ہے زمین کو

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝[1]

اُس کے مردہ ہوجانے کے بعد اور اِسی طرح تمہیں (قبروں سے) نکالا جائے گا۔

غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب:

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ''جو صبح کے وقت یہ کہہ لیا کرے:

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۴، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۴۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۵، الروم: ۱۷۔۱۸۔۱۹۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

اور اُس کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِن کلمات طیّبات پڑھنے والے کو حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام کی اَولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے اور اُس کے دس درجے بلند ہوں گے اور اُس کے لئے شام تک شیطان سے حفاظت ہوگی اور اگر یہی کلمات طیّبات شام کو کہہ لے تو صبح تک اُس کو مذکورہ بالا اِنعامات سے نوازا جائے گا۔ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیدارِ روح پرور پایا اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اَیسی اَیسی حدیث شریف روایت فرماتے ہیں۔ قَالَ صَدَقَ اَبُوْ عَيَّاشٍ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش رضی اللہ عنہ سچے ہیں۔"

اللہ جَلَّ شانہ کی رضا کا نسخہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بندۂ مسلم شام اور صبح کے وقت تین، تین مرتبہ یہ کلمات طیّبات پڑھ لے تو یہ بات اللہ (جَلَّ سلطانہ) کے ذمۂ کرم پر ہوگی کہ قیامت میں اُسے راضی فرمائے۔

کلمات یہ ہیں:-

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۵، مرقاہ جلد ۵ ص ۳۰۶۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ

میں راضی ہوا اللہ (جل جلالہ) کے رب ہونے پر اسلام کے

دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّنَا [1]

دین ہونے پر اور (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہونے پر۔

کھانا کھانے کے آداب اور دُعائیں

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھولیں۔ کھانا دسترخوان پر رکھ کر کھائیں۔ زمین پر بیٹھیں، میز کرسی پر نہ کھائیں۔ سر ڈھانپ کر کھانا کھائیں۔ کھانا شروع کرنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ شریف پڑھیں ورنہ شیطان ساتھ کھائے گا۔ نیز دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھانا کھائیں۔ اگر ممکن ہو تو اکیلے کھانا کھانے کی بجائے مل کر کھانا کھائیں، اس طرح کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

کھانے سے پہلے پڑھیں:

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن ہم سیر نہیں ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا، جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) فرمایا، فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ [2] ''اکٹھے کھانا

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۴۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۰۔ [2] کتاب الاذکار ص ۲۰۰، تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۶۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۸۶، مسند احمد جلد ۳ ص ۵۰۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۵۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۵۲۔

کھایا کرو اور اللہ (عزوجل) کا نام پاک لیا کرو، کھانے میں تمہارے لئے برکت ڈال دی جائے گی۔ لہٰذا کھانے سے پہلے پڑھو:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ

اللہ (عزوجل) کے نام سے اور اللہ (عزوجل) کی برکت سے۔

حضرت اَبان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ پڑھے تو اُسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا لہٰذا کھانے سے پہلے بھی پڑھ لیا کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی

اللہ (عزوجل) کے نام سے، نہیں نقصان دے سکتی اُس کے نام کی برکت سے کوئی چیز

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ [1]

زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

جب کھانا سامنے لایا جائے تو یہ دُعا پڑھنی چاہئے:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ دُعا) پڑھتے تھے:۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۳۸۸۔۳۴۴۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۶۹، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۵۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۹۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۸۸، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۶۲، تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۳۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا،

اِلٰہی! جو رزق تو ہمیں عطا فرمائے اُس میں برکت عطا فرما' اور ہمیں

وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰهِ [1]

محفوظ فرما آگ کے عذاب سے۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے (کھانا) شروع کرتا ہوں۔

کھانا کھاتے وقت یا بعد میں پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے'':

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ [2]

اِلٰہی! تو برکت عطا فرما' ہمارے لئے اِس کھانے میں اور ہمیں اِس کھانے سے بہتر کھلا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور برکت سے نبی اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تصدّق جب کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھی جائے تو دوسرے وقت میں عمدہ عمدہ کھانے بھی ملتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اَلفاظ کی تھوڑی سی تبدیلی سے ابنِ ماجہ میں ایک اور روایت ہے جس میں وہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا ''جس کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کھانا کھلا دے تو وہ یوں عرض کرے۔

---

[1] ابن السنی ص ۱۶۲ حدیث نمبر ۴۵۷' کتاب الاذکار ص ۱۹۶۔ [2] مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۵' قرطبی جلد ۵ جز ۱۰ حدیث نمبر ۱۲۷' کتاب الاذکار ص ۲۰۲' ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۶۸ حدیث نمبر ۳۷۳۰' کتاب السنی جلد ۱۶۷' تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۳' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۸۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۲۲' مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۷۶' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۵۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِّنْهَا [۱]

اِلٰہی! تو ہمارے لئے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس سے بہتر رزق عطا فرما۔

بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا بھول گئے، یاد آنے پر پڑھیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَنَسِیَ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰی طَعَامِهٖ "جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اگر اپنے کھانے پر اللہ (عزوجل) کا ذکر بھول جائے"۔ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ شریف بھول گیا تو وہ یاد آنے پر پڑھ لے:۔ کیونکہ کھانے کے وقت بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھنا سُنّت ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ [۲]

اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اِس کے اوّل میں اور اِس کے آخر میں (یعنی کھانے کے)

تحفۃ الذاکرین میں ہے:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی ایک اور روایت ہے، فرماتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اللہ جَلَّ جلالہ کا نام لینا بھی بھول جائے تو پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ [۳]

اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اوّل اِس کے، درمیان اِس کے اور آخر اِس کے۔

---

[۱] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۲۲۔ [۲] کتاب الاذکار ص ۲۰۵، حصن حصین ص ۶۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۶۷، ترمذی حدیث نمبر ۱۸۵۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۰۲، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۱۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰۸۔ [۳] تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۲۔

کھانا کھانے کے بعد کی دُعائیں:

(۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے (نورانی) کھانے (شریف) سے فارغ ہوتے تو یہ دُعا فرماتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جس ذات نے ہمیں کھلایا اور

سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ[۱]

ہمیں پلایا اور ہمیں بنایا مسلمانوں سے۔

(۲) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے یا پانی پیتے تو اِن کلمات طیبات کے ساتھ اللہ (کریم) کا شکر اَدا فرماتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جس ذاتِ پاک نے کھلایا اور پلایا

وَ سَوَّغَهٗ وَ جَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا[۲]

اور اُسے باآسانی اُتارا اور اُس کے نکلنے کا راستہ بنایا۔

---

[۱] کتاب الاذکار ص ۲۰۲، تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۲، ترمذی حدیث نمبر ۳۳۹۶۔۳۴۵۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۸۳، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۰۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۱۷۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۵۰، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۱۵۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۵۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۰۷، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۱۶، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۶۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۰۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۵۱، ابنِ حبان حدیث نمبر ۱۳۵۱، کتاب الاذکار ص ۲۰۲، ابن السنی ص ۱۶۶ حدیث نمبر ۴۷۰، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۱۷۶۔

(۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ جنہوں نے آٹھ سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی، فرماتے ہیں، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب کھانا شروع فرماتے تو بِسْمِ اللّٰہِ پڑھتے اور جب کھانا کھا لیتے تو (یہ دُعا) پڑھتے:-

اَللّٰھُمَّ اَطْعَمْتَ وَاَسْقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَ

اِلٰہی! تو نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، اور بے نیاز فرمایا اور کفایت فرمائی، اور

ھَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ[1]

ہدایت عطا فرمائی اور زندگی عطا فرمائی اور تیرے دیئے پر تیرا ہی شکر ہے۔

(۴) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھا لیتے تو (کبھی) یہ دُعا بھی فرماتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا وَھَدَانَا وَالَّذِیْ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں، جس نے ہم پر احسان فرمایا، اور ہمیں ہدایت عطا فرمائی

اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا وَ کُلَّ الْاِحْسَانِ اٰتَانَا[2]

ہمیں پیٹ بھر کر کھانا کھلایا، ہمیں سیراب فرمایا اور ہر قسم کا اِحسان ہم پر فرمایا۔

میزبان کے لئے دُعائیں:

(۱) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] ابن السنی ص ۱۶۴، حدیث نمبر ۴۶۵، مسند احمد جلد ۴ ص ۶۲، جلد ۵ ص ۳۷۵۔ [2] ابن السنی ص ۱۶۵ حدیث نمبر ۴۶۵۔

فرمایا: میزبان کے لئے ایسے دُعا کرنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاَسْقِ مَنْ سَقَانِیْ[۱]

''الٰہی! تو اُسے کھلا جس نے ہمیں کھلایا اور تو اُس کو پلا جس نے ہمیں پلایا''۔

(۲) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ میرے والدِ ماجد کے پاس تشریف لائے ہم نے آپ ﷺ کو کھانا اور دُودھ سے لبریز مشکیزہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کو کھجوریں پیش کی گئیں۔ پھر آپ ﷺ کو پانی پیش کیا گیا آپ ﷺ نے پانی پیا۔ پھر برتن اُس شخص کو پکڑا دیا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا۔ میرے والدِ محترم نے عرض کی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمارے لئے دُعا فرمائیں' آپ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ

اِلٰہی! جو تو نے اِنہیں رزق دیا ہے اِس میں برکت عطا فرما

وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ[۲]

اور اِنہیں معاف فرما اور اِن پر رحم فرما۔

---

[۱] مسلم حدیث نمبر ۱۶۲۶' مسند احمد جلد ۶ ص ۲' دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۸۵' تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۶۔ کتاب الاذکار ص ۲۰۴۔ [۲] کتاب الاذکار ص ۲۰۳' ابن السنی حدیث نمبر ۴۷۶ ص ۱۶۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۷۲۹' ترمذی حدیث نمبر ۳۶۴۷' مسند احمد جلد ۴ ص ۱۸۸۔۱۹۰' مسلم حدیث نمبر (۱۴۶۔۲۰۴۲)' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۲۷۴' ابن حبان جلد ۷ ص ۳۵۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۷' شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۰۸' کنز العمال حدیث نمبر ۴۱۷۰۴' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۱۔

دسترخوان اُٹھاتے وقت کی دُعا:

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب آپ ﷺ کا دسترخوان اُٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دُعا فرماتے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ

اللہ (عزوجل) کا بے حد پاکیزہ شکر ہے جس میں برکت دی جائے نہ

مُکَفَّیٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا [۱]

کفایت کیا ہوا اور نہ وداع کیا ہوا اور نہ اِس سے لاپرواہی کی ہوئی، اے ہمارے رب۔

دُعا کی برکت سے گناہوں کی بخشش:

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا ہے: مَنْ اَکَلَ الطَّعَامَ ثُمَّ قَالَ جو کھانا کھائے پھر کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَ

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے وہ ذات (اَقدس) جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور

رَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ وَّلَا قُوَّۃٍ [۲]

اور بغیر میری طاقت اور قوت کے عطا فرمایا۔

---

[۱] بخاری حدیث نمبر ۵۴۵۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۱۹۹، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۰۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۴۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۲۸۴، تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۴، کتاب الاذکار ص ۲۰۱۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۰۲۳، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۸، ابنِ ماجہ حدیث نمبر ۳۲۸۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۳۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۳۴۳، مرقاۃ جلد ۸ ص ۲۱۹۔

اُس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

دُودھ پینے کے بعد کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا سَقٰی لَبَنًا فَلْیَقُلْ جب کوئی دودھ پیئے تو کہے:-

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَ زِدْنَا مِنْہُ[1]

اِلٰہی! تو ہمارے واسطے اِس میں برکت عطا فرما اور ہمیں اِس سے زیادہ عطا فرما۔

نیا پھل دیکھ کر کی جانے والی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگ جب نیا پھل دیکھتے تو اُسے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرتے۔ نبی اللہ ﷺ اُسے پکڑ کر یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا

اِلٰہی! ہمارے پھل میں برکت فرما۔ ہمارے شہر میں برکت فرما،

وَ بَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا[2]

ہمارے صاع میں برکت فرما، ہمارے مُد میں برکت فرما۔

پھر آپ ﷺ چھوٹے بچے بلاتے تو وہ پھل اُنہیں عنایت فرما دیتے۔ صحیح

---

[1] مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۵، تحفۃ الذاکرین ص ۱۹۳، ابوداؤد جلد ۲ ص ۱۶۸ حدیث نمبر ۳۷۳۰، کتاب السنی حدیث نمبر ۴۶۸، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۲۸۳، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۷۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۲۲۔ [2] موطا امام مالک حدیث نمبر ۸۸۵، حصن حصین ص ۱۱۰، تحفۃ الذاکرین ص ۲۳۹، کتاب الاذکار ص ۳۲۰۔

مسلم کی روایت میں ہے آپ ﷺ یہ دُعا فرماتے ''برکت کے ساتھ برکت فرما''۔ پھر وہ پھل اُس بچے کو عطا فرما دیتے جو پاس موجود ہوتا۔

ف: صاع اور مُد ناپ کے دو پیمانے ہیں۔ صاع میں چار کلو سے کم اور مُدّ میں ایک کلو سے کم غلہ آتا ہے۔ جب کسی کے پاس پھل آئے تو وہاں موجود کسی چھوٹے بچے کو بُلا کر اُسے بھی دے۔

نئے پھل کو دیکھ کر آپ ﷺ کا ایک اور اندازِ شکر اور دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: اِذَا اُتِیَ بِبَاکُوْرَۃِ الْفَاکِھَۃِ وَضَعَھَا عَلٰی عَیْنَیْہِ وَعَلٰی شَفَتَیْہِ وَقَالَ

''جب آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں نیا پھل لایا جاتا تو آپ ﷺ اُسے آنکھوں سے لگاتے اور اُسے بوسہ دیتے اور بارگاہِ ربُّ العالمین میں عرض کرتے:''

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَہٗ فَاَرِنَا اٰخِرَہٗ[1]

الٰہی! تو نے ہمیں اِس کی اِبتداء دِکھائی ہے اِس کی اِنتہا بھی دِکھا۔

پھر بچوں میں سے جو بچہ آپ ﷺ کے پاس ہوتا اُسے عطا فرما دیتے۔

اِفطاری کے وقت کی دُعائیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب نبی اللہ ﷺ روزہ اِفطار فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ

چلی گئی پیاس اور تر ہو گئیں رگیں

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۳۲، مرقاۃ جلد ۶ ص ۱۹۷۔

وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ [۱]

اور ثابت ہوگیا ثواب اگر اللہ (عزوجل) چاہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اِفطار کے وقت یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ

اِلٰہی! میں تجھ سے تیری رَحمت کے طفیل جو ہر چیز کو شامل ہے،

وَ سِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ [۲]

اور سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت فرما دے۔

(۳) حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب روزہ اِفطار فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ [۳]

اِلٰہی! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے اِفطار کیا۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ روزہ اِفطار فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

---

[۱] کتاب الاذکار ص ۱۶۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۵۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۹۳، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۲۵۔
[۲] ابن السنی ص ۱۶۹ حدیث نمبر ۴۹۱، کتاب الاذکار ص ۱۶۲۔ [۳] کتاب الاذکار ص ۱۶۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۳۵۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۹۹۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۲۶، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۰۲، دار قطنی جلد ۲ ص ۱۸۵۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْنَا

اِلٰہی! ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے ہی ہم نے اِفطار کیا

فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ [1]

تو قبول فرما ہم سے۔ بلا شبہ تو سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

آدمی جب کسی قوم کے پاس روزہ اِفطار کرے تو یہ دُعا کرے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اِفطاری کے وقت تشریف لے گئے' اُنہوں نے روٹی اور تیل پیش کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا' پھر اِس طرح دُعا فرمائی:-

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ

روزہ داروں نے تمہارے پاس روزہ اِفطار کیا' اور تمہارا کھانا کھایا

الْاَبْرَارُ وَ صَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَآئِکَةُ [2]

پاکبازوں نے' اور ملائکہ نے تمہارے لئے دُعا کی۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۶۲' ابن السنی حدیث نمبر ۴۸۰ ص ۱۶۹۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۶۲' ابن السنی حدیث نمبر ۴۸۲ ص ۱۷۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۵۴' ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۷۴۷' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۱۸۔۲۰۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۲۴۰۔۲۳۹' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۷۹۰۷' نصب الرایہ جلد ۲ ص ۴۸۰' کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۹۸۹۔۲۵۹۸۔

جوابِ اَذان

اَذان خاموشی سے سننی چاہیے۔ آپس میں باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔

اَذان سننے والے وہی کلمات دہرائیں جو مؤذّن کہتا ہے۔ جب حضور ﷺ کا نام مبارک آئے تو دُرود شریف پڑھیں اور اَنگوٹھے چوم کر آنکھوں کو لگائیں اور ساتھ یہ بھی کہیں: قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) آپ (ﷺ) سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔'' حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر کہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ''گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ (تبارک و تعالیٰ) کی مدد سے ہی ہے جو بلند مرتبہ اور بہت عظیم ہے۔''

فجر کی اَذان میں جب اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ سنا جائے تو اُس کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہا جائے۔ اَذان کے اختتام پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے جواب میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا جائے۔ بعض سادہ لوگ جب مؤذّن یا مکبّر کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پکارتے ہوئے سنتے ہیں تو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہیں اِن سادہ لوح لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا جواب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہے۔ جو لوگ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سن کر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے ہیں۔ وہ محبت بھرے سادہ لوح لوگ اپنی طرف سے کہتے ہیں کہ ہم کلمہ طیّبہ کو پورا کرتے ہیں۔ اُن کی محبت اپنی جگہ درست ہے مگر جب موذّن یا مکبّر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہیں تو رسول اللہ ﷺ کے اِرشادِ پاک کے مطابق سننے والوں کو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ہی کہنا چاہیے۔

دُعا بعد از اَذان:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''جب اَذان ختم ہوتو مجھ پر دُرود وسلام پڑھا جائے پھر یہ دُعا کی جائے تو میری شفاعت اَیسا کرنے والے کے لئے واجب ہوگی۔''

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ

اِلٰہی! اِس پوری پکار اور اِس نماز کے مالک

الْقَآئِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَا نِ الْوَسِیْلَۃَ وَ

جو قائم رہنے والی ہے۔ عنایت فرما (ہمارے آقا حضرت) محمد (ﷺ) کو جنت میں وسیلہ اور

الْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا

فضیلت اور بلند درجہ۔ اور اُن کو فائز فرما شفاعت کے مقام

مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ [1] [وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ

محمود پر جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں بھی اُن کی شفاعت نصیب فرما

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝]

قیامت کے روز۔ بلاشبہ تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

اَذان اور اِقامت کے درمیان دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۱۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۱، نسائی حدیث نمبر ۶۸۰، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۸۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۲۲، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۱۳۳، مشکوۃ حدیث نمبر ۶۵۹، کتاب السنی ص ۳۸، حدیث نمبر ۹۵، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۳۰۔

ﷺ نے فرمایا ہے: اَلدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فَادْعُوْا[۱]
اَذان اور اِقامت کے درمیانی وقت میں دُعا رَد نہیں کی جاتی، اِس لئے تم اُس وقت میں دُعا کرو۔ مختصر اور جامع دُعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ[۲]

اِلٰہی! میں تجھ سے دُنیا اور آخرت میں عافیت چاہتا ہوں۔

مغرب کی اَذان کے وقت کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: مجھے نبی اللہ ﷺ نے تعلیم دی کہ میں مغرب کی اَذان کے وقت یوں عرض کروں:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَ اِدْبَارُ

اِلٰہی! یہ تیری رات کا آنا، تیرے دن کا جانا اور

نَھَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْلِیْ[۳]

تیری اَذان کی آوازیں ہیں، تو مجھے معاف فرما دے۔

---

[۱] ابن حبان حدیث نمبر ۲۹۶، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۴۲۶، ۴۲۵، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۱۹۰، ابن السنی ص ۴۱ حدیث نمبر ۱۰۲۔ [۲] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۵۵۵، کنز العمال حدیث نمبر ۴۹۵۷، حصن حصین ص ۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۹۔ [۳] کتاب الاذکار ص ۷۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۶۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۳۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۸۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۴۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۱۰، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۹۹، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۹۸۵، ۳۵۵۹۔

اَذان سننے پر یہ دُعا کریں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم مؤذن کو اَذان دیتے ہوئے سنو تو یہ دُعا کرو:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَقْفَالَ بِذِکْرِکَ، وَاَتْمِمْ

اِلٰہی! ہمارے دِل کے تالوں کو اپنے ذکر سے کھول دے اور مکمل فرما دے ہم پر

عَلَیْنَا نِعْمَتَکَ مِنْ فَضْلِکَ، وَ اجْعَلْنَا

اپنے فضل سے اپنی نعمتیں اور ہمیں شامل فرما

مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ[1]

دے اپنے نیک بندوں میں۔

جوابِ اَقامت میں:

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ نے **قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ** کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَقَامَھَا اللّٰہُ وَ اَدَامَھَا[2]

اللہ (عزوجل) اُسے ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر ۱۱۳۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۵۴۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۷ ص ۴۵، ابن السنی ص ۴۰، حدیث نمبر ۱۰۰، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۹۹۰۔ [2] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱ ص ۴۱۱، تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۲۱۱، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۷۶، ابن السنی حدیث نمبر ۱۰۴ ص ۴۱، کنز العمال حدیث نمبر ۲۳۲۶۳۔ ۲۱۰۲۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۷۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۴۲۔

مسجد میں داخل اور باہر نکلنے کی دُعائیں

نبی ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے یہ کلمات طیّبات پڑھتے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں، جب آپ ﷺ مسجد شریف میں قدم رنجا فرما ہوتے تو فرماتے:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ (عزوجل) کی، جو عظیم ہے، اُس کی کریم صورت کی اور

سُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ[1]

اُس کی قدیم سلطانی کی، شیطان مردود (کے شر) سے۔

آپ سرکار ﷺ نے فرمایا: ''جب انسان اِس طرح بارگاہِ ربّ ذوالجلال والاکرام میں عرض کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے، آج سارے دن کے لئے مجھ سے اِسے محفوظ کر دیا گیا ہے''۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھی جانے والی دیگر دُعائیں:

(۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مسجد میں جائے فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تو ''نبی اللہ ﷺ پر سلام بھیجے''۔ اور پھر کہے:

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۵۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [۱]

اِلٰہی! میرے لئے اپنی رَحمت کے دروازے کھول دے۔

یا یہ پڑھیں:-

بِسْمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی سُنَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ [۲]

''اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام کے ساتھ اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی سُنّت پر''۔

(۲) حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی دادی جان حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جب نبی اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مسجد میں داخل ہوتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پڑھتے: صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ

اِلٰہی! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے

لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [۳]

کھول دے اپنی رَحمت کے دروازے۔

---

[۱] مسلم جلد۱ ص۲۴۸' ابن ماجہ ص۵۶' السنن الکبری للبیہقی جلد۲ ص۴۴۲-۴۴۱' مجمع الزوائد جلد۲ ص۳۲' قرطبی جلد۶ جز۱۲ ص۲۷۳' کتاب الاذکار ص۲۵' ابن السنی ص۶۰' ۳۶' ابوداؤد جلد۱ ص۷۳' دارمی جلد۲ ص۲۹۳' مسند احمد جلد۵ ص۳۲۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر۷۰۳' مرقاۃ جلد۲ ص۳۸۲' شرح السنۃ جلد۲ ص۱۲۴' نسائی جلد۱ ص۱۱۹' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۳۷۴' شرح السنۃ جلد۲ ص۱۲۴۔

[۲] مسند احمد جلد۲ ص۵۹' مجمع الزوائد جلد۳ ص۴۴' ابن حبان حدیث نمبر۷۷۳-۷۷۲۔ [۳] ابن ماجہ ص۵۶' شرح السنۃ جلد۲ ص۱۲۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر۷۳۱' مسند احمد جلد۶ ص۲۸۳' درمنثور جلد۵ ص۵۱' مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱ ص۳۷۳' کنز العمال حدیث نمبر۲۳۱۰۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲۲ ص۴۲۳' مرقاۃ جلد۲ ص۴۰۷۔

اور جب مسجد میں داخل ہوتے تو اُس وقت یہ بھی پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ

اللہ (عزوجل) کے اِسم پاک سے اور سلام ہو اللہ (عزوجل) کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، الٰہی!

اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ[1]

میرے گناہ بخش دے اور اپنی رَحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

مسجد کے اَندر چلے جانے کے بعد یہ پڑھیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ[2]

ہم پر سلامتی ہو اور اللہ (عزوجل) کے نیک بندوں پر۔

مقاماتِ دُرود خوانی میں سے ایک مقام مسجد کے اَندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کا بھی ہے۔[3]

مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر یہ دُعا کریں:

حضرت ابو اُمامہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد سے نکلنے کا اِرادہ کرتا ہے، تو شیطان کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں اور (جمع ہو کر) بیٹھ جاتے ہیں۔ اَیسے جمع ہوتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے (سردار) یعسوب کے پاس جمع ہوتی ہیں۔ اِس لئے جب تم مسجد کے

---

[1] ابن ماجہ ص ۵۶ حدیث نمبر ۷۴۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۶۹۶۲، ۲۳۱۰۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۲۲، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۶۵، نسائی حدیث نمبر ۷۲۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۰۸۔

[2] قرطبی جلد ۶ جز ۱۲ ص ۲۰۹۔ [3] جلاء الافہام ص ۲۹۹۔

دروازے پر کھڑے ہو تو یہ دُعا پڑھو۔ جو شخص یہ دُعا پڑھے گا اُس کو شیطان اور اُس کا کوئی لشکر کچھ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ [۱]

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ [۲]

اِلٰہی! میں شیطان اور اُس کے لشکر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مسجد سے باہر نکلتے وقت پڑھیں:

(۱) نبی اللہ ﷺ جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ اور پڑھتے:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ

اِلٰہی! میرے گناہ معاف فرما اور میرے لئے

لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ [۳]

اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(۲) یا یہ بھی پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

الٰہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوالی ہوں۔

---

[۱] ابن السنی ص ۵۹، حدیث نمبر ۱۵۵، کنز العمال حدیث نمبر ۲۰۷۸۶۔ [۲]

[۳] ترمذی حدیث نمبر ۳۱۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۷۳۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۴۰۷۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب مسجد سے باہر آئے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ[1]

اِلٰہی! مجھے شیطان مردود سے بچا۔

نمازوں میں اور بعد میں کی جانے والی دُعائیں

تہجد کی نماز کے لئے اُٹھیں تو یہ دُعائیں کریں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز کے لئے اُٹھتے تو اِس طرح دُعا فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَ

اِلٰہی! حمد تیرے لئے ہے تو قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور

الْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ

زمین اور اِس میں رہنے والوں کو اور حمد تیرے لئے ہے تو نور ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ

آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اِن میں ہے اُن کا۔ اور تعریف تیرے لئے ہے

---

[1] ابن ماجہ ص ۵۶۔

أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ

تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اِن میں ہے اُن کا حقیقی بادشاہ ہے۔ اور تیرے لئے ہی

الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ

حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیری ملاقات

حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ

برحق ہے اور تیرا ارشادِ (مبارک) سچ ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے

وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ

اور اَنبیاء (علیہم السّلام) حق ہیں اور محمد (ﷺ) حق ہیں اور قیامت برحق ہے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اِلٰہی! میں تیرے لئے اِسلام لایا اور تیرے ساتھ اِیمان لایا اور تجھ پر توکل کیا

وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ

اور تیری طرف رجوع لایا' تیرے بھروسے پر کفار سے لڑتا ہوں اور تجھ سے فیصلہ چاہتا ہوں۔

فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا

پس بخشش فرما میری جو پہلے ہوا اور بعد میں ہوا اور خفیہ ہوا

اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ

اور اِعلانیہ ہوا اور تو جنہیں مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو ہی آگے بڑھانے والا

وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ [۱]

اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے تو ہی معبودِ برحق ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

تہجد کی نماز سے پہلے ایک اور وِردِ مبارک:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کی نماز کے لئے اُٹھتے تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرماتے پھر پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

پاک ہے تیری ذات، اِلٰہی! اور ساتھ تیری حمد وثناء کے اور تیرا نام بڑی برکت والا ہے

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ [۲]

اور تیری عظمت بلند ہے اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے

پھر فرماتے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا۔ بعدازیں آپ فرماتے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ

میں اللہ (عزوجل) سمیع و علیم کے پاس

---

[۱] بخاری حدیث نمبر ۱۱۲۰، مسلم حدیث نمبر (۱۹۹۔۷۶۹)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۱۱، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۵۶، کتاب الاذکار ص ۲۰۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۷۷۵، ترمذی حدیث نمبر ۲۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۸۰۴، دارمی حدیث نمبر ۱۲۳۹، مسند احمد جلد ۳ ص ۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۱۷، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۶۳۔

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

شیطان مردود سے پناہ لیتا ہوں۔

مِنْ هَمْزِهٖ وَ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ

اُس کے وسوسے اور تکبر اور پھونکوں سے۔

آخر میں تین مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھتے:۔

تہجد کی نماز شروع کرنے سے پہلے دُعائیہ کلمات طیّبات:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب رات کو اُٹھتے اور نماز شروع فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ

اِلٰہی! (حضرت) جبرائیل اور (حضرت) میکائیل اور (حضرت) اسرافیل کے رب،

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ

آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والے، غیب اور شہادت کے جاننے والے تو ہی

تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

اپنے بندوں میں ہر اُس چیز کا فیصلہ فرمانے والا ہے، جس میں وہ اِختلاف کرتے تھے۔

اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ

ہر اِختلافی معاملے میں میری راہنمائی فرما، اپنے اِذن اور اپنی توفیق سے۔

اِنَّكَ تَهْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ[1]

بے شک تو حق کی طرف سیدھے راستے پر چلنے کی ہدایت عطا فرماتا ہے' جسے چاہتا ہے۔

نماز کے لئے جاتے وقت کی جانے والی نورانی تسبیح:

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے جاتے تو یوں تسبیح خوانی فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ آمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ

اللہ (عزوجل) کے نام سے' میں اللہ پر ایمان لایا' میں نے اللہ (عزوجل) پر بھروسہ کیا۔ کوئی قوت

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ

اور طاقت نہیں مگر اللہ (عزوجل) کے ساتھ۔ الٰہی! تجھ سے سوال کرنے والوں کے طفیل

وَبِحَقِّ مَخْرَجِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًّا

اور میرے اِس (گھر سے) نکلنے کے طفیل' اور میں فخر کرنے کے لئے نہیں نکلا'

وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَآءً وَّلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ ابْتِغَآءَ

اور نہ تکبر کرتے ہوئے اور نہ اِتراتے ہوئے اور نہ ریاکاری کرتے ہوئے' اور میں نکلا ہوں چاہتے ہوئے

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۲۰۱۔۷۷۱)' ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۱' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۵۶۔۶۱۶' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۱۹' جلد ۱۰ ص ۱۱۰۔۱۰۴' قرطبی جلد ۱ جز ۲ حدیث نمبر ۳۹' کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۷۴۔۳۶۲۱' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۱۵۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۱۲' مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۵۹۔

مَرْضَاتِكَ وَاِتِّقَاءَ سُخْطِكَ، اَسْئَلُكَ اَنْ

تیری رضا چاہنے کیلئے اور بچتے ہوئے تیری ناراضگی سے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

تُعِيْذَنِيْ مِنَ النَّارِ، وَ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ [1]

تو مجھے آگ سے پناہ دے اور مجھے جنت میں داخل فرما۔

فجر کی نماز کے لئے گھر سے نکلتے وقت یہ پڑھیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- جب کوئی شخص اپنے گھر سے نکلے تو یہ مقدّس کلمات پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا

اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نام کے ساتھ' میں نے اللہ (عزوجل) پر توکل کیا۔ نہیں

حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [2]

طاقت اور نہ قوت مگر ساتھ اللہ (عزوجل) کی توفیق کے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۵' ابن السنی حدیث نمبر ۸۴ ص ۳۴۔ [2] ترمذی جلد ۲ ص ۱۸۱ حدیث نمبر ۳۴۸۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۵۸' مشکوٰۃ ص ۲۱۵ حدیث نمبر ۲۴۴۲' ابن السنی ص ۶۷' مسلم حدیث نمبر (۲۳۴۱۷)' کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۴۱۸۔ ۱۸۴۲۰' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۴' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۰۶' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۵' ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۷۵۔

سُنّتِ فجر کے بعد کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں ایک طویل حدیث ہے جس میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر سے فجر کی سُنّتیں پڑھ کر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ

اے اللہ (جَلَّ جلالک)! فرما دے میرے دِل میں نور اور میری آنکھوں میں

نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّ

نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے دائیں نور اور

عَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّ تَحْتِیْ نُوْرًا

میرے بائیں نور اور میرے اُوپر نور اور میرے نیچے نور

وَّ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا

اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور کر دے میرے لئے نور

وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ لَحْمِیْ

اور میری زبان میں نور اور کر دے میرے پٹھے نور اور میرا گوشت

نُوْرًا وَّ دَمِیْ نُوْرًا وَّ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّ بَشَرِیْ نُوْرًا

نور اور میرا خون نور اور میرے بال نور اور میرا بند نور

وَاجْعَلْ لِّیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا

اور میرے نفس میں نور اور بہت ہی نور بخش

اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا[1]

الٰہی مجھے نور عطا فرما۔

فجر کی سنتوں کے بعد سلسلۂ یوسفیہ کا وظیفہ:

یَا عَزِیْزُ مِنْ کُلِّ عَزِیْزٍ یَا عَزِیْزُ عَزِیْزٌ عَلَیَّ

اے عزیز! ہر چیز سے عزیز، اے عزیز، میرے عزیز۔

یہ وظیفہ گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اوّل آخر تین تین بار دُرود شریف پڑھیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ ہر میدان میں سُرخروئی حاصل ہوگی۔

رکوع سے اُٹھتے وقت کہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ[2] ”جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۱۶، مسلم حدیث نمبر (۱۸۱۔۷۶۳)، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۱۹، نسائی حدیث نمبر ۱۱۲۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۸۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۱۹۵، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۴۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۸۲ حدیث نمبر ۸۷۳، مرآۃ جلد ۳ ص ۱۷، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۳۷، بخاری جلد ۱ ص ۱۰۹ حدیث نمبر ۷۹۶، مسلم جلد ۱ ص ۱۷۶ حدیث نمبر (۷۱۔۴۰۹)، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۵۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۴۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۷، نسائی حدیث نمبر ۱۰۶۳۔

اَلْحَمْدُ کہو کیونکہ جس کا کلام فرشتوں کے کلام سے موافق ہوگا اُس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے‘‘۔

مسئلہ: جماعت میں بلند آواز سے امام صرف سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ o کہے گا اور مقتدی صرف اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یا رَبَّنَاوَ لَکَ الْحَمْدُ کہے گا اور یہ کلمات آہستہ کہے گا۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

اے ہمارے رب! اور تیرے واسطے تعریفیں ہیں۔

اِن کے بعد یہ کلمات پڑھیں:-

حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ [1]

بے حد وحساب سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جو پاکیزہ اور بابرکت ہیں۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ سے زیادہ حصّہ پڑھنا مستحب ہے:

واقعہ: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سرِ انور کو اُٹھایا تو فرمایا:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

سنتا ہے اللہ (عزوجل) اُس شخص کو جو اُس کی تعریف کرے۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص نے کہا:-

---

[1] ابوداؤد جلد ا ص ۱۱۹، نسائی جلد ا ص ۱۴۷۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ[1]

اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لئے بہت حمد ہے پاک برکت والی حمد۔

رسول اللہ ﷺ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اَبھی کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ (جس شخص نے یہ کلمات پڑھے تھے) اُس نے عرض کیا' میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رَأَيْتُ بِضْعَةً وَّ ثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ ''میں نے چنداور تیس فرشتوں کو دیکھا کہ اُن میں جلدی کر رہے ہیں کہ پہلے اُن کو کون لکھے''؟

خصائص: (۱) رسول اللہ ﷺ بحالتِ نماز جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فرشتوں کے حالات دیکھ لیتے ہیں اَیسے ہی اُن کے کلمات کو بھی سن لیتے ہیں اور یہ دیکھنا اور سننا آپ ﷺ کے خشوع وخضوع میں خلل نہ ڈالتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قلبِ مبارک اَیسا بنایا گیا ہے کہ بیک وقت خالق کی بھی سنے اور مخلوق کی بھی۔ خالق سے اَنوار وتجلیات لیتا ہے اور مخلوق کو دیتا ہے۔ (۲) مقتدی نے آہستہ آواز سے محولہ بالا کلمات پڑھے مگر رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں سن لیا۔ آپ ﷺ کا پوچھنا دوسروں کو سنانے کے لئے تھا۔ (۳) ہر فرشتہ یہ چاہتا تھا کہ پہلے میں لکھ کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دوں تاکہ مجھے قربِ الٰہی نصیب ہو۔ یہ فرشتے نامۂ اَعمال لکھنے والوں کے علاوہ ہیں۔

سجدہ میں پڑھی جانے والی دُعائیں:

(۱) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا۔ میں نے آپ

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۷۹۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۷۷۰' مرآۃ جلد ۲ ص ۷۶' مشکوٰۃ ص ۸۲' مسند احمد جلد ۴ ص ۳۴۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۸۸' نسائی جلد ۱ ص ۱۶۰ حدیث نمبر ۱۰۶۲' کتاب الاذکار ص ۴۴۔

ﷺ کو ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے (پیارے نورانی) تلووں (شریف) پر لگا جبکہ آپ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ ﷺ کے (پیارے نورانی) تلوے (شریف) کھڑے تھے اور آپ ﷺ (بارگاہِ رب ذوالجلال والاکرام میں) عرض کر رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیری رضا کی، تیری

سُخْطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ

ناراضگی سے اور تیری معافی کی سند سے پناہ لیتا ہوں اور

اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ

میں تجھ سے تیری پناہ لیتا ہوں، میں تیری تعریف کی طاقت نہیں رکھتا

اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ[1]

تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے تعریف کی ہے خود اپنی۔

ایک اور دُعا جو آپ ﷺ سجدہ میں پڑھتے:

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دُعا پڑھتے تھے:

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۲۲۲۔۴۸۶)، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۳، نسائی حدیث نمبر ۱۱۳۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۱، مسند احمد جلد ۶ ص ۵۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۸۹۳، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۶۴۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ

اِلٰہی! میرا ہر گناہ معاف فرما دے چھوٹا

وَ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَ عَلَانِیَّتَہٗ وَ سِرَّہٗ [۱]

اور بڑا پہلا اور آخری اور ظاہر اور پوشیدہ۔

دوسجدوں کے درمیان جلسہ میں کی جانے والی دُعائیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دوسجدوں کے درمیان یہ دُعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ

اِلٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، مجھے معاف فرما دے اور مجھے ہدایت عطا فرما،

وَ ارْزُقْنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ وَ ارْفَعْنِیْ [۲]

مجھے رزق (حلال) عطا فرما، میری بگڑی (بات) دُرست فرما اور مجھے بلندی عطا فرما۔

(۲) حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دوسجدوں کے درمیان یہ دُعا (بھی) فرماتے تھے:

---

[۱] مسلم حدیث نمبر (۲۱۶۔۴۸۳)، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۸۹۲، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۶۴۔ [۲] ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۳۰ حدیث نمبر ۸۵۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۸۴، مشکوٰۃ ص ۸۴ حدیث نمبر ۹۰۰، مرآۃ جلد ۲ ص ۸۶، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۲۶۲، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۷۴۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۸۹۸، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۷۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۷۱۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ

الٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما

وَ اھْدِنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ [1]

اور مجھ کو ہدایت عطا فرما مجھے عافیت اور رزق عطا فرما۔

''یہ دُعا آپ ﷺ نوافل میں ہمیشہ پڑھتے، فرائض میں کبھی کبھی کیونکہ فرائض میں جماعت اور اِختصار کا اہتمام ہے جبکہ نوافل میں رعایت ہے''۔

(۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ''رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دُعا کرتے تھے۔ (ایک بار یا دو بار)

رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ [2]

اے میرے رب (عزوجل)! مجھے بخش دے، اے میرے رب (عزوجل)! مجھے بخش دے۔

رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان کبھی مختصر کلمات والی دُعا فرماتے کبھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کلمات والی دُعا۔

آپ ﷺ رکوع و سجود میں یہ دُعائیہ کلمات پڑھ لیتے تھے:

(۱) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی اللہ

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۸۵۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۸۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۸۹۸، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۷۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۰۰، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۷۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۸۴ حدیث نمبر ۹۰۱، نسائی حدیث نمبر ۱۱۴۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۸۹۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۲۸، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۷۲، کتاب الاذکار ص ۴۷، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۸۷۔

ﷺ اپنے رکوع وسجود میں کثرت سے یہ دُعائیہ کلمات پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ [۱]

الٰہی! ہمارے رب! تو پاک ہے اور تیری تعریفیں ہیں، الٰہی! مجھے بخشش دے۔

(۲) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سجدہ ریز ہوتے تو یوں عرض کناں ہوتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ

الٰہی! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا تیرے لئے سرِ تسلیم خم کیا

سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ

میرے چہرے نے اُسے سجدہ کیا جس نے اِسے بنایا اور اِس کی تصویر کشی کی، اِس کی سماعت

وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ [۲]

وبصارت تخلیق کی۔ اللہ (عزوجل) کی ذات بابرکت ہے جو اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہے۔

دُرود شریف کے بعد نماز میں پڑھی جانے والی دُعائیں:

(۱) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے ایسی دُعا

---

[۱] بخاری حدیث نمبر ۸۱۷، مسلم حدیث نمبر (۲۱۷۔۴۸۴)، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۷۷، نسائی حدیث نمبر ۱۱۲۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۸۸۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۹۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۸۷۱، مرقاۃ جلد ۲ ص ۵۴۶۔ [۲] مسلم صلاۃ المسافرین باب ۱۲۶ رقم ۲۰۱، ترمذی حدیث نمبر ۵۸۰، قرطبی جلد ۲ جز ۴ حدیث نمبر ۴۵، جلد ۳ جز ۶ حدیث نمبر ۹۱، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۲۲۰، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۹ ص ۳۳۲ عن محمد بن مسلمہ، کتاب الاذکار ص ۴۷۔

سکھایئے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں (مانگوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا

الٰہی! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور کوئی نہیں

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ

جو گناہ بخشے تیرے سوا تو میری بخشش فرما۔ مجھ پر

عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ[1]

اپنی طرف سے رحم فرما تو بخشش فرمانے والا، بڑا مہربان ہے۔

یہ دُعا ہر نماز کے آخری قعدہ میں التحیات اور دُرود شریف سے فارغ ہو کر پڑھنی چاہیے خواہ وہ نماز فرض ہے یا واجب، وتر یا سُنّت یا نفل وغیرہ کیونکہ نماز میں دُعا کا وقت آخری قعدہ ہے۔ اِس کے علاوہ دیگر دُعائیں بھی کی جاسکتی ہیں جو قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ میں ہیں۔ جیسے:-

خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا دُعا کے اَلفاظ کہلوانا اِنتہائی درجہ کا اِنکسارِ نفس ظاہر کرتا ہے۔ خلیفۃ الرسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گناہوں سے محفوظ تھے۔ عاجزی اور اِنکساری کا پیکر عظیم اِنسان اپنے عظیم ترین اور محبوب ترین رسول اللہ ﷺ سے سیکھی ہوئی دُعا میں اِظہارِ نیازمندی کرتا ہے۔ ہمیں بھی اِس دُعا کو زبانی یاد کر لینا چاہئے اور نمازوں کے آخری قعدہ میں

---

[1] شرح السنۃ جلد۲ ص ۲۸۸، بخاری حدیث نمبر ۸۳۴، صحیح ابن خزیمہ جلد۲ ص ۲۹، مسند احمد جلد۱ ص ۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص ۱۵۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۳۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۳۱، نسائی جلد۱ ص ۱۹۲ حدیث نمبر ۱۳۰۲، مسلم حدیث نمبر (۴۸۔۲۷۰۵)، مرقاۃ جلد۳ ص ۲۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۴۲۔

اِس دُعا کو بھی پڑھنا چاہیے۔

(۲) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ق صلے

اے میرے رب !مجھ کو اور میری اَولاد کو نماز پر قائم رہنے والا بنا

رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ o رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ

اے ہمارے ربّ اور ہماری دُعا قبول فرما۔ الٰہی! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے

وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ o [۲]

اور تمام اِیمان والوں کو قیامت کے روز (بخشش عطا فرمانا)۔

(۳) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعا بھی کرلیا کرتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ

اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، قبر کے عذاب سے اور

اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ

تیری پناہ مانگتا ہوں، مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

زندگی اور موت کے فتنوں سے۔ اِلٰہی! میں تیری

---

[۲] ابراہیم: ۴۰، ۴۱۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَ مِنَ الْمَغْرَمِ [1]

پناہ مانگتا ہوں گناہ اور قرض سے۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دُعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآنِ مجید کی سورت پاک سکھاتے تھے، فرماتے تھے کہیں:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ

الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ

قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں فتنۂ المسیح

الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ [2]

الدجال سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

نماز کی اَدائیگی کے بعد عملِ مبارک:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں، جب سرورِ کائنات ﷺ اپنی نماز مکمل فرماتے تو اپنا دایاں دستِ اَقدس اپنی طلعت

---

[1] بخاری جلد ا ص ۱۱۵ حدیث نمبر ۸۳۲، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۸۷، مسلم جلد ا ص ۲۱۷ حدیث نمبر (۱۲۹_۵۸۹)، نسائی جلد ا ص ۱۹۳ حدیث نمبر ۱۳۱۰، مشکوٰۃ ص ۸۷ حدیث نمبر ۹۳۹، کتاب الاذکار ص ۵۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۸۸۰، مسند احمد جلد ۶ ص ۸۸، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۰۔ [2] مسلم حدیث نمبر (۱۳۴_۵۹۰)، ابوداؤد حدیث نمبر ۹۸۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۴۱، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۲۔

زیبا پر پھیرتے، پھر فرماتے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (عزوجل) کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَ الْحُزْنَ [1]

اِلٰہی! مجھ سے غم و اندوہ دُور فرما۔

(جس نے تین بار کہا) اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کے سارے گناہ معاف فرمادے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں۔

ہر روز نمازِ فجر کے بعد کی جانے والی دُعا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا

اِلٰہی! میں تجھ سے چاہتا ہوں فائدہ مند علم

وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا [2]

اور عمل مقبول ہونے والا اور پاک روزی۔

نوٹ فجر کی نماز کی تخصیص اِس لئے ہے کہ جب دن کی اِبتداء علم و عمل اور حصول

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۰۔ [2] ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۲۴، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۹۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۱۲، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۲۵۲۔۳۵، ابن السنی حدیث نمبر ۱۱۰، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۴۷۷، ابن حبان جلد ۲ ص ۱۸۳، کتاب الاذکار ص ۶۲۔

رزقِ طیّب سے ہو گی تو دن نیکیوں اور خیر میں گذرے گا۔ (اشعۃ اللمعات جلد۳ ص۶۴۳ حاشیہ نمبر۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد کلام کرنے سے پہلے سو(۱۰۰) بار دُرود شریف پڑھ لے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کی سو(۱۰۰) ضرورتیں پوری فرماتا ہے۔ تیس (۳۰) دُنیا میں اور ستر (۷۰) آخرت میں۔[۱]

نوٹ: القول البدیع ص۱۳۱ میں اس دُرود شریف کے لفظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ[۲]

یااللہ (جلّ جلالک)! رسول (اللہ ﷺ) پر رحمت نازل فرما۔

اُمید ہے کوئی کم فرصت والا شخص یہ دُرود شریف بھی سو(۱۰۰) بار پڑھ لے تو اِس ثواب سے محروم نہ رہے گا۔

صبح کی نماز کے دُعائیہ ذکر:

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد اپنے نورانی ہونٹ مبارک ہلا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ ﷺ کیا پڑھ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں پڑھ رہا ہوں:-

اَللّٰھُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ[۳]

الٰہی! میں تیری توفیق سے اِرادہ ' حملہ اور جہاد کرتا ہوں۔

---

[۱] جلاء الافہام حافظ ابن القیم ص۳۷۹ طبع امرتسر۔ [۲] القول البدیع ص۱۳۱۔ [۳] کتاب الاذکار ص۶۲' ابن السنی حدیث نمبر۱۱۷ ص۴۶' مسند احمد جلد۴ ص۳۳۲۔۳۳۳' دارمی جلد۲ ص۲۱۶' کنز العمال حدیث نمبر۱۸۶۹۸۔

رسول اللہ ﷺ کی ہر نماز کے بعد دُعا:

حضرت مسلم بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میرے والدِ گرامی ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے: میں نے پڑھنا شروع کر دی تو میرے والدِ گرامی نے فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ دُعا تو نے کہاں سے سیکھی ہے؟ عرض کیا' آپ سے' تو والدِ گرامی نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ

الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر

وَ الْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ [1]

اور محتاجی اور عذابِ قبر سے۔

ہر نماز کے بعد بچوں کو سکھائی جانے والی دُعا:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' وہ اپنے بچوں کو یہ کلمات طیّبات سکھاتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد اِن کلمات طیّبات سے تعوُّذ فرماتے تھے یعنی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مختلف چیزوں سے پناہ لیتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۰' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹' نسائی حدیث نمبر ۵۴۶۵' مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۸' ابن السنی ص ۴۴ حدیث نمبر ۱۱۱' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۵' کتاب الاذکار ص ۶۰' ابن حبان حدیث نمبر ۲۴۳۸' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۷۴۷' کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۶۸۷/۳۶۴۲۔

مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَ

بخل سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی والی عمر سے اور

اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔[1]

میں تیری پناہ چاہتا ہوں دُنیا کے فتنہ اور قبر کے عذاب سے۔

رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

حضرت شداد بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى

اِلٰہی! میں چاہتا ہوں تجھ سے کاموں میں اِستقامت اور مضبوطی

الرُّشْدِ وَ اَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَ حُسْنَ

(نورِ) ہدایت میں، اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری نعمت کے شکر اور تیری اَچھی

عِبَادَتِكَ وَ اَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَ

عبادت کا اور تجھ سے سلامتی والا دِل مانگتا ہوں اور زبان کی صداقت کا سوالی ہوں اور

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۶۴، مسلم حدیث نمبر (۵۲۔۲۷۰۶)، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۶۷، نسائی حدیث نمبر ۵۴۹۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۴، مسند احمد جلد ۱ ص ۱۸۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۶۴، مرقاۃ جلد ۳ ص ۳۷۔

اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُبِكَ

تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تو جانتا ہے اور اُس شر سے تیری پناہ لیتا ہوں جو تو

مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ [1]

جانتا ہے اور تیرے حضور اِستغفار کرتا ہوں ہر اُس بات سے جو تو جانتا ہے۔

ہر نماز سے فارغ ہونے کے بعد نورانی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو یوں دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمُرِیْ آخِرَهٗ وَخَيْرَ عَمَلِیْ

اِلٰہی! میری عمر کا بہترین (حصہ) اِس کا آخر بنا۔ میرے عمل کا عمدہ حصہ اِس کا

خَوَاتِمَهٗ وَاجْعَلْ خَيْرَ اَيَّامِیْ يَوْمَ اَلْقَاكَ [2]

اختتام بنا۔ اور میرے ایام میں سے بہترین دن وہ بنا جس روز میں تجھ سے ملاقات کروں۔

فرض اور نفل نماز کے بعد دُعا:

حضرت اَبُواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں جب بھی کسی فرضی یا نفلی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس طرح فرماتے ہوئے سنا:

---

[1] ترمذی جلد۲ص ۱۷۱ باختلاف اَلفاظ، مسند احمد جلد۴ ص ۱۲۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۳۵، دُرمنثور جلد۱ص ۱۵۴، ابنِ حبان حدیث نمبر ۲۴۱۶۔۲۴۱۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۹۵۵، مرقاۃ جلد۳ ص ۳۱، نسائی حدیث نمبر ۱۳۰۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۱۳۔۳۶۳۵۔ [2] کتاب الاذکار ص ۶۰، ابن السنی ص ۴۷ حدیث نمبر ۱۲۱، مجمع الزوائد جلد۱۰ص ۱۱۰۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ خَطَایَا کُلَّھَا

اِلٰہی! میری تمام لغزشیں اور خطائیں معاف فرما۔

اَللّٰھُمَّ اَنْعِشْنِیْ وَ اجْبُرْنِیْ وَ اھْدِنِیْ

اِلٰہی! مجھے بلند فرما مجھے غنی بنا' مجھے ہدایت نصیب فرما'

لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ الْاَخْلَاقِ اِنَّہٗ لَا یَھْدِیْ

اچھے اَعمال اور اَخلاق کی یقیناً کوئی نہیں دے سکتا' ہدایت

لِصَالِحِھَا وَ لَا یَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّا اَنْتَ[1]

اَچھائی کی اور کوئی نہیں پھیر سکتا بُرائی کو مگر تو ہی (تو قادر مطلق ہے۔)

جامع کلامی کا نمونہ' بہترین دُعا:

حضرت عطا بن سائب رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' ہمیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو اُس میں اِختصار فرمایا۔ اِس پر بعض لوگوں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ نے نماز بہت ہلکی اور مختصر پڑھی ہے تو فرمایا مجھے اِس کا کوئی نقصان نہیں اِس میں' میں نے وہ دُعائیں مانگ لی ہیں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی تھیں جب آپ اُٹھے تو لوگوں میں سے ایک شخص آپ کے پیچھے چل پڑا' وہ میرے والدِ گرامی تھے۔ تو اُن سے وہ دُعائیں پوچھیں پھر آئے اور لوگوں کو وہ دُعائیں بتائیں:

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۰۔

اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ

اِلٰہی! اپنے علم غیب سے اور مخلوق پر اپنی قدرت کے طفیل مجھے

اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیٰوۃَ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ

اُس وقت تک زندہ رکھنا جب تک تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانے اور مجھے وفات دے

اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُكَ

دینا جب موت کو میرے لئے بہتر جانے۔ اِلٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں

خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ وَ اَسْاَلُكَ

تیرا خوف باطن اور ظاہر میں اور میں تجھ سے مانگتا ہوں

كَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْاَلُكَ

سچی بات کی توفیق خوشی اور ناخوشی میں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں

الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَ اَسْاَلُكَ نَعِیْمًا لَّا

غریبی اور اَمیری میں میانہ روی کا اور میں تجھ سے مانگتا ہوں اَیسی نعمت جو نہ

یَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ

ختم ہو اور تجھ سے آنکھوں کی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو ختم نہ ہو۔ اور میں تجھ سے مانگتا ہوں

الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ

تقدیر کے بعد رضا اور میں تجھ سے مانگتا ہوں ٹھنڈی چین والی زندگی

بَعْدَ الْمَوْتِ وَ اَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى

موت کے بعد اور تجھ سے مانگتا ہوں تیری ذات کو دیکھنے کی لذت

وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ

اور تیری ملاقات کا شوق بغیر مضر چیز کے

مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ

نقصان کے اور بغیر گمراہ کن فتنے کے۔ الٰہی! ہمیں آراستہ فرما

الْاِيْمَانِ وَ اجْعَلْنَا هُدَاةً مَّهْدِيِّيْنَ [1]

ایمان کی زینت سے اور ہمیں ہدایت والا ہدایت یافتہ بنا۔

قیامت کے دن آسان حساب کے لئے دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بعض نمازوں میں یہ دُعا کرتے ہوئے سنا۔''

---

[1] نسائی حدیث نمبر ۱۳۰۵، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۶۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۰۹، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۲۴، ابن حبان حدیث نمبر ۵۰۹، کنز العمال حدیث نمبر ۵۰۸۶۔۳۶۱۱۔

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اِلٰہی! مجھ سے آسان حساب لینا۔

فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، یا نبی اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آسان حساب کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اَنْ یَّنْظُرَ فِیْ کِتَابِہٖ فَیُجَاوِزُ عَنْہُ اِنَّہٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ یَوْمَئِذٍ یَا عَائِشَۃُ ھَلَکَ [1] ''آسان حساب یہ ہے کہ اُس کے نامۂ اَعمال پر نظر فرما دی جائے پھر اُسے معافی عطا فرما دی جائے مگر جس کے حساب میں اُس دن جرح کر لی گئی، اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) وہ ہلاک ہو جائے گا۔''

جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز کے بعد دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز کے بعد تین (۳) بار اور عصر کی نماز کے بعد تین (۳) مرتبہ یہ دُعا پڑھ لے، تو اُس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو معاف کر دیئے جائیں گے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

میں بخشش طلب کرتا ہوں اُس اللہ (عزوجل) سے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی

اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ [2]

ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے اور میں توبہ کرتا ہوں اُس کی طرف۔

---

[1] مسند احمد جلد ۶ ص ۴۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۵۶۲، مرقاۃ جلد ۱۰ ص ۲۲۱۔ [2] کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۳۶، کتاب السنن ص ۴۹ حدیث نمبر ۱۲۶، کتاب الاذکار ص ۳۲۔

دُعا کی برکت سے ہتھیار بند لشکر حفاظت کے لیے مقرر:

حضرت عمارہ بنتِ شبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دس (۱۰) بار نمازِ مغرب کے بعد یوں عرض کیا:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

اللہ (جل جلالہ) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں۔

لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ

اُسی کی بادشاہی اور اُسی کیلئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے لئے ہتھیار بند اَفراد بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ عزوجل اُس کے عوض اُس کے لئے اَیسی دس (۱۰) نیکیاں لکھتا ہے جو جنت لازم کر دیتی ہیں اور اُس سے اَیسی دس (۱۰) برائیاں مٹا دیتا ہے جو اُس کے لئے باعثِ ہلاکت ہوتی ہیں اور اُسے دس (۱۰) مؤمن آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے پھر مسلمانوں کے ساتھ جمعۃ المبارک میں شریک ہو پھر

---

[1] کتاب الاذکار ص ۷۳۔

وہیں رہے۔ (یہاں تک کہ) امام کے ساتھ سلام پھیرے، پھر سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلا کر یہ دُعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْلَى الْاَعْلٰى

الٰہی! میں تجھ سے تیرے بلند و اعلیٰ نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو کہ

اَلْاَعَزِّ الْاَعَزِّ الْاَعَزِّ الْاَكْرَمِ الْاَكْرَمِ الْاَكْرَمِ

بہت عزت والا، بہت عزت والا، بہت عزت والا، بہت کرم والا، بہت کرم والا، بہت کرم والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ الْعَظِيْمُ الْاَعْظَمُ[1]

اللہ (عزوجل) کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بہت بزرگ و برتر بہت بڑا اور انتہائی عظمت والا ہے۔

پھر اللہ عزوجل سے جو بھی مانگے، اللہ ربُّ العزت اُس کو وہ چیز عطا فرماتا ہے خواہ جلدی ہو یا کچھ (مصلحت کی وجہ سے) دیر سے ہو لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

جمعۃ المبارک کے دن مسجد کی چوکھٹ پر دُعا کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں داخل ہوتے تو دروازہ کی دونوں چوکھٹوں کو پکڑ کر یہ دُعا مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَوْجَهَ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَيْكَ وَاَقْرَبَ مَنْ

الٰہی! مجھے بنادے اپنی طرف سب سے زیادہ اِرادہ کرنے والا اور مجھے سب سے زیادہ قریب

---

[1] ابن السنی ص ۱۳۴ حدیث نمبر ۳۷۶۔

تَقَرَّبَ اِلَیْكَ وَاَفْضَلَ مَنْ سَأَلَكَ وَرَغِبَ اِلَیْكَ [1]

اپنی بارگاہ کا اور مجھے اُس سے اَفضل بنادے جو تجھ سے مانگے اور تیری طرف رغبت کرے۔

نماز میں داخل ہوتے وقت بابرکت مقدّس کلمات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: وہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص نماز میں داخل ہوا اُس کا سانس پھول رہا تھا۔ اُس نے یہ کلمات کہے:-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا

اللہ (جل جلالہ) سب سے بڑا ہے تمام تعریفیں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے لئے ہیں پاک تعریفیں

كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ

بے شمار اور برکتیں ہی برکتیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل فرمانے کے بعد دریافت فرمایا: تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ لوگ (اِس خوف سے کہ کوئی غلطی ہوگئی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس پر ناراضگی کا اِظہار فرمارہے ہیں) خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر دوبارہ) اِرشاد فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ اُس نے کوئی بُری بات نہیں کہی ہے۔ (پھر) اُس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں ہوں (جس نے یہ کلمات کہے ہیں کیوں کہ) میں جب نماز کے لئے آیا تو میری سانس پھول رہی تھی تو میں نے یہ کلمات کہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: میں نے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۴۴، ابن السنی حدیث نمبر ۳۷۴ ص ۱۳۴۔

بارہ (۱۲) فرشتوں کو دیکھا جو (اِس میں) جلدی کر رہے تھے کہ کون اِن کلمات کو (اللہ تبارک وتعالیٰ) کی بارگاہ میں) پہلے لے کر جائے؟ [1]

ہر نماز کے بعد پڑھنے والے کے لئے شفاعت واجب:

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا دَرَجَةَ الْوَسِیْلَةِ اَللّٰھُمَّ

اِلٰہی! (حضرت) محمد (ﷺ) کو وسیلہ کا (اَعلیٰ) درجہ عطا فرما۔ اِلٰہی!

اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفِیْنَ صُحْبَتَهٗ وَفِی الْعَالِیْنَ

تو اپنے برگزیدہ بندوں میں آپ (ﷺ) کو صحبت عطا فرما اور بلند لوگوں میں اُن

دَرَجَتَهٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَهٗ [2]

کو درجہ عطا فرما اور مقربین میں اُن کا شمار فرما۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں جو ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھے گا اُس نے اپنی شفاعت مجھ پر واجب کر لی اور اُس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

شادی کے موقعہ پر کی جانے والی دُعائیں

بچوں کی شادی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ

---

[1] ابن السنی ص ۴۳ حدیث نمبر ۱۰۸۔ [2] ابن السنی ص ۵۰ حدیث نمبر ۱۳۲۔

نے اِرشادِ مبارک فرمایا: بچوں کو دس (۱۰) سال کی عمر میں نماز (نہ پڑھنے) کی وجہ سے مارو اُن کے بستر علیحدہ کر دو اور سترہ (۱۷) سال کی عمر میں اُن کی شادی کر دو۔ جس کی شادی کر دو تو اُس بچہ کو اپنے سامنے بٹھاؤ اور یہ دُعا پڑھو:۔

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي

اللہ (عزوجل) تمہیں میرے لئے نہ آزمائش بنائے

الدُّنْيَا وَ لَا فِي الْاٰخِرَةِ [1]

دُنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔

نکاح کے موقعہ پر کی جانے والی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَفَّأَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ "نبی اللہ ﷺ جب کسی کے نکاح پر دُعا فرماتے تو اِس طرح کرم فرماتے:۔

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكُمَا

اللہ (عزوجل) تجھے برکت عطا فرمائے اور تم دونوں پر برکت فرمائے

وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ [2]

اور جمع رکھے تم دونوں کو بھلائی میں۔

---

[1] ابن السنی ص ۱۵۲ حدیث نمبر ۴۲۶۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۳۰، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۹۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۰۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۵، دارمی جلد ۲ ص ۱۳۴۔

شبِ زفاف کی دُعا:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے اور دادا محترم سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، کہ اُنہوں نے نبی اللہ ﷺ کا یہ اِرشادِ مبارک نقل کیا ہے کہ جب کسی عورت سے نکاح کیا جائے تو یہ دُعا پڑھی جائے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ

اِلٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اِسکی بھلائی اور اُس چیز کی بھلائی جس پر پیدا فرمایا تو نے اِسکو

وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ [1]

اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِسکی بُرائی اور اُس چیز کی بُرائی سے جس کو تو نے اِس پر پیدا فرمایا۔

شادی کی رات دُولہا اور دُلہن کو دی جانے والی دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شادی کی رات جب حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئیں تو آپ ﷺ اُن کے پاس گئے اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: پانی لاؤ۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آپ ﷺ کرنا چاہتے تھے میں سمجھ گیا۔ میں کھڑا ہوا اور پیالہ بھر لایا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کو لیا اور اُس میں کلی فرمائی پھر مجھ سے فرمایا: آگے آؤ۔ (جب میں آگے ہوا) تو رسول اللہ ﷺ نے میرے سر اور (بدن کے) سامنے حصّہ میں پانی ڈالا پھر یہ دُعا پڑھی:-

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۵۲۔ ۱۹۱۸، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۶۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۶، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۴۹، کنز العمال حدیث نمبر ۹۸۶۷۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَ

اِلٰہی! میں اِس کو اور اِس کی اَولاد کو تیری پناہ میں

ذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ [1]

دیتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر فرمایا: پیٹھ پھیرو۔ میں پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ پانی میرے مونڈھوں کے درمیان بہایا پھر یہ دُعا پڑھی:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَ

اِلٰہی! میں اِس کو اور اِس کی اَولاد کو تیری پناہ میں

ذُرِّیَّتَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ [2]

دیتا ہوں شیطان مردود سے۔

پھر فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! اللہ (عزوجل) کے نام اور برکت کے ساتھ اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب شادی کی رات آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! میں تیرے پاس آ رہا ہوں، میرا اِنتظار کرنا۔ (آپ ﷺ اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے) آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ (پھر وہ پانی)

۱۔۲ ابن السنی ص ۲۱۴ حدیث نمبر ۶۰۶، مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۰۹۔

اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ پر اُنڈیل دیا اور دُعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِمَا وَ بَارِكْ عَلَيْهِمَا

اِلٰہی! برکت عطا فرما اِن دونوں میں اور برکت عطا فرما اِن دونوں پر

وَ بَارِكْ لَهُمَا فِيْ شَمْلِهِمَا [1]

اور برکت نازل فرما اِن کے بنے ہوئے کاموں میں۔

بیوی کے پاس جانے سے، پہلے یہ دُعا پڑھنی چاہئے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب کوئی تم میں سے اپنی زوجہ کے پاس جائے تو یہ کلمات پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ

اللہ (عزوجل) کے نام سے، اِلٰہی! ہمیں شیطان سے دُور رکھ

وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا [2]

اور دُور رکھ شیطان کو اُس چیز سے جو تو نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

اگر اُنہیں بچہ عطا فرما دیا گیا تو شیطان اُسے کوئی نقصان نہ دے سکے گا،

---

[1] ابن السنی ص ۲۱۴ حدیث نمبر ۶۰۷۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۶۱، حصن حصین ص ۷۵، دارمی جلد ۲ ص ۱۴۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۴ ص ۳۱۱، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۰۴۶۵، در منثور جلد ۱ ص ۲۶۷، دارمی جلد ۲ ص ۱۴۵، بخاری حدیث نمبر ۳۲۷۱، مسلم حدیث نمبر (۱۱۶-۱۴۳۴)، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۶۱، ترمذی حدیث نمبر ۱۰۹۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۱۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۶۔

صحیح بخاری کی روایت میں ہے کہ ”شیطان اُسے کبھی بھی نقصان نہیں دے سکتا۔“

وقتِ اَنزال دِل میں پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا [۱]

اِلٰہی! جو کچھ تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اُس میں شیطان کا حصّہ نہ بنا۔

بیویوں کے درمیان باری اور اِنصاف کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَآئِہٖ فَیَعْدِلُ وَیَقُوْلُ نبی اللہ ﷺ اپنی اَزواجِ مطہرات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے درمیان باری مقرر فرماتے اور اِنصاف فرماتے اور فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قَسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَ لَا اَمْلِكُ [۲]

اِلٰہی! یہ میری تقسیم ہے جہاں تک میں مالک ہوں، تو مجھ سے اُس چیز میں ناراض نہ ہونا جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں۔

---

[۱] حصن حصین ص ۷۵۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۱۳۴، ترمذی حدیث نمبر ۱۱۴۱، نسائی حدیث نمبر ۳۹۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۹۶۹، دارمی حدیث نمبر ۲۲۰۷، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۴۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۲۳۵، مرقاۃ جلد ۶ ص ۳۵۲۔

شیاطین سے محفوظ رہنے والی دُعائیں

صبح وشام شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے نورانی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح وشام یہ دُعا پڑھے گا، صبح وشام شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ دُعائیہ کلمات یہ ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ کوئی اُس کا شریک نہیں۔ بادشاہی اُسی کی ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ

اور تعریف بھی اُسی کی ہے۔ زندہ فرماتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے ہرگز فوت نہ ہوگا

بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ [1]

اُس کے ہاتھ میں نیکی ہے اور وہ سب چیزوں پر قدرت والا ہے۔

ف: اِس دُعا کے پڑھنے والے کے لئے اللہ (عزوجل) ہزار ہزار نیکیاں لکھے گا (یعنی دس ۱۰ لاکھ) اور ہزار ہزار اُس کی بُرائیاں (یعنی دس ۱۰ لاکھ) بُرائیاں مٹادے گا۔ اور اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔ اور اِس دُعا کے پڑھنے والا اگر صبح کو پڑھے تو شام تک اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک شرِ شیطان سے محفوظ ومامون رہے گا اور یہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ بازار میں اِس دُعا کا ثواب اِس واسطے زیادہ ہوا کہ بازار دُنیا میں مشغول ہونے کی جگہ ہے اور اللہ عزوجل سے غفلت کی، تو اِس جگہ اللہ عزوجل کو یاد

---

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۳۵، حصن حصین ص ۲۴، ابن السنی ص ۱۸۔

رکھنا بڑے جواں مَردوں کا کام ہے۔ اللہ ﷻ قرآنِ مجید میں ارشادِ لاریب فرماتا ہے:
رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔۔۔۔(النور:۳۷) اللہ (ﷻ) کے بندوں کو تجارت اور خرید و فروخت ذکرِ الٰہی سے نہیں روکتی۔"

آیۃ الکرسی:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سورۃ البقرۃ کی پہلی دس (۱۰) آیاتِ بینات' آیۃ الکرسی اور اِس کے بعد دو (۲) آیاتِ مقدّسہ اور سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیاتِ مبارکہ پڑھے گا تو صبح ہونے تک شیطان اُس کے گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ دُعا یہ ہے:-

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

نہیں کوئی سچا معبود مگر وہی اللہ زندہٗ ہمیشہ رہنے والا۔ نہیں پکڑتی

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

اُسے اُونگھ اور نہ نیند۔ اُسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ

الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ

زمین میں ہے۔ کون ہے جو سفارش کرے اُس کے پاس مگر اُسکے حکم کے ساتھ'

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا

جانتا ہے وہ جو کچھ سامنے اُنکے ہے اور جو پیچھے اُنکے ہے اور نہیں

يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ

اِحاطہ کرتے ساتھ کسی چیز کے اُسکے علم میں سے مگر جو وہ چاہے اور گھیرے میں لئے ہوئے ہے

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا

اُس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں کو اور نہیں گراں گزرتی

يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝[1]

اُس کو نگہبانی اُن کی اور وہ بزرگ و برتر ہے۔

کتے اور گدھے کی آواز سنیں تو یہ پڑھیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا ''جب تم گدھے کو ہینکتا سنو تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو کیونکہ اُس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝[2]

میں اللہ (جل جلالہ) کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے۔

جب وسوسہ آئے تو پڑھیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب شیطان انسان کو وسوسہ دے تو اُسے پڑھنا چاہیے:

---

[1] البقرۃ: ۲۵۵، تحفۃ الذاکرین ص ۸۳، کتاب الاذکار ص ۷۵۔ [2] حصن حصین ص ۱۰۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۰۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۰۶، شرح السنۃ حدیث نمبر ۳۰۶۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۳۰۲، مرقاۃ جلد ۸ ص ۱۸۸، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۲۸۴، الادب المفرد حدیث نمبر ۱۲۳۳، کنز العمال حدیث نمبر ۴۱۲۵۲۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ [۱]

میں پناہ لیتا ہوں اللہ (عزوجل) کی شیطان مردود سے۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان انسان سے کہتا ہے کہ مخلوق کی تخلیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمائی ہے پھر وسوسہ دیتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کو کس نے تخلیق فرمایا ہے تو اُس وقت پڑھنا چاہیے:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ [۲]

میں ایمان لایا اللہ (عزوجل) اور اُس کے رسولوں (علیہم السلام) کے ساتھ۔

غُصّہ دفع کرنے کے لئے پڑھیں:

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، دو (نادان) انسان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آپس میں گالی گلوچ کر رہے تھے اُن میں سے ایک شخص دوسرے کو بہت بُرا بھلا کہہ رہا تھا اور اُس کا چہرہ غصے سے انتہائی سرخ ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایسی دُعا جانتا ہوں اگر وہ پڑھ لے تو اُس کی یہ حالت جاتی رہے، عرض کیا گیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) وہ کیا ہے؟ فرمایا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ [۳]

میں پناہ لیتا ہوں، اللہ (جل جلالہ) کی، شیطان مردود سے۔

---

[۱] حصن حصین ص ۱۰۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۹۸۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴، مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۳۵۔ [۲] بخاری حدیث نمبر ۲۹۶، مسلم حدیث نمبر (۲۱۲-۱۳۴)، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۲۱، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۸۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۶، مرقاۃ جلد ۱ ص ۲۲۱، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۴۱، حصن حصین ص ۱۰۸۔ [۳] حصن حصین ص ۱۰۸، بخاری حدیث نمبر ۶۱۱۵، مسلم حدیث نمبر (۱۹-۲۶۱۰)، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۸۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۶، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۴۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۸۔

اُس غصہ سے بھرے ہوئے شخص سے کہا گیا تو سُنتا نہیں جو رسول اللہ ﷺ فرمارہے ہیں تو وہ بولا میں دیوانہ نہیں۔[1]

شیطان سے بچاؤ کی دُعا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے (پھر) اپنے بستر پر سونے کے لئے آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اُس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے: اپنے بیداری کے وقت کو بُرائی پر ختم کر اور فرشتہ کہتا ہے: اِسے بھلائی پر ختم کر۔ اگر وہ اللہ (عزوجل) کا ذکر اور اُس کی تعریف کر کے سوتا ہے تو فرشتہ شیطان کو (اُس آدمی کے پاس سے) ہٹا دیتا ہے اور اُس کی ساری رات حفاظت کرتا رہتا ہے۔ پھر جب وہ جاگتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان فوراً اُس کے پاس آتے ہیں۔ شیطان اُس سے کہتا ہے: (اپنی بیداری کو) بُرائی سے شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے: بھلائی سے شروع کر۔ پھر اگر وہ یہ دُعا پڑھ لیتا ہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جس نے موت کے بعد میری جان مجھ کو واپس لوٹا دی

وَلَمْ یُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

اور مجھے سونے کی حالت میں موت نہ دی۔ تمام تعریفیں اللہ (تعالیٰ) کے لئے ہیں جس نے

---

[1] علماء فرماتے ہیں ایسا کلام وہ شخص کرتا ہے جو انوارِ شریعت سے آراستہ نہ ہو جس کو دین کی سمجھ نہ ہو تو اُس شخص نے وہم کیا کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا دیوانہ کے لئے خاص ہے۔ اُس کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ غُصّہ بھی شیطان کے اَثرات میں سے ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ اِحتمال بھی ہے وہ شخص منافق یا عرب شریف کے سخت مزاج لوگوں میں سے تھا۔ واللہ اعلم (اشعۃ اللمعات جلد ۳ ص ۵۸۵ حاشیہ نمبر ۲)۔

يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ

آسمان اور زمین کو اپنی اپنی جگہ سے ہٹنے سے روکے رکھا ہے۔ اور اگر

زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ

آسمان وزمین اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو اُس کے علاوہ اُن کو ہٹنے سے کوئی روک نہیں سکتا

اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا [1]

بے شک اللہ (ﷻ) بہت بُردبار اور معاف فرمانے والا ہے۔

اور اگر یہ دُعا بھی پڑھتا ہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ

تمام تعریفیں اللہ (ﷻ) کے لئے ہیں جس نے گرنے سے روکا ہوا ہے آسمان کو

تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ

زمین پر مگر اُس کے حکم سے۔ بے شک اللہ (ﷻ)

بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ [2]

لوگوں پر بڑا مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

اِن دُعاؤں کے پڑھنے کے بعد اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر گیا تو شہادت کی موت مرا اور اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو اِس نماز پر بڑے درجے ملتے ہیں۔

---

[1] ابن السنی ص ۱۰ حدیث نمبر ۱۲، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۴۸، درمنثور جلد ۵ ص ۲۵۵۔
[2] ابن السنی ص ۱۰ حدیث نمبر ۱۲۔

مومن بھائی کے لئے دُعائیں

مسلمان آپس میں ملتے وقت، گفتگو سے پہلے یہ کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ [1]

تمہارے اُوپر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی سلامتی اور رَحمت اور اُس کی برکتیں ہوں۔

سلام کرنے والے کے لئے نیکیوں کی بشارت:

(۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا، اُس نے عرض کیا:- **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ!** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جواب عطا فرمایا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کو دس (۱۰) نیکیاں ملیں۔ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے سلام عرض کیا:- **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جواب عطا فرمایا۔ وہ شخص بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس کو بیس (۲۰) نیکیاں ملیں۔ اِتنے میں ایک اور شخص آیا، اُس نے اِس طرح سلام عرض کیا: **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے بھی (رَحمتوں اور برکتوں بھرے) جواب سے نوازا۔ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِسے تیس (۳۰) نیکیاں ملیں۔ [2]

(۲) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت میں ہے، فرماتے ہیں،

---

[1] ابوداؤد جلد۲ ص۳۵۹، حصن حصین ۱۰۴۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۹۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۴، ترمذی حدیث ۲۶۸۹، مسند احمد جلد۴، ۴۴۰، ۴۳۹، مرقاۃ جلد۸ ص۴۶۷، الترغیب و الترہیب جلد۳ ص۴۲۸۔۴۲۹، مجمع الزوائد جلد۸ ص۳۱، کتاب الاذکار ص۲۰۸۔

پھر ایک اور شخص آیا' اُس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ وَ مَغْفِرَتُهٗ ''آپ ﷺ پر سلام ہو اور اللہ (جل جلالہ) کی رحمت اور اُس کی برکت اور اُس کی بخشش ہو''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس (۴۰)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: هٰکَذَا تَکُوْنُ الْفَضَآئِلُ [۱] ''اِسی طرح نیکیاں بڑھتی جاویں گی''۔

جوابِ سلام:

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ [۲]

اور تمہارے اُوپر اللہ (جل جلالہ) کی سلامتی اور رحمت ہو اور اُس کی برکتیں ہوں۔

جب کسی کا سلام پہنچائیں تو کیسے؟ اور جواب کس طرح؟

حضرت غالب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' ہم حضرت خواجہ حسن بصری علیہ الرحمہ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے' اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا مجھ سے میرے والدِ گرامی نے بیان کیا ہے اور اُنہوں نے میرے دادا محترم سے سنا ہے کہ میرے والدِ گرامی نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی عظیم الشان پاک بارگاہِ عالیہ میں بھیجا اور فرمایا جب آپ ﷺ کے حضور حاضر ہونا تو میرا اسلام عرض کرنا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ

فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کو جب میں نے اپنے والدِ گرامی کا سلام پیش کیا تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا:

عَلَیْکَ وَ عَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ

آپ پر اور آپ کے والدِ (گرامی) پر سلام ہو۔

---

[۱] ابوداؤد حدیث ۵۱۹۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۴۵' مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۶۷۔ [۲] ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۵۹' حصن حصین ص ۱۰۴۔

معلوم ہوا جب سلام پہنچانے والا سلام پہنچائے تو سلام کا جواب دینے والے کہیں:

عَلَيْكَ وَ عَلَيْهِ السَّلَامُ [۱]

آپ پر اور اُس سلام کہنے والے پر سلامتی ہو۔

جب چھینک آئے تو یہ کہیں:

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تم میں سے چھینکے تو وہ کہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ [۲]

سب ثنائیں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے لئے ہیں۔

یا یہ کہے:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [۳]

ہر حال میں، سب ثنائیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں۔

چھینک والے کو کس طرح جواب دیں؟

حضرت ابو بُردہ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں،

---

[۱] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۲۲۷، مسند احمد جلد ۵ ص ۳۶۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۶۵۵، مرقاۃ جلد ۸ ص ۴۷۴۔ [۲] حصن حصین ص ۱۰۵، ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۳۸۔ [۳] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۳۳، حصن حصین ص ۱۰۴، ابن السنی حدیث نمبر ۲۵۵، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۹۹، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۱۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۴۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۷۴۴، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۵۶، مرقاۃ جلد ۸ ص ۵۳۶۔

یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس اِس نیّت سے چھینکا کرتے تھے کہ آپ ﷺ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فرمائیں مگر آپ ﷺ فرماتے:- یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحَ بَالَکُمْ ۔۔۔۔

سننے والا کہے:

اور یہی طریقہ ہے چھینکنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کو جواب دینا۔ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ جیسا کہ ذیل میں لکھا ہوا ہے۔

یَرْحَمُکَ اللّٰہُ [1]

اللہ (عزوجل) تجھ پر رحم فرمائے۔

چھینک کا جواب دینے والے کو کہیں:

یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَ یُصْلِحُ بَالَکُمْ [2]

اللہ (عزوجل) تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حال کو بہتر بنائے۔

(اگر چھینک کے جواب میں کوئی اہل کتاب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے تو اُس کی ہدایت کی نیّت سے اُس کے جواب میں بھی محولہ بالا کلمات کہے جائیں)۔

یا یہ بھی کہیں:-

---

[1] ابوداؤد جلد۲ ص ۳۳۸، حصن حصین ص ۱۰۵۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۴۷۳۹، حصن حصین ص ۱۰۴، ابن السنی حدیث نمبر ۲۵۵، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر ۴۹۹، مسند احمد جلد۵ ص ۴۱۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۴۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۷۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۷۳۹، شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۵۶، مرقاۃ جلد۸ ص ۵۳۲، مسند احمد جلد۵ ص ۴۱۹۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَ لَكُمْ [۱]

اللہ (عزوجل) میری بھی بخشش فرمائے اور تمہاری بھی۔

کسی مومن بھائی کو ہنستا دیکھیں تو کہیں:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب اپنے کسی بھائی کو خوش باش اور ہنستا ہوا دیکھو تو اُس کی خیر مانگتے ہوئے اُس کے حق میں دُعا کرو۔

اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ [۲]

اللہ (عزوجل) تیرے دانت (یعنی تجھے) ہنستا ہوا (خوش و خرم) رکھے۔

اِحسان کرنے والے کے لئے یہ دُعا کریں:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی کسی کے لئے اَچھا کام کرے تو جس کا کام کیا گیا ہے اُس کو شکریہ کے طور پر کہنا چاہیے

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا [۳]

اللہ (عزوجل) تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔

---

[۱] حصن حصین ص ۱۰۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۳۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۴۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۴۷۴۱، مرقاۃ جلد ۸ ص ۵۳۴، مسند احمد جلد ۶ ص ۷۔ [۲] ابوداؤد جلد ۲ ص ۳۴۶، حصن حصین ص ۱۰۶، تحفۃ الذاکرین ص ۲۴۰، بخاری حدیث نمبر ۳۶۸۳، مسلم حدیث نمبر ۲۲-۲۳۹۶)، مسند احمد جلد ۱ ص ۷۸-۱۷۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۰۳۶، کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۸۸۰، ابن السنی حدیث نمبر ۲۰۳، ص ۶۷، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۸۱۔ [۳] تحفۃ الذاکرین ص ۲۴۹، حصن حصین ص ۱۰۶، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۷۷، دار قطنی جلد ۲ جز ۳ ص ۴۷، ترمذی حدیث نمبر ۱۹۵۵، الادب المفرد حدیث نمبر ۲۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۰۲۴، مرقاۃ جلد ۶ ص ۱۹۳، ابن السنی ص ۱۰۰ حدیث نمبر ۲۸۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۸۲۵، صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۲۰۷۱۔

اہل واَسباب اِیثار کرنے والے کے لئے دُعا:

حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چالیس ہزار قرض لئے' پھر مال آیا تو آپ ﷺ نے فوری طور پر مجھے اَدا فرما دیا اور مجھے اِس دُعا سے نوازا:

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ[1]

اللہ (ﷻ) آپ کے اہل اور مال میں برکت فرمائے۔

بعدازیں فرمایا: اِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ ''قرض کا بدلہ اُس کی اَدائیگی اور شکریہ ہے''۔

اگر مجلس میں بے فائدہ کلام ہو تو اِس طرح توبہ کریں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ ''جو کوئی ایسی جگہ یا مجلس میں بیٹھے جہاں شور وشغف زیادہ ہو اور بے فائدہ اور لایعنی کلام ہو تو وہاں اُٹھنے سے پہلے ذیل میں لکھے ہوئے کلمات طیّبات پڑھ لے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی روایت ہے' فرماتی ہیں' بے شک رسول اللہ ﷺ جب کسی جگہ تشریف فرما ہوتے یا نماز اَدا فرماتے اور کچھ کلمات طیّبات اِرشاد فرماتے' میں نے اُن کلمات طیّبات کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنْ تُكَلِّمْ بِخَيْرٍ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تُكَلِّمْ بِشَرٍّ كَانَ

---

[1] مسند احمد جلد۴ ص ۳۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص ۳۵۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۹۲۶' مرقاۃ جلد۶ ص ۱۱۹' نسائی حدیث نمبر ۴۶۸۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۴۲۴' حصن حصین ص ۱۰۶' کتاب السنی حدیث نمبر ۲۷۷ ص ۱۰۱۔

كَفَّارَةً لَّهُ ''اگر اچھی بات کی جائے تو اُن پر روز قیامت مُہر لگ جاتی ہے اور اگر بُری بات کہی گئی ہو تو یہ کلمات طیّبات اُس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ کلمات طیّبات یہ ہیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

پاک ہے تو اِلٰہی! اور تیری حمد ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں

اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ [1]

مگر تو' میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

تو اُس کی تمام حرکات معاف کر دی جائیں گی جو اُس مجلس میں ہوئیں۔

نومسلم کو دُعا کی تعلیم:

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو سب سے پہلے نماز کا حکم فرماتے پھر اُسے فرماتے وہ اِن کلمات طیّبات کے ساتھ دُعا کیا کرے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ ارْحَمْنِيْ وَ

اِلٰہی! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور

اهْدِنِيْ وَ عَافِنِيْ وَ ارْزُقْنِيْ [2]

مجھے ہدایت اور عافیت عطا فرما اور مجھے رزق (حلال وسیع) عطا فرما۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۴' مسند احمد جلد ۳ ص ۴۵۰' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۳۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۳۔۲۴۵۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۶۔۳۶۰۔ [2] مسلم حدیث نمبر (۳۵۔۶۹۷)' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۶' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۲۔

پرہیز گاری، پاک دامنی اور ہدایت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، (رسول اللہ ﷺ کس خوبصورت اور پیارے اَنداز میں اُمّت کو دُعائیں سکھاتے)۔ آپ ﷺ کی محبت کا اَندازہ اِن دُعائیہ کلمات سے لگایا جاسکتا ہے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَ

اِلٰہی! بے شک میں تجھ سے راہِ راست پر چلنا،

التُّقٰی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی [1]

پرہیز گاری، پاک دامنی اور دولتمندی مانگتا ہوں۔

اِسی طرح امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت سے بھی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ دُعا کے اَلفاظ ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَ سَدِّدْنِیْ وَ اذْکُرْ بِالْھُدٰی

اِلٰہی! مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے ٹھیک رکھ اور یاد رکھ ہدایت کو۔

(فرمایا: اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنک)! ھَدَایَتَکَ الطَّرِیْقَ بِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّھْمِ [2] ''ہدایت سے راستہ کی ہدایت کا خیال کرنا اور درستی سے تیر جیسی دُرستی مراد لینا۔''

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۲۷۲۱-۷۰)، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۳۲، مسند احمد جلد ۱ ص ۴۱۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۲۔ [2] مسلم حدیث نمبر (۲۷۲۸-۷۸)، ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۲۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۲۔

دین کی درستگی اور حفاظت کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ لوگوں کو دین کی درستگی اور حفاظت کی دُعا اِس طرح سکھاتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ اَمْرِیْ

اِلٰہی! میرا دین دُرست فرما دے جو میرے کام کی حفاظت کرے

وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ

اور میری دُنیا درست کر دے جس میں میری زندگی ہے۔ اور درست فرما دے

اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً

میری آخرت جہاں میں نے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی میں اِضافہ فرما

لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ[1]

ہر قسم کی بھلائی کا۔ میرا دُنیا سے جانا ہر تکلیف سے راحت کے ساتھ ہو۔

بچوں سے پیار کرنا اور اُن کے لئے علم وحکمت کی دُعائیں کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر کرم فرمایا: ضَمَّنِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی صَدْرِہٖ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے نور و نورِ علم وحکمت سے بھرپور نورانی سینے مبارک سے لگایا اور میرے لئے یہ دُعا فرمائی:-

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۲۷۲۱-۷۱)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۱۔

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْہُ الْحِکْمَۃَ

اِلٰہی! اِسے حکمت کا علم عطا فرما۔

اور ایک روایت میں ہے:

عَلِّمْہُ الْکِتَابَ [۱]

اِسے کتاب کا علم عطا فرما۔

دوسری روایت جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی ہیں، میں ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ وضو خانے تشریف لے گئے۔ میں نے آپ ﷺ کے لئے وضو شریف کا پانی رکھا۔ جب آپ ﷺ باہر تشریف لائے تو فرمایا: مَنْ وَضَعَ ھٰذَا؟ ''یہ کس نے رکھا ہے؟'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا، بندۂ ناچیز نے پانی رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے میرے لئے دُعا فرمائی:-

اَللّٰھُمَّ فَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ [۲]

اِلٰہی! اِسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

اُمّت کی تعلیم کے لئے تواضع اور مسکینی کی دُعا:

اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو زمین کے خزانوں کی چابیاں عطا فرمائی ہیں آپ ﷺ چاہیں تو پہاڑ سونے کے بن کر آپ ﷺ کے ساتھ چلیں۔ آپ ﷺ

---

[۱] بخاری حدیث نمبر ۳۷۵۶، ترمذی حدیث نمبر ۳۸۲۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۱۴۷، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۳۰۲۔ [۲] بخاری حدیث نمبر ۱۴۳، مسلم حدیث نمبر (۱۳۸۔۲۴۷۷)، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۱۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۱۴۸، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۳۰۳۔

تمام اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے سردار اور رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں۔ تواضع آپ ﷺ پر ناز کرتی ہے۔ اِن اِنعامات وکمالات کے باوجود حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ اُمّت کی تعلیم کے لئے دُعا فرماتے ہیں:-

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ

اِلٰہی! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی میں میرا وصال فرما اور

احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ

قیامت کے دن مساکین کے گروہ میں اُٹھانا۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، کس لئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِنَّھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ قَبْلَ اَغْنِیَآءِ ھِمْ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا یَا عَائِشَۃُ لَا تُرَدِّی الْمَسَاکِیْنَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّی الْمَسَاکِیْنَ وَقَرِّبِیْھُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُقَرِّبُکِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ[1]

"اِس لئے کہ مساکین لوگ اَغنیاء سے چالیس (۴۰) سال پہلے جنت میں جائیں گے۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) مسکین کو خالی نہ موڑ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، دے دو۔ اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) مساکین سے محبت کرو اور اُن کو قریب رکھو تا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) قیامت کے دن تمہیں قریب رکھے"۔

خُدَّام کے لئے دُعا کرنا اور طریقہ:

حضرت اُمّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَسٌ خَادِمُکَ اُدْعُ اللّٰہَ

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۲۳۵۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۲۴۴، مرقاۃ جلد ۹ ص ۴۳۱۔

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اَنس آپ ﷺ کا خادم ہے' آپ ﷺ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) سے اِس کے حق میں دُعا فرمائیں''۔ آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے لئے اِس طرح دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَ وَلَدَہٗ

اِلٰہی! اِس کے مال اور اَولاد کو کثرت عطا فرما

وَ بَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ [1]

اور برکت عطا فرما اِس کے لئے جو کچھ تو نے اِسے عطا فرمایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِنَّ مَالِیْ کَثِیْرٌ فَوَاللّٰہِ وَاِنَّ وَلَدِیْ وَ وَلَدَ وَلَدِیْ لَیَتَعَادُّوْنَ عَلٰی نَحْوِ الْمِائَۃِ الْیَوْمَ ''اللہ (عزوجل) کی قسم! میرا مال بہت ہے اور میری اَولاد کی اَولاد آج ایک سو (۱۰۰) سے زائد ہے''۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ میری اَولاد کے علاوہ صرف صُلبی اَولاد کی تعداد ایک سو پچیس (۱۲۵) ہے' یہ سب لڑکے تھے اُن میں دو لڑکیاں تھیں اور اُنہوں نے فرمایا ہے میں نے اپنی صُلبی اَولاد میں سے جو بچے دفن کئے ہیں' اُن کی تعداد سو (۱۰۰) کے قریب ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ ''بے شک رسول اللہ ﷺ (اُمّت

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۴۴' مسلم حدیث نمبر (۱۴۱-۲۴۸۰)' ترمذی حدیث نمبر ۳۸۲۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۲۰۸' مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۳۴۹۔

کی تعلیم کے لئے) فرمایا کرتے تھے":

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا

الٰہی! مجھے اُن لوگوں میں سے کر دے کہ جب وہ نیکی کریں

اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَآءُوْا اسْتَغْفَرُوْا [1]

تو خوش ہوں اور جب اُن سے غلطی ہو جائے تو اِستغفار کریں۔

جب کوئی کہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تو اُس کو کیا دُعا دینی چاہئے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں فلاں آدمی سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: کیا تم نے اُس کو بتا دیا ہے؟ اُس شخص نے جواب دیا، نہیں۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ پاک فرمایا: (جاؤ) کھڑے ہو اور اُس کو بتا دو (کہ تم اُس سے محبت کرتے ہو)۔ اُس شخص نے (جا کر) اُس شخص سے کہا: میرے (پیارے) بھائی! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اُس نے جواب دیا:

اَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَهٗ [2]

تم سے اللہ (عزوجل) محبت فرمائے جس کے لئے تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

اپنے پیارے بھائی کے لئے دُعا کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم میں سے کوئی اپنے (پیارے)

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۰۸، مسلم حدیث نمبر (۳-۲۷۴۴)، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۶۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۵۷۔ [2] ابن السنی ص ۷۴ حدیث نمبر ۱۹۸۔

بھائی (دوست) کے لئے دُعا کرتا تو دُعا میں خوب مبالغہ کرتا اور یہ دُعا کرتا:-

جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ صَلَاةَ قَوْمٍ اَبْرَارٍ، يَقُوْمُوْنَ

اللہ (ﷻ) تمہیں نیک لوگوں کی دُعاؤں میں شامل فرمائے جو نمازیں پڑھتے ہیں

اللَّيْلَ وَيَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ لَيْسُوْا بِاٰثِمَةٍ وَلَا فُجَّارٍ[1]

رات کی اور دن کو روزے رکھتے ہیں۔ وہ لوگ گناہ گار اور نافرمان نہیں ہیں۔

جب آدمی مسلمانوں کی ہزیمت دیکھے تو پڑھے:

حضرت علامہ نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:- جب مسلمانوں کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑے تو لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہ الکریم کا ذکر پاک کریں۔ اُس سے اِستغفار کریں، اُس سے دُعا کریں۔ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہ الکریم سے وہ وعدہ پورا کرنے کی اِلتجاء کریں جو اُس نے مسلمانوں کی اِعانت کرنے اور اپنے دین کو غالب کرنے کے لئے فرمایا ہے اور وہ مصیبت کے وقت یہ دُعا مانگیں:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظیم اور حلیم ہے۔ اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی معبود نہیں

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ

وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔ اِلٰہی! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو رب ہے

---

[1] ابن السنی ص ۷۶ حدیث نمبر ۲۰۲۔

السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ [1]

آسمانوں اور زمین کا اور عرشِ کریم کا رب ہے۔

ذمّی سے حسنِ سلوک کا طریقہ:

حضرت ابوسعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اگر کسی نے ذمی کو سلام کرنے کا اِرادہ کیا تو سلام کے علاوہ اُسے کچھ اور کہے مثلاً هَدَاكَ اللّٰهُ یا اَنْعَمَ اللّٰهُ صَبَاحَكَ کہے۔ میں کہتا ہوں یہ جو حضرت ابوسعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اُسے شدید ضرورت ہو۔ آدمی یوں بھی کہہ سکتا ہے:

صَبَحَتْ بِالْخَيْرِ اَوْ بِالسَّعَادَةِ اَوْ

تو نے صبح کی خیر کے ساتھ یا سعادت کے ساتھ

بِالْعَافِيَةِ يَا صَبَّحَكَ اللّٰهُ بِالسُّرُوْرِ اَوْ

یا عافیت کے ساتھ اللہ (عزوجل) نے تجھے صبح عطا فرمائی سرور والی

بِالسَّعَادَةِ وَالنِّعْمَةِ اَوْ بِالْمَسَرَّةِ [2]

یا سعادت والی اور نعمت والی یا مسرت والی۔

اگر اِنسان مجبور نہ ہو تو اُسے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ اُس سے محبت اور اُلفت کا اِظہار ہے تاکہ وہ اِسلام کے اَمن وسلامتی اور اَخلاق کے پیغام کو سُن کر مسلمان ہو جائیں۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۸۳ [2] کتاب الاذکار ص ۲۱۷۔

خواتین بھلائیوں کے خزانے پانے کے لئے یہ دُعا کریں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مِنَ الۡخَیۡرِ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَ

اِلٰہی! میں تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتی ہوں، جلد ملنے والی اور دیر سے

آجِلِہٖ مَا عَلِمۡتُ مِنۡہُ وَمَا لَمۡ اَعۡلَمۡ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنَ

ملنے والی جنہیں میں جانتی ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتی۔ میں تیری پناہ چاہتی ہوں

الشَّرِّ کُلِّہٖ عَاجِلِہٖ وَآجِلِہٖ مَا عَلِمۡتُ مِنۡہُ وَمَا لَمۡ

تمام شر سے، جلد پہنچنے والے یا دیر سے پہنچنے والے، جنہیں میں جانتی ہوں یا جنہیں میں نہیں

اَعۡلَمۡ وَاَسۡئَلُکَ الۡجَنَّۃَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیۡھَا مِنۡ قَوۡلٍ

جانتی۔ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتی ہوں اور جو اِس کے قریب کرے قول

اَوۡ عَمَلٍ وَاَعُوۡذُ بِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیۡھَا

اور عمل اور میں تیری پناہ لیتی ہوں جہنم سے اور جو اِس کے قریب کرے

مِنۡ قَوۡلٍ اَوۡ عَمَلٍ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ مَا سَئَلَکَ بِہٖ

قول یا عمل۔ اور میں تجھ سے اُس بھلائی کا سوال کرتی ہوں جو تجھ سے مانگی ہے

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

تیرے بندے اور تیرے رسول محمد ﷺ نے اور میں پناہ لیتی ہوں تیری،

شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

اُس شر سے جس سے تیرے بندے اور تیرے (پیارے) رسول (حضرت)

مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِيْ مِنْ اَمْرٍ

محمد (ﷺ) نے پناہ مانگی ہے۔ الٰہی! میں تجھ سے یہ بھی التماس کرتی ہوں کہ تو میرے لئے جس امر کا

اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا [1]

فیصلہ کرے اُس کا انجام دُرست بنا دے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ ہماری تعلیم و تربیت اور اِصلاح و فلاح کے لئے بڑی تواضع کے نور ہمارے سینوں میں پہنچانے کے لئے یہ دُعا فرمایا کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ

الٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں اَسباب تیری رَحمت کے، اور فرائض

مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ

تیری مغفرت کے، اور سلامتی ہر قسم کے گناہ سے اور غنیمت

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۳۹۔

مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ[1]

ہر نیکی کے حصول کی اور جنت کے ساتھ کامیابی اور آگ سے نجات۔

سفر اور سواری کی دُعائیں

گھر سے باہر جاتے وقت کی دُعا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر جب تشریف لے جاتے تو اپنی نگاہِ مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اِس سے کہ راہ بھول جاؤں یا کوئی مجھے راہ بھلا دے یا کسی

اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ[2]

پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جاہل بن جاؤں یا میرے ساتھ کوئی جہالت سے پیش آئے۔

سفر شروع کرنے سے پہلے کی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۴۰، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۲۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۸۰۔

[2] مشکوٰۃ ص ۲۱۵ حدیث نمبر ۲۴۴۲، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۰۶۔

دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظِرِ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ [۱] ''جب رسول اللہ ﷺ سفر پر تشریف لے جاتے تو اِن چیزوں سے پناہ مانگتے تھے (۱) سفر کے نقصانات' (۲) واپسی کی تکلیف سے' (۳) بھلائی کے بعد بُرائی سے' (۴) مظلوم کی بددُعا سے اور (۵) گھر بار اور مال واَسباب میں نقصان اور بُرائی دیکھنے سے''۔

گھر سے نکلتے وقت پڑھیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْتِهٖ فَقَالَ: جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا

اللہ (جل جلالہ) کے نام سے ہی میں نے اللہ (عزوجل) پھر بھروسہ کیا

حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [۲]

نہ طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ (عزوجل) کی توفیق سے۔

جب کوئی مسلمان یہ کہہ لیتا ہے تو اُسے کہا جاتا ہے تجھے ہدایت اور کفایت دی گئی ہے اور تو محفوظ کر لیا گیا ہے پھر شیطان دُور بھاگ جاتا ہے اور اُس سے دوسرا شیطان کہتا ہے' تجھے اُس شخص سے کیا تعلق جسے ہدایت دی گئی اور کفایت دی گئی اور جو محفوظ کیا گیا۔

---

[۱] مسلم حدیث نمبر (۴۲۶۔۱۳۴۳)' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۸' مسند احمد جلد ۵ ص ۸۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۳۴۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۵' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۴' ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۷۵' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۵۸' کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۴۱۸۔۱۸۴۲۰' ابن السنی ص ۱۷۲۔

سفر میں جانے کے وقت کی دُعا:

حضرت ابن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے سفر کے لئے نکلے اور وہ نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے:-

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی

میں اللہ (عزوجل) پر ایمان لایا ' اللہ (عزوجل) ہی کو پکڑا اور بھروسہ کیا

اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [1]

اللہ (عزوجل) پر (گناہوں سے بچنے کی) طاقت نہیں اور (اِطاعت کی) قوت نہیں مگر اللہ (عزوجل) ہی کی طرف سے۔

سفر کے اِرادے کے لئے دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب بھی سفر کا اِرادہ فرماتے تو اُٹھتے وقت یہ دُعا ضرور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَ بِکَ اعْتَصَمْتُ

اِلٰہی! میں نے تیری ہی طرف رُخ کیا ہے تیرا دامنِ کرم ہی تھاما ہے۔ اِلٰہی!

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا ھَمَّنِیْ وَمَالَا اَھْتَمُّ لَہٗ

اِس اَمر کی کفایت فرما جس کا میں نے اِرادہ کیا ہے یا جس کا میں نے اِہتمام نہیں کیا۔

---

[1] ابن السنی ص ۷۳ حدیث نمبر ۴۹۱۔

اَللّٰھُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ

اِلٰہی! مجھے تقویٰ بطور زادِ راہ عنایت فرما اور میرے گناہ معاف فرما

وَ وَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ[1]

اور میرا رخ بھلائی کی طرف فرما اگرچہ میں جدھر کا بھی اِرادہ کروں۔

سفر کے وقت کی جانے والی ایک اور دُعا:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے تو یہ دُعا بھی فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ

اِلٰہی! تو ہی ہمارا رفیق ہے سفر میں اور قائم مقام ہے گھر بار میں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ کَاٰبَۃِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سفر کی سختیوں، اور سفر میں کسی تکلیف دہ اَمر سے،

الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْنِ وَمِنْ دَعْوَۃِ

بیوی بچوں اور مال و منال میں تکلیف دہ واپسی سے

الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَ الْمَالِ[2]

اور میں پناہ مانگتا ہوں، مظلوم کی بد دُعا اور اہل و عیال میں تکلیف دہ اَمر سے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۸۶۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۸۹۔

سواری پر چڑھتے وقت کی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں، بے شک آپ ﷺ کے لئے سواری کے لئے گھوڑا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے جب اپنا (نورانی) پاؤں (مبارک) رکاب (شریف) میں رکھا تو فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ جب گھوڑے کی پشت پر بیٹھ گئے تو فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

سوار ہوتے وقت اوّل بسم اللہ شریف پڑھیں اور جب سوار ہو جائیں تو تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھیں۔ پھر کہیں:-

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اِس سواری کو مسخر فرمایا اور نہ تھے ہم اِسے

مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ [1]

قابو میں لانے والے اور یقیناً ہم اپنے پروردگار کی طرف ضرور لوٹ کر جائینگے۔

پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تین بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا اور پڑھا

سُبْحَانَكَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

پاک ہے تیری ذات میں نے اپنی جان پر ظلم کیا تو میری بخشش فرما۔

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

---

[1] ترمذی جلد۲ ص۱۸۲ حدیث نمبر۳۵۱۱، کتاب الاذکار ص۱۸۸، مشکوٰۃ ص۲۱۴ حدیث نمبر۴۲۳۴، ابوداؤد حدیث نمبر۲۶۰۲، الزخرف: ۱۴-۱۳، مسند احمد جلد۱ ص۹۷، مرقاۃ جلد۵ ص۳۴۶۔

اِتنا بیان فرمانے کے بعد اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہنس پڑے۔ آپ سے عرض کیا گیا' یا اَمیر المؤمنین آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے اَیسا اِس لئے کیا کہ آپ ﷺ نے اَیسا کیا۔ تو میں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ ﷺ کس چیز سے ہنسے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کا رب بندے سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ''اے میرے رب میرے گناہ بخش دے۔ تو رب تعالیٰ فرماتا ہے' یَعْلَمُ وَاَنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا غَیْرِیْ [1] ''میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا''۔

کسی کو اَلوداع کرتے وقت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ جب کسی شخص کو اَلوداع فرماتے تو اُس کا ہاتھ پکڑتے۔ آپ ﷺ اُس وقت تک اپنا ہاتھ مبارک نہ چھڑاتے جب وہ خود آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک نہ چھوڑتا اور فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَاٰخِرَ عَمَلِکَ [2]

میں سونپتا ہوں اللہ کو تیرا دین اور تیری اَمانت اور تیرا آخری عمل۔

سواری پر بیٹھ کر پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب رسول اللہ ﷺ سواری پر بیٹھ جاتے تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرماتے پھر یہ دُعا فرماتے:

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۸۸۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۰' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۵۔ ۳۴۴۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۲۶' مسند احمد جلد ۲ ص ۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۵' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۷۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

پاک ہے وہ جس نے ہمارے بس میں یہ سواری کر دی اورنہ تھے ہم

مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا

اِس پر قابو پانے والے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے والے ہیں۔ الٰہی!

نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ

ہم طلب کرتے ہیں تجھ سے اِس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری اور وہ

الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا

عمل جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! آسان فرما دے ہم پر ہمارا

هٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

یہ سفر اور کم فرما دے اِس کی دُوری۔ اِلٰہی! تو ہی ساتھی ہے

السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

سفر میں اور خلیفہ گھر میں۔ اِلٰہی! میں

اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَ

پناہ میں آتا ہوں تیری، سفر کی تکلیف سے اور پریشان حالت کے دیکھنے سے اور

سُوْءِ الْمُنْقَلِبِ فِی الْمَالِ وَ الْاَھْلِ [1]

سفر سے پلٹنے کی بُرائی سے مال اور گھر میں۔

سواری پر سوار ہونے کے لئے ایک اور دُعا:

تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دُعا پڑھیں:۔

سُبْحٰنَكَ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ

تو پاک ہے اے میرے رب (جَلَّ جَلَالُکَ)! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا مجھے بخش

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ [2]

کیونکہ گناہوں کا بخشنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔

دورانِ سفر کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ اِذَا کَانَ فِیْ سَفَرٍ اَوْ اَسْحَرَ یَقُوْلُ ''نبی اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور سویرا کرتے تو یہ فرماتے:

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا رَبَّنَا

سننے والے سُن لیں کہ ہم اللہ (جَلَّ جَلَالُہٗ) کی حمد کرتے ہیں اُس کی حمد پر اَچھی نعمت ہے۔ اِلٰہی!

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۴۲۵۔۱۳۴۲)' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۳۰۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۲' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۱' مسند احمد جلد ۱ ص ۹۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۴' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۶۔

صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ[1]

تو ہمارا ساتھی ہو جا اور ہم پر فضل فرما۔ آگ سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

دورانِ سفر کہیں رات ہو جائے تو پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ رسول اللہ ﷺ جب سفر فرماتے اور رات آجاتی تو یہ کلمات طیبات پڑھتے:

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

اے زمین! تیرا رب اور میرا رب اللہ (عزوجل) ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ (عزوجل) کی

شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ

تیرے شر سے اور اُن چیزوں کے شر سے جو تجھ میں ہیں اور جو تیرے اُوپر ہیں

وَاَعُوْذُ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

اور پناہ مانگتا ہوں شیر سے اور کالے سانپ سے اور تمام سانپوں سے اور بچھوؤں سے

وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ[2]

اور شہر کے رہنے والوں سے اور ہر جننے والے اور جنے ہوئے کے شر سے۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۶۸۔۲۷۱۹)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۳۷۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۳، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۳۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۹، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۰۰، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۵۳، قرطبی جلد ۱ جز حدیث نمبر ۸۹، کنز العمال حدیث نمبر ۱۶۲۴، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۳۶، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۷۲۔

مسافر کے لئے دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک آدمی نے نبی اللہ ﷺ کی خدمتِ پاک میں حاضر ہو کر عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے زادِراہ [۱] عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى

اللہ (عزوجل) تجھے پرہیزگاری کا زادِراہ عطا فرمائے۔

اُس نے عرض کیا' کچھ زیادہ عطا فرمایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ

اور وہ تیرے گناہ بخش دے

اُس نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں کچھ اور عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ [۲]

''اور (اللہ عزوجل) تجھے بھلائی عطا فرمائے تو جہاں بھی ہو''۔

مسافر کو وصیّت اور دُعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نے عرض

---

[۱] میرے لئے برکت اور سفر میں اَمن و عافیت کی دُعا فرمائیں جو سفر خرچ کی طرح ہے۔ یہ بھی اِحتمال ہے کہ توشہ سے ظاہر اور مشہور سفر خرچ مراد ہو تو اُس کے جواب میں حضور ﷺ نے اُس کے لئے تقویٰ کی دُعا فرمائی جو راہِ آخرت کا توشہ ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۳ ص ۶۰۰ حاشیہ نمبر ۱)۔ [۲] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۷' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۸۔

کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے سفر کا اِرادہ کیا ہے' مجھے (پیاری اور نورانی) وصیّت فرمائیں' آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَالتَّکْبِیْرِ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ "اپنے لئے اللہ (عزوجل) کی طرف سے تقویٰ لازم کر لے اور ہر بلندی پر چڑھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا۔"

جب وہ شخص جانے کے لئے اُٹھا تو آپ ﷺ نے اُس کے حق میں اِن کلمات کے ساتھ دُعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ اَطْوِلْہُ الْبُعْدَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ [1]

اِلٰہی! اِس کی دُوری کو لپیٹ دے اور اِس پر سفر آسان فرما دے۔

سفر میں جانے والے کو دی جانے والی دُعائیں:

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا' اُس کا اِرادہ سفر کا تھا۔ اُس نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! مجھے کچھ وصیّت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: میں تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے تقویٰ و پرہیز گاری اِختیار کرنے اور ہر اُونچی جگہ چڑھتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کی وصیّت کرتا ہوں۔ جب وہ شخص واپس جانے کے لئے مڑا تو آپ ﷺ نے یہ دُعائیہ کلمات فرمائے:۔

اَللّٰھُمَّ ازْوِلْہُ الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْہِ السَّفَرَ [2]

اِلٰہی! تو اِس کے لئے زمین (کی مسافت) کو لپیٹ دے اور اِس کے لئے سفر آسان فرما دے۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۸' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۹۔ [2] ابن السنی ص ۱۷۵ حدیث نمبر ۴۹۸' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۷۶۔۴۴۳۔۳۳۵' شرح السنۃ جلد ص ' ابن حبان حدیث نمبر ۲۷۸ ۴' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۶۱۔

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کب؟ اُن صاحب نے عرض کیا، انشاء اللہ کل۔ آپ ﷺ نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے بیٹے!

وَزَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَ وَجَّهَكَ

اللہ (عزوجل) تقویٰ کو تمہارا توشہ بنا دے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے

فِي الْخَيْرِ حَيْثُ تَوَجَّهْتَ اَوْ قَالَ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتَ [1]

اور تم جہاں جاؤ وہاں تمہارے لئے خیر مقدر فرمائے۔

مسافر جب کوئی گاؤں دیکھے تو کیا پڑھے؟

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی ایسی بستی کو ملاحظہ فرماتے جس میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَ

الٰہی! اے سات آسمانوں اور جن پر وہ سایہ فگن ہیں، اُن کے رب۔ اَے

الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ

ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اُٹھائے ہوئے ہیں، کے پروردگار! اے رب شیاطین کے

---

[1] ابن السنی حدیث نمبر۵۰۲ ص ۱۷۷، ترمذی حدیث نمبر۳۵۰۷، مستدرک حاکم جلد۲ حدیث نمبر۹۷، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر۲۵۳۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر۱۴۳۷، کنزالعمال حدیث نمبر۱۷۴۸۱۔۱۷۵۹۴۔

وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ اَسْأَلُكَ

اور جو وہ گمراہ کریں اور اے ہواؤں اور جو وہ بکھیرتی ہیں اُن کے رب، میں تجھ سے مانگتا ہوں

خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا نَعُوْذُبِكَ

اِس بستی کی بھلائی اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کی بھلائی، میں پناہ لیتا ہو تیری،

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا [1]

اِس کے شر، اِس کے مکینوں کے شر اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کے شر سے۔

جہاں جانا ہو اُس مقام کو دیکھ کر یہ دُعا کریں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب وہ مقام ملاحظہ فرماتے، جہاں داخل ہونے کا اِرادہ فرماتے، تو یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهٖ وَخَيْرِ مَا

اِلٰہی! میں تجھ سے اِس کی بھلائی اور اُس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تو نے

جَمَعْتَ فِيْهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا

اِس میں جمع کی ہے۔ اور میں تجھ سے اِس شر اور اُس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۹۲، قرطبی جلد ۴ جز ۸ حدیث نمبر ۱۷۵، دلائل النبوۃ جلد ۴ ص ۲۰۴، ابن السنی حدیث نمبر ۵۲۴ ص ۱۸۴، السنن الکبریٰ للبیهقي جلد ۵ ص ۲۵۲، ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۶۵، ابن حبان جلد ۴ ص ۱۷۰، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۴۶، جلد ۲ حدیث نمبر ۲۰۰، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۳۷، مشکل الآثار جلد ۲ ص ۳۱۲، جلد ۳ ص ۲۱۵۔

جَمِعْتَ فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حَيَاهَا وَاَعِذْنَا مِنْ وَ

تو نے اِس میں جمع فرمایا ہے۔ اِلٰہی! اِس کے زندہ کو رزق عطا فرما ہمیں پناہ عطا فرما

بَاهَا وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا [1]

اِس کی وباء سے۔ اِس کے مکینوں اور اِس کے پاکباز اَفراد کو ہمارے نزدیک محبوب بنا۔

مسافر کے لئے پانچ سورتوں کا وظیفہ:

دورانِ سفر وقتاً فوقتاً مندرجہ ذیل پانچ سورتیں بمعہ بسم اللہ شریف پڑھنی چاہئیں: (۱) الکافرون۔ (۲) النصر۔ (۳) الاخلاص۔ (۴) الفلق۔ (۵) الناس

کسی مجازی مددگار کو مدد کے لئے بلند آواز سے اِس طرح بھی پکاریں:

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْءٌ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ عَوْنًا وَهُوَ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ لَيْسَ بِهَا اَحَدٌ [2] ”جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے اور تم میں سے کوئی اِمداد چاہے اور وہ اَیسی زمین یا جگہ میں ہو جہاں کوئی شخص نہ ہو تو یہ کہے:

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ

اے اللہ (عزوجل) کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ (عزوجل) کے بندو!

اَعِيْنُوْا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْا [3]

میری مدد کرو۔ اے اللہ (عزوجل) کے بندو! میری مدد کرو۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۹۲۔ [2] تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۲۔ [3] تحفۃ الذاکرین ۲۰۲، حصن حصین ص ۷۹، مسند احمد جلد ۵ ص ۷۷۔

جانور یا سواری سے یا ویسے گرتے وقت پڑھیں:

حضرت ابو ملیح علیہ الرحمہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے' اُس نے کہا' میں حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کی سواری پھسلی۔ ''میں نے کہا' شیطان ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو شیطان ہلاک ہو گیا جب تم اِس طرح کہو گے تو وہ بڑا ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ گھر کی مانند ہو جائے گا اور کہے گا یہ میری قوت سے ہوا ہے''۔ بلکہ تم ''بِسْمِ اللّٰہِ'' کہو اور جب تم ''بِسْمِ اللّٰہِ' کہو گے تو وہ چھوٹا ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ مکھی کی مانند ہو جائے گا۔ [۱]

بِسْمِ اللّٰہِ [۲]

اللہ (عزوجل) کے نام سے۔

سفر سے واپسی پر دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر سے واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ شریف کے قریب پہنچتے تو آپ ﷺ فرماتے:

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ [۳]

ہم واپس آنے' توبہ کرنے' عبادت کرنے اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔
یہ کلمات آپ (ﷺ) برابر فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

---

[۱] کتاب الاذکار ص ۳۱۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۲' مسند احمد جلد ۵ ص ۵۹' ۷۱' مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۲۹۲' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۳۲' ۱۳۱' مشکل آلاثار جلد ۱ ص ۱۵۹' الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۸۱' کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۴۴' ۱۲۷۴۔ [۲] حصن حصین ص ۲۹' تحفۃ الذاکرین ص ۲۰۱۔ [۳] صحیح مسلم جلد ۱ ص ۴۳۵ (۱۳۴۲۔۲۵)' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۲' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۰' مرقاۃ جلد ۵ حدیث نمبر ۳۳۰۔

جب کسی شہر کے پاس آئیں تو یہ دُعا پڑھیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! لوگ کس چیز سے ڈرتے تھے؟ رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: لوگ حکمرانوں کے ظلم اور بارشوں کے قحط سے ڈرتے تھے۔ جب وہ شہر کے قریب پہنچتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا فِیْھَا رِزْقًا وَّ قَرَارًا [۱]

اِلٰہی! ہمیں اِس شہر (اور بستی) میں رزق اور ٹھکانہ عطا فرما۔

شہر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی اللہ ﷺ نے اِرشادِ عالی شان فرمایا: لَوْ اَنَّ اَحَدُکُمْ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا قَالَ اگر تم میں سے جب کوئی (سفر میں) کسی جگہ اُترے اور یہ کلمات پڑھ لے تو اُس منزل کی کوئی چیز اُسے نقصان نہ پہنچائے گی یہاں تک وہ وہاں سے روانہ ہوجائے۔ (کوچ کرے) [۲]

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا

اِلٰہی! ہمیں اِس شہر کے پھلوں سے رزق عطا فرما اور ہمیں محبوب بنا اِس کے رہنے

وَ حَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا [۳]

والوں کے نزدیک اور اِس بستی کے نیک لوگوں کو ہمارا محبوب بنا۔

---

[۱] ابن السنی ص ۱۸۵ حدیث نمبر ۵۲۵۔ [۲] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۴۷، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۰۹، دارمی جلد ۲ ص ۲۸۹، کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۵۲۹۔ [۳] حصن حصین ص ۸۰۔

گھر میں داخل ہوتے وقت کی دُعا:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کہے اور پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ

الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گھر میں داخل ہونے اور نکلنے کی بہتری کا،

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا [1]

اللہ (عزوجل) کے نام پر ہم داخل ہوتے ہیں اور اپنے اللہ (عزوجل) پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔

سفر میں سواری کا جانور گم ہو جانے کے وقت بلند آواز سے کہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

(۱) اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً فِی الْاَرْضِ سِوَی الْحَفَظَةِ یَكْتُبُوْنَ مَا (۲) سَقَطَ مِنْ وَّرَقِ الشَّجَرِ فَاِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمْ شَیْءٌ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَلْیُنَادِ. (۱) ”بے شک اللہ (عزوجل) کے فرشتے زمین میں حفاظت کے لئے پھرتے رہتے ہیں (۲) جب کسی درخت کا پتا گرتا ہے، وہ لکھ لیتے ہیں اور جب تم سے کسی کو جنگل میں کوئی واقعہ پیش آئے اور ایسی جگہ کوئی شخص نہ ہو تو بلند آواز سے پکارے۔

اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ [2]

الٰہی! کے بندوں میری مدد فرماؤ۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۴۸۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۵۔ [2] حصن حصین ص ۷۹۔

دن کے وقت گھر میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

حضرت عبید اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب دن کے وقت اپنے گھر واپس تشریف لاتے تو (گھر میں داخل ہوتے وقت) یہ دُعا پڑھتے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانِیْ وَآوَانِیْ وَالْحَمْدُ

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے میری کفایت کی اور مجھے ٹھکانہ عطا فرمایا اور تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

اللہ (عزوجل) کی ہیں جس نے مجھے کھلایا، پلایا اور تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں جس نے

مَنَّ عَلَیَّ فَاَفْضَلَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ[1]

مجھ پر احسان فرمایا۔ (الٰہی!) میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے جہنم سے بچالے۔

جب مسافر اپنے گھر میں داخل ہو تو کیا کہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے اور اپنے اہل خانہ کے پاس تشریف لے جاتے تو یہ طریقہ دُعا و التجا سکھاتے:۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۱۷، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۴۵، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۵۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۰، کتاب الاذکار ص ۲۰، ابن السنی ص ۶۰ حدیث نمبر ۱۵۸۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ حَوْبًا [۱]

اِلٰہی! ہم تجھ سے بار بار توبہ کا سوال کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ وہ کوئی گناہ نہیں چھوڑے گا۔ (بلکہ معاف فرما دے گا)۔

غیر آباد گھر میں داخل ہوتے وقت پڑھیں:

جب اِنسان کسی اَیسے گھر میں داخل ہو جہاں سکونت نہ ہو تو وہاں یہ وِرد کرلے:۔

اَللّٰهُمَّ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ [۲]

اِلٰہی! ہم پر اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے پاکباز بندوں پر سلام ہو۔

بحری سفر میں پڑھی جانے والی دُعا:

قرآنِ مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے' جب (حضرت سیّدنا) نوح (علیہ السلام) کشتی پر سوار ہوگئے تو آپ نے سب کو دعوت دی کہ یہ کشتی اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم) کے حکم سے چلے گی اور اُسی کے حکم سے ٹھہرے گی تو اِس میں سوار ہو جاؤ۔ اِسی لئے بعض علماء نے کشتی میں سوار ہوتے وقت یہی مقدّس کلمات پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا

اللہ (سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی) کے نام کے ساتھ اِس کا چلنا اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے ہی اِس کا لنگر ڈالنا ہے۔

---

[۱] کتاب الاذکار ص ۱۹۴' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۶' ابن حبان حدیث نمبر ۹۶۹' کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۶۲۷' ابن السنی حدیث نمبر ۵۳۱ ص ۱۸۷۔ [۲] کتاب الاذکار ص ۲۰۔

اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝[1]

یقیناً میرا پروردگار ضرور بخشش فرمانے والا مہربان ہے۔

بازار جائیں تو پڑھیں:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں' مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ ''جب کوئی بازار میں داخل ہو تو'' پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ

نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ (ﷻ)' وہ یکتا ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی

لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ

بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے سب تعریف ہے' وہ زندہ فرماتا اور مارتا ہے

وَ هُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ ؕ وَ

اور وہ خود زندہ ہے نہیں مرے گا۔ اُس کے ہاتھ (دستِ قدرت) میں بہتری ہے اور

هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝[2]

وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے

---

[1] ہود: ۴۱' العجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۱۲۵' کنز العمال حدیث نمبر ۱۷۵۳۷۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۳۵' ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۲۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۱۸۵' حصن حصین ص ۱۰۹' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۳' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۳۸' دارمی جلد ۲ ص ۲۹۳' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۵۳۱' کنز العمال حدیث نمبر ۹۳۲۷۔

فٗ: حدیث شریف میں مذکورہ بالا دُعا کے لئے بہت ثواب لکھا ہے۔ بازار میں جاتے ہوئے پڑھنے والے کے نامۂ اَعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس لاکھ خطائیں مٹادی جاتی ہیں اور اُس کے لئے دس لاکھ درجے بلند کردیئے جاتے ہیں نیز اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیا جاتا ہے۔

بازار جاتے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے:-

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ

اللہ (عزوجل) کے نام سے۔ اِلٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اِس

السُّوْقِ وَخَیْرِ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

بازار کی اور اِس بازار میں جو کچھ ہے اُس کی اور پناہ چاہتا ہوں تیری

هٰذِهِ السُّوْقِ وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ

اِس بازار اور جو کچھ اِس بازار میں ہے اُس کے شر سے۔ اِلٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ

اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاجِرَةً اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً[1]

میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی نقصان کا معاملہ کروں۔

جب شوخ (شرارتی) سواری پر سوار ہو تو یہ دُعا پڑھنی چاہئے:

حضرت یونس بن عبید علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی شوخ جانور پر

---

[1] ابن السنی ص ۶۸ حدیث نمبر ۱۸۱۔

سوار ہوتو وہ اُس کے کان میں یہ آیتِ کریمہ پڑھے وہ ٹھہر جائے گا یعنی اپنی شوخی سے باز آجائے گا۔

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ

کیا وہ اللہ (عزوجل) کے دین کے علاوہ اور کوئی دین تلاش کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ کو ماننے

مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

والے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خوشی اور ناخوشی سے

كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ [1]

اور وہ اللہ (عزوجل) ہی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

اگر سواری کا جانور چھوٹ جائے تو کیا کہا جائے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب چٹیل میدان میں تم میں سے کسی کی سواری چھوٹ جائے تو یوں کہو:

يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اُحْبِسُوْا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ! اُحْبِسُوْا [2]

اے اللہ (جَلَّ جلالک) کے بندو! اِسے روک لو اے اللہ (جَلَّ جلالک) کے بندو! اِسے روک لو۔

اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا ایک گھیر لینے والا اِسے روک دے گا۔

لشکر کی روانگی کے وقت دُعائے خیر:

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ

---

[1] ابن السنی ص ۱۷۹ حدیث نمبر ۵۱۰، آل عمران: ۸۳۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۹۱۔

اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّسْتَوْدِعَ الْجَیْشَ ''جب آپ ﷺ کسی لشکر کو وداع فرمانا چاہتے تو یہ دُعائے خیر فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَ

میں اللہ (ﷻ) کے سپرد کرتا ہوں تم لوگوں کا دین اور

اَمَانَتَکُمْ وَ خَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ [1]

تمہاری اَمانت اور تمہارے آخری اَعمال۔

بوقتِ جہاد پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا غَزَا ''رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے'' تو اِس طرح دُعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ نَصِیْرِیْ بِکَ

اِلٰہی! تو میری قوتِ بازو ہے اور میرا مددگار ہے، تیرے بھروسے سے ہی

اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ [2]

دفع کرتا ہوں اور تیری مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری اُمید سے جہاد کرتا ہوں۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۳۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۸۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۲۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۸۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۱، ابنِ حبان حدیث نمبر ۱۶۶۱، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۹۵۱۷، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۱۲۸، کتاب الاذکار ص نمبر ۱۷۹، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۲۹۔

جو جہاد سے واپس آئے اُس کے لیے کیا کہنا چاہیے:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو اُمُّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کا اِستقبال کیا۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کا (نورانی) ہاتھ (مبارک) تھاما اور یہ تعریف کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَصَرَكَ

سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں جس نے آپ (ﷺ) کی مدد کی آپ (ﷺ) کو غلبہ دیا

وَ اَعَزَّكَ وَ اَكْرَمَكَ [1]

اور آپ (ﷺ) کو عزت و وقار سے نوازا۔ (یعنی عزّت و وقار اور درجات کو بلند فرمایا۔)

بلندی پر چڑھتے وقت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب بلند جگہ چڑھتے تو یہ حمد بیان کرتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ

اِلٰہی! ہر بلندی سے تیرا مقام بلند تر ہے

وَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ [2]

اور تیری ہی ہے ہر حالت پر تعریف۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۹۵۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۹۱، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۳۹۔ ۱۲۷، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۳۳، ابن السنی حدیث نمبر ۵۲۲ ص ۱۸۴۔

پہاڑی یا بلندی پر چڑھتے وقت یہ پڑھیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب ہم اُونچی جگہ چڑھتے تو تکبیر کہتے: یعنی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ [1]

اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حالات کی دائمی عادتِ کریمہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند مقام پر چڑھتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرماتے۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جگہ، موقع اور وقت کے مطابق ذکر فرماتے جیسے صبح، شام، بیداری اور نیند کے وقت ذکر فرماتے۔ اِس طرح آپ اِس جانب تعلیم فرماتے کہ حالات کی تبدیلی کے وقت، حالات کی تبدیلی کرنے والی ذاتِ وحدہٗ لاشریک سے مسلمان غافل نہ ہوں۔

بلندی سے اُترتے وقت پڑھیں:

اور جب اُترتے تو تسبیح کہتے: یعنی

سُبْحَانَ اللّٰہِ [2]

اللہ (عزوجل) منزہ و پاک ہے۔

ضرر پہنچانے والے کیڑے مکوڑوں سے بچنے کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، بچھو نے ایک شخص کو

---

[1] حصن حصین ص ۷۹، بخاری حدیث نمبر ۲۹۹۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۳۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۳۔ [2] حصن حصین ص ۷۹، بخاری حدیث نمبر ۲۹۹۳، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۳۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۳۔

کاٹا وہ شخص (تکلیف کی وجہ سے) ساری رات نہ سو سکا۔ نبی اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص کو بچھو نے کاٹا ہے۔ (اور وہ سخت تکلیف میں ہے۔) آپ ﷺ نے فرمایا: لَوْ قَالَ حِیْنَ اَمْسٰی اگر وہ رات کو (مندرجہ ذیل) کلمات طیّبات پڑھ لیتا تو صبح تک اُس کو بچھو کا کاٹنا ضرر نہ دیتا۔

کلمات طیّبات یہ ہیں:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ

میں پناہ لیتا ہوں اللہ (ﷻ) کے کلماتِ تامہ کے ساتھ

کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [1]

ہر اُس چیز کی شرارت سے جو پیدا ہوئی ہے۔

ہواؤں اور بارش سے متعلق دُعائیں

جب ٹھنڈی ہوائیں چلیں تو اِس طرح دُعا کریں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کبھی ٹھنڈی ہوا چلتی تو رسول اللہ ﷺ دوزانو ہو کر بیٹھ جاتے اور یہ دُعا فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَۃً وَّ لَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا

اِلٰہی! اِسے ہمارے لئے رَحمت بنا اور اِسے عذاب نہ بنا

---

[1] کنز العمال جلد ۲ ص ۱۴۱، حصن حصین ص ۸۰، مسلم حدیث نمبر ۵۵۔۴۴ (باب ذکر الماء)، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۳۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۱۸۔۳۵۴۷، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۳۰، جلد ۶ ص ۳۷۷۔۳۰۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۵۳، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۶۰، کنز العمال حدیث نمبر ۳۹۸۰۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا وَلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا [۱]

الٰہی! اسے بارِ رحمت بنا اور اسے عذاب کی آندھی نہ بنا۔

تیز آندھی کے چلتے وقت کی دُعا:

(۱) اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، جب تیز آندھی چلتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دُعا فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَ مَا

الٰہی! میں تجھ سے اِس ہوا کی اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کی خیر طلب کرتا ہوں

اُرْسِلَتْ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّھَا وَ

اور میں تیری اِس کے شر اور جو کچھ اِس میں ہے، اُس سے پناہ لیتا ہوں اور

شَرِّ مَا فِیْھَا وَ شَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ [۲]

اُس شر سے جس کے لئے تو نے اِسے بھیجا ہے۔

تیز ہوا کے وقت کی دُعائے خیر:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوا کو گالیاں نہ دیا کرو اگر تم کوئی ناپسندیدہ اَمر دیکھو تو یہ دُعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرَ

الٰہی! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں اِس ہوا کی بھلائی، اِس میں جو کچھ ہے اُس کی بھلائی

---

[۱] مسندِ شافعی ص ۱۸۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۱۹، مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۶۶۔ [۲] بخاری حدیث نمبر ۳۲۰۵، مسلم حدیث نمبر (۱۵-۸۹۹)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۱۳، مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۶۲۔

مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

اور وہ بھلائی جس کا اِسے حکم دیا گیا ہے اور ہم تیری پناہ لیتے ہیں اس

هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ [1]

ہوا کے شر سے جو کچھ اِس میں ہے اُس کے شر اور وہ شر جس کا اِسے حکم دیا گیا ہے۔

جب رعد (کڑک کی آواز) سنیں تو کیا پڑھیں؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ ''بے شک رسول اللہ ﷺ جب گرج اور بجلیوں کی آواز سنتے تو اللہ جل جلالہ کی بارگاہِ اَقدس میں اِس طرح دُعا فرماتے:۔''

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا

اِلٰہی! اپنے غضب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور نہ ہمیں برباد فرما،

بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ [2]

اپنے عذاب سے۔ بلکہ ہمیں اِس سے قبل ہی عافیت عطا فرما۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۵۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۲۳، مشکل الآثار جلد ۱ ص ۳۹۸، ترمذی حدیث نمبر ۲۲۵۲، مسند احمد جلد ۵ ص ۱۲۳، مشکوۃ حدیث نمبر ۱۵۱۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۱۶۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۵۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۶۲۔۳۸۶، مستدرک حاکم جلد ۴ حدیث نمبر ۲۸۶، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۰۳۵، قرطبی جلد ۱ جزا حدیث نمبر ۲۱۸، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۶۴۷، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۲۴۵ حدیث نمبر ۱۳۲۳۰، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۳۔۳۴۵۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۰۰، مشکوۃ حدیث نمبر ۱۵۲۱، مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۶۸، ابن السنی حدیث نمبر ۳۰۳ ص ۱۰۹۔

جب بادل آئیں اور بارش ہو تو پڑھیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب آسمان پر بادل دیکھتے تو سب کام کاج چھوڑ دیتے اور اُس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور یہ دُعا پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں اُس چیز کے شر سے جو اِس میں ہے۔

پھر اگر اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم اُس بادل کو اُٹھا لیتا تو آپ ﷺ اللہ عزوجل کی حمد وثناء فرماتے اور اگر اُس سے بارش ہوتی تو یوں دُعا فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَافِعًا [1]

اِلٰہی! اِس بارش کو ہمارے باعثِ نفع فرما۔

آندھی، طوفان اور بارش کے وقت:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب شدت کی تیز ہوا چلتی تو نبی اللہ ﷺ یہ کلمات طیبات پڑھتے:-

اَللّٰھُمَّ لَقِحًا لَّا عَقِیْمًا [2]

اِلٰہی! تو اِسے بارآور (بارش لانے والی) بنا، بانجھ (بے فیض) نہ بنا۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۹، نسائی حدیث نمبر ۱۵۲۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۹۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۲۰، مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۶۸۔ [2] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۶۴، مستدرک حاکم جلد ۴ ص حدیث نمبر ۲۸۵، ابن السنی ص ۱۰۸ حدیث نمبر ۲۹۹، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۳۵، کتاب الاذکار ص ۱۵۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۰۳۴، تحفۃ الذاکرین ص ۲۲۷۔

بارش کو دیکھ کر دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' جب آپ ﷺ بارش کو دیکھتے تو فرماتے:-

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا۔[1]

اِلٰہی! موسلا دھار (اور) نفع بخش بارش (عطا فرما)۔

بارش کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش بند ہونے (یعنی قحط) کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے منبر مبارک رکھنے کا حکم فرمایا تو آپ ﷺ کے لئے عیدگاہ میں منبر مبارک رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے لوگوں کو اِطلاع فرمائی' دن میں فلاں وقت باہر آجائیں۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ اُس وقت باہر تشریف لائے جبکہ سورج نکلنا شروع ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ منبر مبارک پر تشریف فرما ہوئے۔

تکبیر کہی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر فرمایا: لوگو! تم نے اپنے گھروں اور زمینوں کے قحط زدہ ہونے اور بارش کے مناسب وقت سے دیر کرنے کی شکایت کی اور بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں دُعا کرنے کا حکم فرمایا ہے اور تم سے وعدہ فرمایا کہ تمہاری دُعا قبول فرمائے گا پھر آپ ﷺ نے اِس طرح بارگاہِ رب

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۵۴' نسائی حدیث نمبر ۱۵۲۳' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۹۰' مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۵۱' ابن حبان حدیث نمبر ۶۰۰۔۶۰۵' مسند احمد جلد ۶ ص ۴۱' قرطبی جلد ۱ جز ۲ حدیث نمبر ۲۰۰' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۱۵' بخاری حدیث نمبر ۱۰۳۲' کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۰۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۰۰' مسند احمد جلد ۶ ص ۳۱-۴۱-۱۹۰' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۶۴۴۔

السموات والارض میں درخواست کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ مَالِكِ يَوْمِ

سب (حقیقی) تعریفیں اللہ (عزوجل) جہانوں کے مالک کے لئے ہیں، جو مالک ہے روزِ

الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ

جزا کا، کوئی معبود نہیں، مگر اللہ (عزوجل) وہ جو کرتا ہے اپنے ارادے کے مطابق کرتا ہے۔ الٰہی!

اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ

تو ہی اللہ (عزوجل) ہے، کوئی معبود نہیں مگر تو۔ بے نیاز ہے تو اور ہم تیرے محتاج ہیں۔

اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَ اجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ

ہم پر بارش نازل فرما اور ذریعہ بنا تو اُسے جو نازل فرمائے

لَنَا قُوَّةً وَ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنَ

ہمارے لئے قوت اور مدت دراز تک اپنے مطالب تک پہنچنے کا۔

پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اُٹھائے۔ اُنہیں اُٹھانا ترک نہ فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی (نورانی) بغلوں کی سفیدی (مبارک) ظاہر ہوگئی۔ پھر لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک فرمائی اور چادر مبارک پلٹی اُس وقت بھی آپ ﷺ نے نورانی ہاتھ (مبارک) اُٹھا رکھے تھے۔ پھر لوگوں کی جانب رُخ زیبا فرما کر منبر شریف سے اُترے اور دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ (تبارک وتعالیٰ خالق و مالک) نے ایک بادل پیدا فرما دیا جو اللہ جل جلالہ کے حکم سے گرجا، چمکا پھر برسا۔ آپ ﷺ مسجد

تک نہ آنے پائے تھے کہ ندی نالے بھر گئے رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کو پناہ گاہ کی طرف دوڑتے دیکھا تو آپ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے (نورانی) دندان (مبارک) ظاہر ہو گئے پھر فرمایا:- اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَنِّیْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ (جل جلالہ) ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ (عزوجل) کا بندہ اور اُس کا رسول (ﷺ) ہوں۔ [1]

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والدِ گرامی سے' اپنے دادا محترم سے روایت کرتے ہیں' جب بارش ہوتی تو نبی اللہ ﷺ یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:-

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهِیْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَ اَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ [2]

اِلٰہی! پانی پلا اپنے بندوں کو اور اپنے چوپائیوں کو اور پھیلا دے اپنی رحمت اور زندہ فرما دے اپنے مردہ شہر۔

کثرتِ باراں سے خوف کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' بارش کی کثرت سے نقصان کے خدشہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَ لَا عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ

اِلٰہی! ہمارے آس پاس (برسا) ہم پر نہیں۔ اِلٰہی!

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۷۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۴۹' مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۳۲۸' کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۸۷' درمنثور جلد ۱ ص ۱۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۰۸' مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۵۶' معانی الآثار جلد ۱ ص ۲۳۵ [2] ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۶۶ حدیث نمبر ۱۱۷۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۰۶' مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۵۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۵۶' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۴۹۱۲۔

عَلَى الْاٰكَامِ وَ الْجِبَالِ وَ الظِّرَابِ

ٹیلوں پر ہو اور پہاڑوں پر اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر

وَ الْاَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ[1]

اور پہاڑی نالوں پر اور جہاں درخت پیدا ہوتے ہیں۔

بارش کے نقصان سے پناہ اور خوشگواری کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ جب آسمان کے اُفق پر بادل کے ٹکڑے دیکھتے تو کام ترک کر دیتے اگرچہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے پھر یہ دُعا فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا

الٰہی! میں اِس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْأً[2]

الٰہی! عمدہ اور خوشگوار (بارش نازل فرما۔)

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۹۳۳، مسلم حدیث نمبر (۸۔۸۹۷)، نسائی حدیث نمبر ۱۵۲۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۵۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۹۰۲، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۴۴۔۴۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۲۶۹، الادب المفرد حدیث نمبر ۶۱۲، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۴۲۳، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۴۹۱۰، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۲۵۷۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۵۲، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۱۹۔۱۲۹۔۱۳۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۶۱۔

بارش والی تاریک رات میں پڑھی جانے والی سورتیں:

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ہم بارش والی تاریک رات میں رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تو ہم نے آپ ﷺ کو پالیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو' میں نے عرض کیا' کیا پڑھوں؟ فرمایا: پڑھ:

(۱) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ

فرما دیں' وہ اللہ (عزوجل) ایک ہے۔ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) بے نیاز ہے۔ نہ اُس نے

وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ [1]

کسی کو جنا اور نہ اُسے کسی نے جنا اور نہ ہی کوئی اُس کا ہمسر ہے۔

(۲) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ

فرما دیں کہ میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں تمام شر جو پیدا ہوئے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ آ جائے اور اُس شر سے جو

فِي الْعُقَدِ ۙ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۚ

گرہوں پر دَم والیوں کا ہے اور حسد کرنے والوں کے شر سے' جب وہ حسد کریں

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۸۲' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۷۵' نسائی حدیث نمبر ۵۴۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۱۶۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۵۔

(۳) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ مَلِكِ النَّاسِ ۙ

فرمائیں کہ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب، لوگوں کے بادشاہ،

اِلٰهِ النَّاسِ ۙ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ

لوگوں کے معبود کی، اُس وسوسے ڈالنے والے، پیچھے ہٹ

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ

جانے والے کے شر سے جو لوگوں کے دِلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔

مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۧ

جنات میں سے ہو یا اِنسانوں میں سے۔

فرمایا: یہ تینوں سورتیں صبح وشام تین تین بار پڑھ لیا کرو کہ تیرے لئے ہر آفت، بلا اور مصیبت کو دُور کرنے کے لئے کافی ہیں۔

قحط کے وقت کی جانے والی دُعا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگ قحط کی شکایت کرتے ہوئے آئے، آپ ﷺ نے یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيًّا نَافِعًا

اِلٰہی! ہمیں بارش عطا فرما موسلا دھار، عام، خوشگوار

غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ [1]

نہ کہ نقصان دہ جلد نہ کہ بدیر۔

راوی کہتے ہیں کہ (اِس دُعا کے ساتھ ہی) بارش نے لوگوں کو آلیا۔

جب ستارے ٹوٹیں تو کیا پڑھنا چاہئے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ جب ستارے ٹوٹنے لگیں تو اُنہیں نہ دیکھیں اور اُس وقت یہ پڑھیں:

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [2]

جو چاہا اللہ (جل جلالہ) نے نہیں طاقت (عمل کرنے کی) مگر اللہ (وتعالیٰ) کی توفیق سے۔

بیماری سے بچنے کے لئے وظیفہ و دُعائیں

خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وظیفہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر ملی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خدام آتے ہیں وہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئیں اُس تکلیف کا اِظہار کرنے کے لئے جو اُن کو چکی پیستے ہوئے ہوتی تھی۔ مگر اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ تو خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۵۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۱۶۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۲۷۰۔۱۲۶۹، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۳۵۔۲۳۶، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۲۷، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۹۸، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۱۴۱۶، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۴۹۰۹۔۴۹۰۷، کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۶۰۲، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۱۳۔۲۱۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۰۷، مرقاۃ جلد ۳ ص ۵۵۵۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۵۳۔

اپنے آنے کا مقصد بیان فرما دیا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کو صورتِ حال کے بارے میں گزارش کی۔ آپ ﷺ یہ سنتے ہی ہمارے ہاں تشریف لے آئے ہم اُٹھنے لگے مگر آپ ﷺ نے اُٹھنے سے منع فرما دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلَا اَدُلُّکُمَا عَلٰی خَیْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجَعَکُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ وَاَحْمِدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِیْنَ وَ کَبِّرَا اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِیْنَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمَا مِنْ خَادِمٍ [1] ''کیا تمہارے سوال سے تمہیں بہتر چیز نہ عطا فرماؤں؟ فرمایا: جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو تینتیس (۳۳) بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ** 'تینتیس (۳۳) بار **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** اور چونتیس (۳۴) بار **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھ لیا کرو' یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے''۔

دوسری حدیث شریف جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں: اُس میں **عِنْدَ کُلِّ صَلَاۃٍ وَ عِنْدَ مَنَامِکَ** [2] ''ہر نماز کے وقت اور سوتے وقت کا ذکر مبارک ہے''۔

ف: (تسبیح فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) یہ وہ عظیم ترین وظیفہ ہے جو آقائے کون و مکاں سیّدِ وسرور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غلام اور کنیز سے زیادہ بہتر عطیہ عطا فرمایا تھا۔

نظرِ بد لگے تو یہ پڑھ کر دَم کریں:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب کسی کو نظر لگ جائے تو پڑھیں:-

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۵۳۶۱' مسلم حدیث نمبر (۸۰۔۲۷۲۷)' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۲' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۶۹' مسند احمد جلد ۱ ص ۸۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۷' مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۹۸۔ [2] مسلم حدیث نمبر ۸۱۔۲۸۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۸۸' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۰۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اذْھَبْ

اللہ (عزوجل) کے نام سے، اِلٰہی! دُور فرما اِس (نظربد) کی

حَرَّھَا وَ بَرْدَھَا وَ وَصَبَھَا [1]

گرمی اور سردی کو اور اِس کے دَرد کو۔

بعد اِس کے یہ کہیں۔

قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ط

اللہ (عزوجل) کے اِذن (حکم) کے ساتھ کھڑا ہو۔

بیمار کے لئے بیماری کی حالت میں پڑھنے کی دُعا:

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو مسلمان اپنی بیماری کی حالت میں آیتِ کریمہ کو چالیس (۴۰) بار پڑھے اور اُس بیماری میں فوت ہو جائے تو اُسے شہید کے برابر اَجر وثواب عطا فرمایا جائے گا اور اگر تندرست ہو گیا تو اُس کے گناہوں کی بخشش ومغفرت ہو جائے گی"۔

آیتِ کریمہ یہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط [2]

نہیں کوئی معبودِ برحق مگر تو۔ تو منزّہ و پاک ہے، یقیناً میں ہی ہوں جرم کرنے والوں میں سے۔

---

[1] حصن حصین ص ۱۱۱، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ ص ۴۱۶۔ [2] حصن حصین ص ۱۶۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۵، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۳۸۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۹۹۱، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۲۳۔

بیمار پرسی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کی یہ عادتِ مبارکہ تھی کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ اُس پر اپنا (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتے پھر یہ دُعا پڑھتے تاکہ ہم بھی اپنے بیماروں سے اَیسے ہی محبت اور شفقت کریں۔

دُعا

اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِهُ وَ اَنْتَ الشَّافِیْ

اِلٰہی! بیماری کو دُور فرما۔ اے لوگوں کے رب! اِسے شفاء دے اور تو شفاء دینے والا ہے،

لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا[1]

تیری شفاء ہی (حقیقتاً) شفاء ہے، اَیسی شفاء جو نہ چھوڑے بیماری کو (باقی)۔

بیمار پُرسی کرنے والا بیمار کے لئے دُعا کرے:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا جَآءَ رَجُلٌ یَّعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلْ ''جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کے جائے تو اُس کے لئے یوں دُعا کرے'':

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ یَنْكَاْبِكَ عَدُوًّا اَوْ

اِلٰہی! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما تاکہ تیرے دشمن کو تیرے لئے ہلاک یا زخمی کرے یا

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۵۶۷۵، مسلم حدیث نمبر (۴۶۔۲۱۹۱)، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۰، ترمذی حدیث نمبر ۹۷۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۱۹، مسند احمد جلد ۱ ص ۷۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۰، مرقاۃ جلد ۴ ص ۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۶۵، حصن حصین ص ۱۱۲، کتاب الاذکار ص ۱۱۳۔

يَمْشِيْ لَكَ اِلَى الْجَنَازَةِ [1]

تیری خوشنودی کے لئے کسی جنازہ کے ساتھ چلے۔

عیادت کے وقت کی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جو مسلمان کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اور اُس مریض کی موت کا وقت نہ آیا ہو اور اُس مریض کے لئے یہ دُعا سات مرتبہ پڑھے تو اُس کو اُس بیماری سے شفاء دی جاتی ہے۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ

اللہ (عزوجل) سے میں دُعا کرتا ہوں جو مالک ہے

الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ وَ يُعَافِيَكَ [2]

عرشِ عظیم کا کہ وہ تمہیں شفاء اور عافیت عطا فرمائے۔

ایک اور دُعا:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میری ایک تکلیف میں جو بہت زیادہ تھی، رسول اللہ ﷺ میری عیادت فرمانے کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: دَرد کی جگہ اپنا دایاں ہاتھ سات مرتبہ پھیرو اور یہ دُعا پڑھو:۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۰۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۷۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۶، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۹۔

[2] ابن السنی ص ۱۹۲ حدیث نمبر ۵۴۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۰۶، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۶۵، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۴۳۔۲۳۹، ابن حبان حدیث جلد ۴ ص ۲۷۴، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۲۱۴

اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ[1]

میں پناہ لیتا ہوں اللہ (عزوجل) کی عزت کی اور اُس کی قدرت کی اِس شر سے جو مجھے ہے۔

فرماتے ہیں، میں نے اَیسا ہی کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری تکلیف دُور فرما دی۔ میں ہمیشہ اِسی وجہ سے اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو اِن کلمات طیّبات کے پڑھنے کے لئے کہتا ہوں۔

غم اور نقصان دُور کرنے والے کلمات طیّبات:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس حال میں تھے کہ میرا ہاتھ اُن کے (نورانی) ہاتھ مبارک میں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس آئے جس کی حالت بہت بوسیدہ ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا کہ میں تمہیں اِس بوسیدہ حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ اُن صاحب نے عرض کیا: غم اور نقصان۔ (بدحالی، تنگی وغیرہ کی وجہ سے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اَیسے کلمات طیّبات نہ بتاؤں جو تمہارے نقصان اور غم کو دُور کر دیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ کلمات طیّبات نہیں سکھائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کلمات کہو:۔

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

میں نے اُس زندہ رہنے والی ذات پر بھروسہ کیا جسے موت نہیں۔

---

[1] ابن السنی ص ۱۹۲ حدیث نمبر ۵۴۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۱، مسند احمد جلد ۴ ص ۲۱۷، شرح السنۃ جلد ۶ ص ۲۵۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۶۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۲۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ

سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا اور نہ کوئی

یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ

شریک ہے اُس کی بادشاہی میں، نہ وہ کچھ کمزور ہے

وَ لِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا [1]

کہ اُس کا کوئی مددگار ہو اور تم اللہ (عزوجل) کی خوب بڑائی بیان کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس آدمی کے پاس دوبارہ تشریف لائے تو اُس کا حال اَچھا ہو گیا تھا۔

بچوں کا تعویذ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کی پناہ کے لئے دُعا فرماتے اور حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور تمام اہل بیتِ نبوت رضی اللہ عنہم کو اس دُعا میں شامل فرماتے۔

اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ

میں تمہارے لئے پناہ لیتا ہوں اللہ (عزوجل) کے کلماتِ تامہ کی، ہر اُس شر سے

كُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَیْنٍ لَّآمَّةٍ [2]

جو شیطان اور زہریلے جانور اور ہر بُری نظر سے پیدا ہوتا ہے۔

---

[1] ابن السنی ص ۱۹۲ حدیث نمبر ۵۴۶۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۳۳۷۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۶۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۵، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۷۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۵، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۴۔

جو صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تو شام تک اُس کی حفاظت ہوگی اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک اُس کی حفاظت ہوگی۔

کان میں شاں شاں ہوتے وقت کی دُعا:

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا طَنَّتْ اُذُنُ اَحَدِکُمْ فَلْیَذْکُرْنِیْ وَ لْیُصَلِّ عَلَیَّ وَ لْیَقُلْ: ''جب کسی آدمی کے کان میں شاں شاں ہو (آوازیں آنے لگے) تو اُسے چاہئے کہ مجھے یاد کرے اور مجھ پر دُرود شریف بھیجے اور کہے۔''

ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَّنْ ذَکَرَنِیْ [1]

اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اُس شخص کا ذکر بہتری کے ساتھ کرے جس نے مجھ کو یاد کیا۔

بدزبانی سے نجات کا وظیفہ:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ [2]

میں اللہ (جل جلالہ) سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

جو شخص تیز زبان (بدزبان) ہو تو وہ اِستغفار کو لازم پکڑے کیونکہ حدیث شریف میں ہے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی زبان کی تیزی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اِستغفار سے کہاں ہے؟ (یعنی اِستغفار کیوں نہیں کرتا؟) بے شک میں دن میں سو (۱۰۰) مرتبہ اِستغفار کرتا ہوں۔

ف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِستغفار کرنا تعلیم اُمت کے لئے ہے ورنہ آپ گناہوں

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۶۰، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۳۸، ابن السنی ص ۶۳، حدیث نمبر ۱۶۶، کنز العمال حدیث نمبر ۴۱۶۴۴، تحفۃ الذاکرین ص ۲۶۶، حصن حصین ص ۱۰۶۔ [2] حصن حصین ص ۱۰۸۔

سے معصوم ہیں۔

پاؤں سُن ہوجانے کا علاج:

جب کسی شخص کا پاؤں سُن ہوجائے تو اپنی سب سے زیادہ محبوب شخصیت کو یاد کرے۔ مسلمان کو چاہئے کہ ایسے موقعہ پر نبی اللہ ﷺ کو یاد کرے یعنی **یَا مُحَمَّدُ** (صلی اللہ علیک وسلم) کہے۔ کیونکہ تمام مخلوق میں آپ ﷺ سب سے زیادہ محبوب ہیں حتیٰ کہ سب سے بڑھ کر آپ (ﷺ) کی محبت ہی جانِ ایمان ہے۔

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے **الادب المفرد** میں لکھا جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سُن ہوا تو اُن سے کسی نے کہا: **اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ** یعنی ''ایسی شخصیت کو یاد کرو جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہو'' تو اُنہوں نے کہا:-

یَا مُحَمَّدُ

(صلی اللہ علیک وسلم)

تو پاؤں صحیح ہوگیا اِس پر حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:-

''پاؤں سُن ہونے پر کہا جائے''۔

یَا مُحَمَّدُ[1]

(صلی اللہ علیک وسلم)

اَعضائے جسم کی عافیت کے لئے دُعا:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اپنے والدِ گرامی سے

---

[1] الادب المفرد ص ۱۴۲۔

عرض کیا' اے پیارے والدِ محترم میں ہر صبح آپ سے ایک دُعا سنتا ہوں جو آپ تین بار صبح اور تین بار شام کو پڑھتے ہیں تو والدِ گرامی نے اِرشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دُعا کرتے سُنا اور مجھے یہ چیز بہت محبوب ہے کہ میں آپ ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ پر عمل کروں۔ کلمات ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ

اِلٰہی! تندرست رکھ میرے بدن کو۔ اِلٰہی! عافیت سے رکھ میرے کان۔

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ [1]

اِلٰہی! عافیت سے رکھ میری آنکھ۔ کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

بیماری اور بیمار پرسی کے وقت کی دُعائیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب بیمار کے پاس تشریف لے جاتے تو اِس طرح اُس کی تسلی فرماتے:

لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰہُ [2]

کوئی حرج نہیں یہ بیماری انشاء اللہ تجھے گناہوں سے پاک کرے گی۔

ایک بیمار کا واقعہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' نبی اللہ ﷺ ایک

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۳' الادب المفرد حدیث نمبر ۷۰۱' کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۴۲۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۵۶۶۲' مسند احمد جلد ۲ ص ۳۵۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۲۹' مرقاۃ جلد ۳ ص ۹' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۳۸۳' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۷۷

اَعرابی کی بیمار پرسی کے لئے اُس کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کا یہ طریقہ مبارک تھا کہ آپ ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو فرماتے تھے' کوئی حرج نہیں یہ بیماری گناہوں سے پاک کردے گی۔ آپ ﷺ نے بیمار اَعرابی سے بھی اِسی طرح فرمایا۔ مگر اُس اَعرابی نے نادانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عرض کردیا۔ بَلْ حُمّٰی تَفُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ کَبِیْرٍ تُزِیْرُہُ الْقُبُوْرَ ''وہ بولا! ہرگز نہیں یہ بخار تو بہت بوڑھے پر جوش مار رہا ہے' اِسے قبروں کی زیارت کرا کے رہے گا''۔ تو نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: فَنَعَمْ اِذَنْ [1] ''تو چلو پھر اَیسا ہی سہی''۔ پھر وہ فوت ہوگیا۔

نوٹ: بزرگوں کے سامنے اَچھی بات کرنی چاہئے اور بیماری کی حالت میں اللہ رحیم وکریم سے رَحمت مانگنی چاہئے۔

مُعَوَّذَتَین کے ذریعے دَم:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' جب نبی اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو مُعَوَّذَتین (آخری دو قل شریف) سے اپنے اُوپر دَم فرماتے اور اپنے جسم اَطہر پر اپنے ہاتھ پھیرتے۔ آپ فرماتی ہیں جب آپ اُس علالت میں تھے جس میں آپ ﷺ نے دُنیا سے پردہ فرمایا تو میں اِن مُعَوَّذات سے آپ ﷺ کو دَم کرتی جن سے آپ ﷺ دَم فرمایا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے (نورانی) جسم (اَطہر) پر آپ ﷺ کے (نورانی) ہاتھ (مبارک) پھیرتی۔ [2]

---

[1] اِن الفاظ میں رسول اللہ ﷺ نے اِظہارِ ناراضگی فرمایا کیونکہ پہلے اُسے صبر وشکر کی تلقین فرمائی تھی مگر اُس نے اُسے قبول نہ فرمایا اور اَدب کے راستے پر نہ چلا بلکہ حدِ اعتدال سے باہر نکل گیا اور کفرانِ نعمت کا راستہ اِختیار کیا۔۔۔ تاہم علماء نے کہا کہ وہ سنگ دِل اور اَکھڑ دیہاتیوں میں سے تھا۔ بیماری اور تکلیف نے اُسے بے بس کردیا تھا' اِس کے باوجود اُس نے تکلف سے کام لیا جس کا یہ مقام نہ تھا۔ اِس بنا پر آپ ﷺ ناخوش ہوئے۔ (اشعۃ اللمعات جلد۲ ص۷۴۴ حاشیہ نمبر۴)۔ [2] بخاری حدیث نمبر۵۷۴۵' مسلم حدیث نمبر (۵۴۔۲۱۹۴)' ابوداؤد حدیث نمبر۳۸۹۵' ابن ماجہ حدیث نمبر۳۵۲۱' مسند احمد جلد۶ ص۹۳' مشکوٰۃ حدیث نمبر۱۵۳۲' مرقاۃ جلد۴ ص۱۲۔

مسلم شریف کی ایک روایت پاک میں ہے کہ کَانَ اِذَا مَهِزَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ الْمُعَوَّذَاتِ آپ ﷺ کا دستورِ مبارک تھا کہ جب آپ ﷺ کے اہلِ بیت میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ معوّذات پڑھ کر اُن سے اُس پر دَم فرماتے۔

بیمار پُرسی اور دَم:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ ''یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم) آپ علیل ہیں''۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو حضرت جبریل علیہ السلام نے (بطریقِ علاج) دُعا پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ

اللہ (عزوجل) کے نام سے آپ (ﷺ) کو دم کرتا ہوں ہر رنج و غم سے

وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ

ہر ذات کی بدی سے ہر شخص اور ہر حاسد آنکھ سے اللہ (عزوجل)

يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ [1]

آپ (ﷺ) کو شفاء عطا فرمائے، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے نام سے دم کرتا ہوں۔

بخار اور دَردوں سے شفاء کے لئے کلماتِ طیّبات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۴۰۔۲۱۸۶)، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۷، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۶۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۳۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو بھی بخار یا جسم میں کہیں دَرد وغیرہ کی تکلیف ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو اِن کلمات طیّبات کے پڑھنے کی تعلیم فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ

اللہ (عزوجل) سب سے بڑے کے نام سے، میں پناہ لیتا ہوں۔ اللہ (جل جلالہ) عظیم کے پاس

شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ تَعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ [1]

ہر خون بہانے والی رَگ کے شر سے اور آگ کی تپش کے شر سے۔

دَرد یا مرض کی شکایت کے موقع پر پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا، تم میں سے کسی کو کوئی دَرد یا بیماری لاحق ہو اور وہ تمہارے سامنے دَرد یا مرض کی شکایت کرے تو چاہیے کہ وہ یہ دُعا پڑھے:

رَبَّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ

ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں میں ہے۔ تیرا نام پاک اور مقدّس ہے

اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ

تیرا حکم آسمانوں اور زمین میں جاری ہے جس طرح تیری رَحمت

فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ

آسمانوں میں ہے اِسی طرح تو اپنی رَحمت زمین میں پھیلا دے

---

[1] ترمذی حدیث نمبر (۲۰۷۵)، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۶، مسند احمد جلد ۱ ص ۳۰۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۸۔

اغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ

ہمارا گناہ بخش دے اور ہماری خطائیں بھی بخش دے۔ تو طیّب و پاک لوگوں کا بھی رب

اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَّ شِفَآءً مِّنْ

ہے۔ اپنی رحمت سے بھی رحمت نازل فرما اور اپنی طرف سے

شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ [1]

شفاء عطا فرما اِس دَرد اور بیماری پر۔

فَيَبْرَاءُ تو وہ بیماری دُور ہو جائے گی۔

کثرتِ رنج و غم کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ كَثُرَ هَمُّهٗ ''جس پر رنج و غم زیادہ چھا جائیں'' تو وہ یہ کلمات طیّبات پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ

اِلٰہی! میں بندہ ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے بندے کا اور بچہ ہوں تیری بندی کا

وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ

میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ مجھ پر تیرا حکم جاری ہے۔ میرے بارے

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۲، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۵، مرقاۃ جلد ۴ ص ۲۸۔

حُكْمِكَ عَدْلٌ فِيْ قَضَائِكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ

میں تیرا فیصلہ عین (کرم) اور اِنصاف (شفقت) ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اُس نام

هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ

سے جو تو نے اپنا رکھا ہے یا جو نام تو نے اُتارا ہے

كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِ

اپنی کتاب میں یا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی سکھایا ہے یا جو نام اپنے

اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ

پاس پردۂ غیب میں پوشیدہ رکھا ہے، یہ مانگتا ہوں کہ تو

تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجِلَآءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ [1]

قرآنِ (مجید) کو میرے دِل کی بہار اور رنج وغم کا علاج اور دُور کرنے کا ذریعہ بنادے۔

رنج وغم اور دیگر مصائب سے حفاظت کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی چیزوں سے پناہ کے لئے اللہ جل جلالہ کے حضور اِس طرح دُعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم

---

[1] مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۲، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۲۔

وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ

اور عاجزی و سستی اور بزدلی و کنجوسی سے اور

ضَلَعَ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ [1]

قرض چڑھ جانے اور لوگوں کے غلبہ سے۔

غمگین کے لئے دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ غمگین یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى

الٰہی! میں رَحمت کا اُمیدوار ہوں، مجھے سپرد نہ کر میرے

نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّ اَصْلِحْ لِيْ

نفس کے ایک لحظہ کے لئے بھی اور بالکل دُرست فرما دے

شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [2]

میری حالت تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۶۹، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۴۱، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۵۱، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۲۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۶۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۰، مسند احمد جلد ۵ ص ۴۲، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۲۲، قرطبی جلد ۷ جز ۱۳ حدیث نمبر ۲۲۳، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۷۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۷۔

بے قراری کے وقت کی دُعا:

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی کام میں بے قرار ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے:

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ [1]

اے زندہ! اے قائم رکھنے والے! اپنی رَحمت سے میری مدد فرما۔

تقدیر پر راضی رہنے کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْاَمَانَةَ

اِلٰہی! میں تجھ سے مانگتا ہوں صحت اور پاک دامنی اور اَمانت

وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدْرِ [2]

اور حُسنِ اَخلاق اور تقدیر پر راضی رہنا۔

آفات کا خاتمہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نے بارگاہِ رسالتِ مآب ﷺ میں عرض کی کہ اُسے آفات نے گھیر لیا ہے تو

---

[1] ابن السنی ص ۱۲۲ حدیث نمبر ۳۳۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۹۳۔۳۵۲۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۵۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۴۔ [2] کنز العمال جلد ۲ ص ۱۸۳ حدیث نمبر ۳۶۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۰۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۱۴۔

آپ ﷺ نے فرمایا، صبح کے وقت یوں دُعا کیا کرو:

بِاسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَمَالِيْ [1]

اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اپنے نفس، اپنے اہل اور اپنے مال کی حفاظت چاہتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے (کوئی غم کی) چیز نہ چھوڑے گی، اُس شخص نے اِس دُعا کو پڑھا تو اُس کی مصیبتیں ختم ہوگئیں۔

دُعا کی برکت سے آگ سے حفاظت:

حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے عرض کی، آپ کا گھر جل چکا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: میرا گھر نہیں جلا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذمۂ کرم پر تھا کہ وہ اُسے نہ جلاتا کیونکہ میں نے وہ کلمات طیّبات پڑھے تھے جنہیں میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ جس نے وہ کلمات طیّبات دن کے اِبتدائی حصّہ میں پڑھے تو شام تک اور جس نے یہ کلمات طیّبات دن کے آخری حصّہ میں کہے تو صبح تک اُسے کسی مصیبت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اِلٰہی! تو میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھی پر میں نے بھروسہ کیا ہے

وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ

تو ہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔ جو اللہ (عزوجل) نے چاہا وہ ہو گیا

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۹، ابن السنی حدیث نمبر ۵۱ ص ۲۳۔

وَمَالَمْ يَشَأْلَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

جو اُس نے نہ چاہا نہ ہوا۔ کوئی قوت نہیں کوئی طاقت نہیں

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ

مگر اللہ (عزوجل) کے ساتھ، جو بلند اور عظیم ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ)

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ

ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ (علیم و قدیر) نے اِحاطہ کیا ہوا ہے۔

بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ

علم سے ہر چیز کا۔ اِلٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں

شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ

نفس کے شر سے اور ہر اُس جانور کے شر سے جسے تو پیشانی سے

بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ[1]

پکڑنے والا ہے۔ بے شک میرا رب صراطِ مستقیم پر ہے۔

وہ شخص کئی بار حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی کہا کہ اپنے گھر کی خبر لیجئے وہ جل چکا ہے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا میرا گھر نہیں جلا کیونکہ میں نے نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مُحوّلہ بالا کلمات طیّبات صبح کے وقت کہے تو اُس کے مال، اہل اور نفس کو اَیسی چیز کا سامنا

---

[1] کتاب الاذکار ص ۷۰، ابن السنی حدیث نمبر ۵۸ ص ۲۵۔

نہیں کرنا پڑتا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ میں نے آج اُن کلمات کا وِرد کیا تھا۔ پھر اُنہوں نے لوگوں سے کہا' میرے ساتھ چلو وہ خود بھی کھڑے ہوئے اور لوگ بھی اُن کے ہمراہ ہو گئے وہ جب اُن کے گھر تک پہنچے تو گھر کا اِردگرد جل چکا تھا مگر اُن کا گھر محفوظ تھا۔

غُصّہ کا علاج:

حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب غُصّہ آتا تھا تو رسول اللہ ﷺ اُن کی ناک کو ہلاتے اور فرماتے: عویش! یہ (دُعا) پڑھو:-

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ

اِلٰہی! (حضرت) محمد (ﷺ) کے رب! میرے گناہ معاف فرما دے' اور دور فرما

غَیْظَ قَلْبِیْ، وَاَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ [1]

میرے دِل کا غصہ اور گم راہ کرنے والے فتنوں سے میری حفاظت فرما۔

جس پر جنات کا اَثر ہو اُس پر دَم کرنا اور دُعائیں:

حضرت عبداللہ بن ابو لیلیٰ علیہ الرحمہ ایک آدمی سے اور وہ اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتے ہیں' فرماتے ہیں' ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اُس نے عرض کیا: میرے بھائی کو تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی کو کیا تکلیف ہے؟ اُس نے عرض کیا' اُس پر جن ہے۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: اُس کو میرے پاس لے آؤ۔ وہ شخص (جس کو تکلیف تھی) آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس پر سورۃ الفاتحہ' سورۃ البقرۃ کی

---

[1] ابن السنی حدیث نمبر ۴۵۵ ص نمبر ۱۶۱۔

ابتدائی چار آیتیں اور درمیان کی دو آیتیں وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ.... لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (البقرۃ:۲۱۴-۲۱۳) تک پڑھیں۔ اور آیۃ الکرسی، سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیاتِ مبارکہ اور سورۂ آل عمران کا ابتدائی حصہ اور شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ.... الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (آل عمران:۱۸) آخر آیتِ مبارکہ تک اور سورۂ اعراف کی ایک آیتِ کریمہ: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.... رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ۝ (آیت:۵۴) سورۃ الصافات کی ابتدائی دس آیتیں، سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں اور سورۂ جن کی ایک آیتِ کریمہ وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ [1] پڑھیں۔

حضرت یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لے کر آئیں۔ اُنہوں نے عرض کیا: میرے بیٹے کو جنون طاری ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اُس بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن شریف ڈالا پھر یہ کلمات طیّبات ارشاد فرمائے:-

بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِخْسَأْ عَدُوَّ اللّٰهِ [2]

اللہ (عزوجل) کے نام سے محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں۔ اللہ (عزوجل) کے دشمن دفع ہو جا۔

وحشت وخوف طاری ہو تو یہ کلمات طیّبات پڑھیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک صحابی رضی اللہ

---

[1] ابن السنی ص ۲۲۳ حدیث نمبر ۵۳۲۔ [2] ابن السنی ص ۲۲۴ حدیث نمبر ۶۳۳، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۷۳-۱۷۱، دلائل النبوۃ جلد ۶ ص ۲۳-۲۲-۲۱-۱۹، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۶۱۷۔

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضر ہوئے اور اپنی وحشت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: تم یہ کلمات اکثر پڑھتے رہا کرو:۔

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ

پاک ہے (کائنات) کا مقدّس بادشاہ، فرشتوں اور روح کا پروردگار

جُلِّلَتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ بِالْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ [1]

اپنی عزّت وعظمت کی وجہ سے آسمانوں اور زمینوں میں بڑی شان والا تسلیم کیا گیا ہے۔

اُس شخص نے اِن کلمات طیّبات کو پڑھا تو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ نے اُس کی وحشت دُور فرمادی۔

بے مثال دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی دُعا حفظ کی ہے جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ

الٰہی! مجھے ایسا کر دے کہ تیرا بہت ہی شکر ادا کروں اور تیرا بہت ہی ذکر کروں

وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ وَاحْفَظُ وَصِيَّتَكَ [2]

اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیری وصیّت کی حفاظت کروں۔

---

[1] ابن السنی ص ۲۲۶ حدیث نمبر ۶۳۹۔ [2] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۱۳، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۷۲، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۳۹۔

مختلف تکالیف اور نقصان دہ چیزوں سے پناہ کی دُعائیں:

حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ مختلف تکالیف اور نقصان دہ چیزوں سے پناہ کے لئے اِس طرح دُعا فرمایا کرتے تھے۔ (اُمّت کی تعلیم کے لئے)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں عاجز رہ جانے، سستی

وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ

اور بزدلی اور کنجوسی اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے۔ اِلٰہی

اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ

تو میرے نفس کو اُس کی پرہیز گاری عطا فرما اور اِسے پاک فرما دے تو بہترین ہے

زَکّٰھَا اَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ

پاک فرمانے والا تو ہی والی وارث ہے۔ اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں

مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ

اَیسے علم سے جو نفع نہ دے اور اُس دِل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو اور اُس

نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَۃٍ لَا یُسْتَجَابُ لَھَا

نفس سے جو سیر نہ ہو اور اُس دُعا سے جو قبول نہ ہو۔

مسلم حدیث نمبر (۲۷۲۲-۷۳)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۹۔

مختلف آفات و بلیّات سے پناہ کی دُعا:

(۱) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ مختلف آفات و بلیّات سے پناہ کے لئے (اُمّت کی تعلیم کے لئے) پڑھا کرتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنَ الۡکَسَلِ وَالۡھَرَمِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں، سستی اور بڑھاپے سے

وَالۡمَغۡرَمِ وَالۡمَأۡثَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِکَ مِنۡ

اور قرض و گناہ سے۔ اِلٰہی میں تیری پناہ لیتا ہوں

عَذَابِ النَّارِ وَ فِتۡنَۃِ النَّارِ وَفِتۡنَۃِ الۡقَبۡرِ

آگ کے عذاب اور آگ کے فتنہ سے اور قبر کے فتنہ سے

وَ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ شَرِّ فِتۡنَۃِ الۡغِنٰی وَشَرِّ

اور قبر کے عذاب سے اور مالداری اور اُس شر سے جو

فِتۡنَۃِ الۡفَقۡرِ وَمِنۡ فِتۡنَۃِ الدَّجَّالِ اَللّٰھُمَّ اغۡسِلۡ

فقیری کے فتنہ میں ہے اور دجال کے فتنہ سے۔ اِلٰہی دھو دے

خَطَایَایَ بِمَآءِ الثَّلۡجِ وَالۡبَرۡدِ وَنَقِّ قَلۡبِیۡ کَمَا

میری خطائیں برف کے اَولوں سے اور ٹھنڈے (پانی) سے۔ اور میرا دِل اَیسے صاف

يَنْقَى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ

فرما دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے' اور فاصلہ فرما دے میرے

بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ

اور میری خطاؤں کے درمیان ایسا جیسا تو نے فاصلہ فرمایا ہے

الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ [1]

مشرق و مغرب میں۔

(۲) حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اُمت کی تعلیم کے لئے یہ) دُعا (بھی سکھاتے تھے) کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ

اِلٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عمارت گرنے سے اور میں تیری پناہ لیتا ہوں

مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ

اُوپر سے گرنے پر اور ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور بڑھاپے سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ

اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اِس سے کہ شیطان مجھے وسوسے ڈالے

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۲۷' مسلم حدیث نمبر (۴۹۔۵۸۹)' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۶۰' مسند احمد جلد ۲ ص ۱۸۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۹' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۷۔

اَلْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتُ فِيْ سَبِيْلِكَ

موت کے وقت اور میں تیری پناہ لیتا ہوں کہ تیری راہ میں (جہاد کے وقت)

مُدْبِرًا وَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا[1]

پیٹھ پھیرتا مروں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ سانپ سے ڈسا ہوا مروں۔

دو خوبصورت اور پیارے دُعائیہ کلمات:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ نے میرے والدِ گرامی سے پوچھا: يَا حَصِيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا ''یا حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو''۔ راوی فرماتے ہیں، میرے والدِ گرامی نے عرض کیا، سات معبودوں کی چھ (۶) زمین کے معبودوں کی اور ایک آسمان والے معبود کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فَاَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟ ''اِن میں سے اُمید اور خوف کس سے رکھتے ہو؟'' عرض کیا، آسمان والے سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: يَا حَصِيْنُ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ ''اے حصین! اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تمہیں دو دُعائیہ کلمات سکھاؤں گا جو تمہیں بہت فائدہ دیں گے''۔ راوی فرماتے ہیں، جب میرے والدِ گرامی مسلمان ہو گئے تو عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے وہ دُعائیہ کلمات سکھائیے جن کا آپ ﷺ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دُعائیہ کلمات یہ ہیں:-

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۵۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۲۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۹۔

اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ[1]

اِلٰہی! مجھے میری ہدایت کا اِلہام فرما اور مجھے میرے نفس کی شرارت سے پناہ عطا فرما۔

برص اور دیوانگی سے پناہ کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بیماریوں سے پناہ کا طریقہ اِس طرح سکھایا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ

اے اللہ (جل جلالک)! میں تیری پناہ لیتا ہوں برص اور کوڑھ کی بیماری سے

وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّئِ الْاَسْقَامِ[2]

اور دیوانگی سے اور بُری بیماریوں سے۔

تعویذ لٹکانا:

حضرت عَمرو بن شعیب علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی خواب گاہ میں ڈرے یا گھبرائے تو پڑھے:-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ

میں اللہ (عزوجل) کے پورے کلمات کی پناہ لیتا ہوں اُس کے غضب اور ناراضگی سے

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۲۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۵۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۹۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۷۔

وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ

اور اُس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسوں سے اور

الشَّيٰطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ۝

اِس سے کے وہ ہمارے پاس آئیں۔

فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ [1]

''تو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بیٹوں میں سے اُن کو سکھا دیتے تھے جو بالغ ہوتے تھے اور جو بالغ نہ ہوتے تھے اِن کلمات طیّبات کو لکھ کر اُن کے گلے میں لٹکا دیتے تھے''۔ یہ حدیث شریف حسن مرفوع اور غریب ہے۔

اِس حدیثِ مبارکہ سے یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ آیاتِ قرآنیہ، اَسمائے اِلٰہیہ اور ماثورہ دُعاؤں کا جو فائدہ پڑھنے سے ہوتا ہے، وہی فائدہ بفضلہٖ تعالیٰ لکھ کر پاس رکھنے سے بھی ہوتا ہے۔ نیز تعویذ لکھنا یا گلے میں باندھنا سُنّتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے۔ جن تعویذ گنڈوں سے منع فرمایا گیا ہے وہ کفّار کے جنتر منتر کے تعویذ ہیں جن میں شرکیہ اَلفاظ ہوں۔

علاوہ ازیں یہ نفع بھی حاصل ہوا کہ دُعاؤں کے اَلفاظ بھی نفع دیتے ہیں اور اُن کے نقوش بھی بلکہ وہ کاغذ بھی جن پر یہ نقوش لکھے جائیں۔ حضرت ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:- وَهٰذَا اَصْلٌ فِيْ تَعْلِيْقِ التَّعَاوِيْذَاتِ

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۳، کنز العمال حدیث نمبر ۴۱۳۵۵، باختلاف الفاظ ابو داؤد حدیث نمبر ۳۸۹۷، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۷۳۳ حدیث نمبر ۵۴۸ (طبع جدید) مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۵ ص ۴۳۹ (طبع جدید)۔

الَّتِیْ فِیْهَا اَسْمَآءُ اللّٰهِ تَعَالٰی [1] ''یہ حدیث شریف اُن تعویذات کے لٹکانے کی اَصل ہے جن میں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے اَسمائے مبارکہ ہوں''۔

پھوڑے پھنسی کی شکایت ہو تو یہ کلمات طیّبات پڑھیں:

(۱) بعض اَزواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میرے پاس حضور اکرم ﷺ تشریف لائے میری اُنگلی پر پھوڑا نکلا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ذریرہ ہے۔ آپ ﷺ نے اُسے پھوڑے پر رکھا پھر فرمایا: یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ

اِلٰہی! اَے چھوٹے کو بڑا اور بڑے کو چھوٹا

الصَّغِيْرِ صَغِّرْ مَا بِیْ [2]

کرنے والے اِس پھوڑے کو چھوٹا کردے۔ (وہ پھوڑا ختم ہوگیا)

(۲) اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی چیز (مرض) کی شکایت کرتا یا کوئی پھوڑا یا زخم ہوتا تو آپ ﷺ اپنی (نورانی) اُنگلی (مبارک) یوں کرتے (حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اُنگشتِ شہادت زمین پر رکھی پھر اُسے اُٹھالیا) اور فرماتے:-

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام سے آغاز، ہماری زمین کی مٹی سے بعض کے تھوک سے

---

[1] مرقاۃ جلد۵ ص ۳۸۴۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۱۱، مستدرک حاکم جلد۴ حدیث نمبر ۲۰۷، مجمع الزوائد جلد۵ ص ۹۵، ابن السنی حدیث نمبر ۶۳۵ ص ۲۲۵۔

يَشْفِي بِهٖ سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا [1]

شفاء پاتے ہیں اِس سے ہمارے رب کے حکم سے ہمارے بیمار۔

جب آنکھ دُکھنے لگے تو یہ دُعا پڑھیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں کسی کی آنکھ دکھتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا پڑھتے اور دَم فرماتے:-

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ

اِلٰہی! تو میری سماعت اور بینائی سے مجھے فائدہ پہنچا، اِسے

الْوَارِثُ مِنِّيْ، وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ

وارث بنا میرا، میرے دشمن کا بدلہ مجھے (میری آنکھوں سے) دکھا

وَ انْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ [2]

اور میری مدد فرما اُس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

فوت شدگان کے لیے دُعائیں

فوت ہونے والے کے لئے دُعا:

فوت ہونے والے کا منہ قبلہ شریف کی طرف کر دیا جائے۔ اور اگر اُس کو ہوش

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۱۳، مسلم کتاب السلام ب ۲۱ حدیث نمبر ۵۴۔ [2] ابن السنی ص ۱۹۹ حدیث نمبر ۵۶۵، ترمذی حدیث نمبر ۳۶۸۱، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۲۳، جلد ۲ ص ۱۴۲، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۱۹۶۴۰، المعجم الصغیر للطبرانی جلد ۲ ص ۱۰۸۔

ہوتو وہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط و بے حد سے یہ دُعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ

اِلٰہی! میری بخشش فرما اور مجھ پر رحم فرما

وَ اَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی [1]

اور ملا دے مجھے اَعلیٰ رفیق کے ساتھ۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ صاحبِ فراش تھے اور دُنیا سے پردہ فرما رہے تھے یہ کلمات طیبات پڑھ رہے تھے:-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ [2]

نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ (عزوجل)، یقیناً موت کے لئے سختیاں ہیں۔

اگر ہوش ہوتو قریب المرگ اِنسان مذکورہ بالا کلمات خود پڑھے۔

جو فوت ہو رہا ہو اُس کے لئے تلقین:

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

---

[1] بخاری جلد۲ص ۶۳۹ حدیث نمبر ۴۴۴۰، مسلم حدیث نمبر ۸۵-۲۴۴۴، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۶۱۹، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۳۱، دلائل النبوۃ جلد ۷ ص ۲۰۹، حصن حصین ص ۱۱۶، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۱۵۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۱۰ ص ۲۵۸ طبع قدیم، کتاب الاذکار ص ۱۲۰۔

[2] بخاری جلد۲ص ۶۴۰ حدیث نمبر ۴۴۴۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۹۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۱۶۲، دلائل النبوۃ جلد ۷ ص ۲۰۷، البدایۃ النہایہ جلد ۵ ص ۲۳۹، مسلم حدیث نمبر ۸۳-۲۴۴۳، شرح السنۃ جلد ۷ ص ۱۵۴، مسند احمد جلد ۶ ص ۴۸، مرقاۃ جلد ۱۱ ص ۱۰۴۔

فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فوت ہونے والے کے پاس جو مومن لوگ موجود ہوں، وہ تلقین کرنے کی نیت سے کلمہ طیبہ اُونچی آواز سے پڑھیں تاکہ فوت ہونے والا سن کر کلمہ شریف پڑھ لے اور خاتمہ بالخیر ہو اور وہ مؤمنین اُس کے لئے حشر میں گواہ بنیں۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط [1]

نہیں ہے کوئی معبود برحق مگر اللہ (ﷻ) اور (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ (ﷻ) کے رسول (ﷺ) ہیں۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرنے والے کو تلقین کریں کہ وہ پڑھے: **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**o ''اللہ (ﷻ) کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں وہ حلم والا، کرم والا ہے۔ پاک ہے اللہ (ﷻ) جو عرشِ عظیم کا مالک ہے۔ تمام (حقیقی) حمدیں اللہ (ﷻ) جہانوں کے پالنے والے کے لئے ہیں''۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ دُعا زندوں کے لئے کیسی ہے؟ فرمایا: **اَجْوَدُ وَ اَجْوَدُ** [2] ''بہت ہی اَچھی، بہت ہی اَچھی''۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوْتَاكُمْ** [3] ''اپنے مردوں پر

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۲۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۱۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۱۷، ترمذی حدیث نمبر ۹۷۶، نسائی حدیث نمبر ۱۸۲۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۔ [2] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۲۶، مرقاۃ جلد ۴ ص ۸۲۔ [3] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۲۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۸، مسند احمد جلد ۵ ص ۲۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۲۲، مرقاۃ جلد ۴ ص ۷۹۔

سورۂ یٰسین پڑھو"۔

سکراتِ موت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ دُنیا سے پردہ فرمانے کی تیاری فرما رہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کے پاس پانی کا پیالہ تھا۔ آپ ﷺ پیالے میں ہاتھ ڈالتے تھے پھر اپنے (نورانی) چہرۂ (مبارک) پر پھیر لیتے تھے اور اللہ (عزوجل) کی بارگاہِ رحمت میں عرض کرتے:۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْکَرَاتِ الْمَوْتِ

اِلٰہی! میری مدد فرما موت کی سختیوں

اَوْ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ[1]

یا موت کی دشواریوں میں۔

نوٹ: اگر فوت ہونے والے کے ہوش وحواس قائم ہوں تو خود پڑھ لے اور اگر بے ہوشی کا عالم ہو یا نہ پڑھ سکتا ہو تو قریب کھڑے لوگ برکت ورحمتِ اِلٰہی حاصل کرنے کے لئے پڑھیں اور لفظ اَعِنِّیْ کی بجائے اَعِنْہُ پڑھیں۔

اگر موت کی دُعا کرنی ہو تو اِس طرح کریں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ** "تم میں سے کسی کو دنیوی تکالیف پہنچے تو موت کی آرزو نہ کرے اگر

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۹۷۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۹۷۸، مسند احمد جلد ۶ ص ۶۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۶۴، مرقاۃ جلد ۴ ص ۳۶۔

موت کی آرزو کرنا ہی چاہتا ہے تو پھر کہے":

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ

اے اللہ (جلّ جلالک)! مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے

وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ [1]

اور مجھے موت دے دے جب کہ وفات میرے لئے بہتر ہے۔

جب کوئی بندہ فوت ہو جائے تو لواحقین کو کیا کرنا چاہیے؟

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ اِنتقال فرما گئے۔ اُن کی آنکھیں کھلی رہ گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اُن کی آنکھیں بند فرما دیں پھر فرمایا: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ "بے شک جب بندے سے روح نکالی جاتی ہے تو نگاہ اُس کا پیچھا کرتی ہے": پھر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رونا دھونا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا لِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلَآئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ "اپنے آپ کے لئے سوائے بھلائی کے کوئی دُعا نہ کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اُس پر ملائکہ آمین کہتے ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے لئے اِس طرح دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی

اِلٰہی! ابوسلمہ (رضی اللہ عنہ) کو بخش دے اور اِس کا درجہ بلند فرما

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۱۳-۲۶۸۲)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۹۹، مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۹۔

الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اَخْلِفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ

ہدایت یافتہ لوگوں میں اور اُس کے پیچھے رہنے والوں کے لئے تو خود خلیفہ بن جا

وَاغْفِرْلَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْصَحْ

اور ہماری بخشش فرما اور اے رب العالمین! اِس کی بھی اور کشادہ

لَهٗ قَبْرَهٗ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ [1]

فرما اِس کی قبر اور قبر میں اِس کے لئے روشنی فرما۔

جن کا کوئی فرد ہو تو وہ دُعا میں اُس کا نام لے لے۔

میّت کے گھر والے یہ دُعا پڑھیں:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلَا خَيْرًا ''جب تم میں سے کوئی بیمار یا میت کے پاس جائے تو اچھی بات کہے۔''

کیونکہ فرشتے (تمہاری بات پر) آمین کہتے ہیں۔ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اِنتقال فرما گئے تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اِنتقال فرما گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً [2]

اِلٰہی! تو بخشش فرما میرے لئے اور اِس (میّت) کے لئے اور بہتر بدلہ عطا فرما۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۹۔۹۲۱)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۱۹، مرقاۃ جلد ۴ ص ۷۷۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۱۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۴۷، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۳۳۶، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۹۱۔

مرنے والے کے پسماندگان کیا کہیں؟

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ ''جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے پھر وہ، وہ کلمات طیّبات پڑھتا ہے جس کا اللہ (جَلَّ سلطانہٗ) نے اُسے حکم فرمایا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اُسے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔ کلمات طیّبات اِس طرح ہیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ

یقیناً ہم اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ہیں اور اُسی کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اِلٰہی! مجھے اَجر عطا فرما

فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَ اَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا[1]

میری مصیبت میں اور اِس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔

فوت شدہ صاحبِ ایمان کے لئے دُعائیں:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی۔ میں نے آپ ﷺ کی دُعا حفظ کر لی تو میں نے خواہش کی، کاش یہ میرا جنازہ ہوتا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ

اِلٰہی! اِس کو بخش دے اور اِس پر رحمت نازل فرما اور اِسے عافیت عطا فرما اور اِس سے درگزر فرما

---

[1] مسند احمد جلد ۶ ص ۲۷، مسلم حدیث نمبر (۳-۹۱۸)، کتاب الاذکار ص ۱۲۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۱۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۱۸، مرقاۃ جلد ۴ ص ۷۵۔

وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ

اِس کی باعزت مہمانی فرما اور اِس کی جگہ کشادہ فرما اور اِس کو دھو ڈال

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ

برف اور رحمت کے ٹھنڈے پانی سے اور اِسے خطاؤں سے پاک فرما جیسے صاف فرماتا ہے

الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا

تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور اِسے دُنیا کے گھر سے

خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا

بہتر گھر عطا فرما اور اِسے دُنیا کے اہل خانہ سے بہتر اہل خانہ عطا فرما اور دُنیا کی بیوی سے

خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ

بہتر بیوی عطا فرما اور اِسے جنت میں داخل فرما اور اِسے پناہ میں رکھ

عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (وَ فِيْ

عذابِ قبر سے اور آگ کے عذاب سے بچا (اور ایک

رِوَايَةٍ) وَّقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ[1]

روایت میں ہے) اور اِسے فتنہ قبر سے محفوظ فرما۔

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۱۵۔۹۶۳)، نسائی حدیث نمبر ۱۹۸۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۰۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۵۵، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۴۲۔

ایک اور دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تو اِس طرح بھی دُعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا

اِلٰہی! بخش دے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو، ہمارے موجود کو اور ہمارے غیر موجود کو

وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ

اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو اور ہمارے مَردوں اور ہماری عورتوں کو۔ اِلٰہی!

مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ

تو نے ہمارے زندوں میں جسے زندہ رکھنا ہے اُس کو زندہ رکھ اِسلام پر اور جس کو تو نے ہم

تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ

میں سے وفات دینی ہے اُس کو اِیمان پر وفات عطا فرما۔ اِلٰہی! نہ

لَا تَحْرِمْنَآ اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ [1]

محروم کر ہم کو اِس کے اَجر سے اور نہ فتنے میں ڈال اِس کے بعد۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۱۰۲۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۹۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۶۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۷۵، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۴۱، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۰۱، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۳۳، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۴ ص ۴۱، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۵۸، ابن حبان حدیث نمبر ۳۰۷۵، کنز العمال حدیث نمبر ۹۹۶۶، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۱۳۲، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۶۴۱۹، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۲۴۷، جلد ۶ ص ۳۱۳۔

کسی عزیز کے فوت ہو جانے پر پڑھیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اُسے یوں کہنا چاہئے:

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ

ہم اللہ (عزوجل) کے ہیں اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔ اِلٰہی! میں تجھ سے اُمید رکھتا ہوں

مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ فِیْھَا وَاَبْدِلْنِیْ بِھَا خَیْرًا مِّنْھَا [1]

اپنی مصیبت کے اَجر کی مجھے اِس کا اَجر عطا فرما اور مجھے اِس کا نعم البدل عطا فرما۔

اپنے بھائی کی وفات پر پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت خوف زدہ کرنے والی چیز ہے جب تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی وفات کی خبر پہنچے تو اُس کو یہ دُعا پڑھنی چاہئے:-

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ وَ

ہم سب اللہ (عزوجل) ہی کی ملک ہیں اور ہم سب اللہ (عزوجل) کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْہُ

یقیناً ہم سب اللہ (تعالیٰ) کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اِلٰہی! اِس کو لکھ لے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۲۳' ابن السنی حدیث نمبر ۵۸۰ ص ۲۰۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۱۱۹' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۷۸' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۷' جلد ۶ ص ۳۱۳۔

عِنْدَكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَاجْعَلْ كِتَابَهٗ فِيْ

اپنے پاس نیک لوگوں میں اور اِس کا نامۂ اَعمال رکھ دے

عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَلَا

علیین میں اور اِس کے پیچھے اِس کے گھر والوں کیلئے اِس کا قائم مقام (کارساز) بن جا۔

تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ [1]

(الٰہی!) تو ہمیں اِس کے اَجر سے محروم نہ فرما اور اِس کے بعد ہمیں فتنے میں بھی نہ ڈال۔

میّت کو جب قبر میں اُتاریں تو پڑھیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب میّت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو بے شک آپ ﷺ فرماتے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [2]

اللہ (عزوجل) کے نام کے ساتھ اور اللہ (عزوجل) کے رسول (ﷺ) کی سُنّت پر۔

یا یہ پڑھیں:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ [3]

اللہ (عزوجل) کے نام سے اور اللہ (عزوجل) کے رسول (ﷺ) کی مِلّت پر (دفن کرتے ہیں)

---

[1] ابن السنی ص ۱۹۸ حدیث نمبر ۵۶۱۔ [2] حصن حصین ۱۲۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۵۰، ابن السنی ص ۵۷۷، کتاب الاذکار ص ۱۳۶۔ [3] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۵۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۰۷، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۶۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۱۳، حصن حصین ص ۱۲۱، نصب الرایہ جلد ۲ ص ۳۰۰، قرطبی جلد ۳ ص جز ۶ حدیث نمبر ۱۴۴۔

قبر پر تین مٹھیاں مٹی ڈالنی چاہئے:

حضرت جعفر بن محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، بے شک نبی اللہ ﷺ نے اپنے دونوں (نورانی) دست (مبارک) سے تین (۳) لپ مٹی ڈالی اور پڑھا:

(۱) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ (۲) وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ (۳) وَ

''اِسی (زمین) سے ہم نے تمہیں پیدا کیا، اِسی میں لوٹائیں گے اور

مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ۝۱ بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِيْ

اِسی سے دوبارہ نکالیں گے' اللہ (عزوجل) کے نام سے'

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۲

اللہ (جل جلالہ) کے راستے میں اور اللہ (عزوجل) کے رسول (ﷺ) کی ملّت پر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے ایک میّت پر نمازِ جنازہ پڑھی پھر قبر پر تشریف لائے۔ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ۳ ''پھر اُس کے سر کی طرف سے اُس پر تین بار مٹی ڈالی''۔

میّت کی قبر پر قرآنِ عظیم کی قرأت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَ اَسْرِعُوْا بِهٖ عَلٰى قَبْرِهٖ ''جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اُسے روک نہ

---

۱ طٰہٰ: ۵۶۔ ۲ حصن حصین ص ۱۲۱' کتاب الاذکار ص ۱۳۷۔ ۳ ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۵۶۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۲۰' مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۷۶۔

رکھو بلکہ اُسے قبر کی طرف جلد لے جاؤ"۔

پھر میّت کو دفن کرنے کے بعد سورۃ البقرۃ شریف کا پہلا رکوع الٓمّٓ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ تک قبر کے سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر پڑھو اور آخری رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے الْكٰفِرِيْنَ ○[1] تک قبر کے پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر تلاوت کرو۔

اہلِ قبور کو سلام کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں قبرستان کے پاس سے گذرے تو اپنے چہرۂ انور سے اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا

سلامتی ہو تم پر اے قبروں میں رہنے والو! اللہ (عزوجل) بخشش فرمائے واسطے ہمارے اور

وَلَكُمْ وَ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ[2]

واسطے تمہارے اور تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے آنے والے ہیں۔

جب زائرین قبرستان میں زیارتِ قبور کی نیّت سے جائیں تو اہل قبور کو لکھے ہوئے طریقے سے پکار کر سلام کہیں۔ کیونکہ اہل قبور زائرین کو جانتے پہنچانتے ہیں۔ نیز اُن کے کلام و سلام کو سنتے ہیں۔

نوٹ: اَنبیاء کرام علیہم السّلام اور اَولیاء عظام رحمہم اللہ کی قبروں سے قیامت تک فیض

---

[1] حصن حصین ص ۱۲۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۱، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۷۲، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۳۹۰، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۴۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۲ ص ۳۴۰ حدیث نمبر ۱۳۶۱۳، درمنثور جلد ۱ ص ۷۰۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۱۰۵۳، حصن حصین ص ۱۲۲، کتاب الاذکار ص ۱۴۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۶۵، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۷۲۔

جاری وساری رہے گا۔ وہ اپنے زائرین اور حاجت مندوں کو جانتے پہچانتے بھی ہیں اور اُن کا کلام وسلام بھی سنتے ہیں۔ اُن کے مقدّس آستانوں سے حاجت مندوں کی باذنِ اللہ حاجت روائی بھی ہوتی رہی ہے اور ہوتی ہے اور ہوتی رہے گی۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ، حضرت خواجہ مخدوم علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رضی اللہ عنہ کے روضہ سے فیض حاصل کر کے اُن کے متعلق یوں فرماتے ہیں۔ ؎

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نور خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

صحیح حدیث شریف میں آتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دَورِ خلافت میں جب قحط پڑا تو ایک صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نے حضور پُرنور شافع یوم النُّشور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اَنور پر آ کر حضور نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو پکار کر حضور نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے طلبِ بارش کی دُعا کی۔ چنانچہ حضور نبی کریم رءُوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اُس بارش طلب کرنے والے کی خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کہ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہہ دینا کہ اَیسے موقعوں پر سستی نہیں کرنی چاہئے اور بارش کے لئے نمازِ اِستسقا پڑھنی چاہئے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا خواب سنایا، بعد ازاں بارش ہوئی۔

اَیسی باتیں اور حقائق نہ ماننے والوں کی کتابوں سے اَیسے دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں کہ اصحابِ قبور سے فیض حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ کہ اصحابِ قبور فیض تقسیم بھی کرتے ہیں۔ ایک مثال:-

اسماعیل دہلوی صاحب نے اپنی کتاب صراط مستقیم (فارسی) کے صفحہ نمبر ۱۶۶ میں شیخ طریقت حضرت بہاؤالدین شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ اور پیرِ پیران حضرت غوث

الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کا بعد از وصال فیض پہنچانا لکھا ہوا ہے۔

اِسی صفحہ نمبر ۱۶۶ پر مزید تحریر ہے کہ اُن کے اُستاد اور پیر سیّد احمد نے جب شاہ جہان پور میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ تعالیٰ کے روضۂ انور پر مراقبہ کیا تو حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمہ اللہ تعالیٰ کی روحِ پُرفتوح جلوہ گر ہوئی اور خواجہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے قبر سے اپنی روحانی قوت کے ساتھ صاحبِ مراقبہ کو چشتی بنا دیا۔

مَیّت پر اُس کا اور اُس کے والد کا نام لے کر یہ دُعا بھی کر سکتے ہیں:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر نماز جنازہ پڑھی تو یہ دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ

اِلٰہی! فلاں کا بیٹا فلاں تیرے ذمۂ کرم پر ہے اور تیرے قرب

جَوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

کے عہد میں ہے اِس کو قبر کے فتنہ اور آگ کے عذاب

وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَهٗ

سے بچا لے اور تو وفا اور حق والا ہے۔ اِلٰہی! اِسے بخش دے

وَ ارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ[1]

اور اِس پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۰۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۴۹۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۷۷، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۴۳۔

ہجرت کی برکت اور فوت شدہ کے لئے بخشش کی دُعا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو حضرت طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی طرف ہجرت فرمائی۔ آپ کے ساتھ ایک اور شخص نے ہجرت کی وہ شخص بیمار ہو گیا اور اُس نے بے صبری اور بے چینی سے اپنی تلوار سے اپنی اُنگلیوں کے جوڑ کاٹ دیئے۔ جوڑ کاٹنے کی وجہ سے اُس کے زخموں سے اَیسا خون جاری ہوا کہ بند ہونے کا نام نہیں لیتا تھا یہاں تک کہ یہی عمل اُس کی موت کا سبب بنا۔ ایک رات حضرت طفیل بن عمر دوسی رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں دیکھا۔ اُس کی حالت اَچھی تھی مگر اُس نے اپنے دونوں ہاتھ ڈھانپ رکھے تھے۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے پروردگار نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اُس نے عرض کیا، غَفَرَلِیْ بِهِجْرَتِیْ اِلٰی نَبِیِّهٖ ﷺ "اللہ (عزوجل) نے اپنے پیارے رسول اللہ (ﷺ) کی طرف ہجرت کے طفیل مجھے بخش دیا ہے"۔ پھر پوچھا کہ کیا بات ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں تو نے اپنے دونوں ہاتھ ڈھانپ رکھے ہیں؟ کہنے لگا، مجھے کہا گیا کہ ہم تیری اِس چیز کو ہرگز دُرست نہیں کریں گے جسے تو نے تباہ کر دیا۔ حضرت طفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے خواب کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ پاک میں عرض کیا، تو آپ ﷺ نے اُس فوت شدہ کے لئے اِن کلمات طیبات سے دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ وَ لِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ [1]

اِلٰہی! اِس کے ہاتھوں کو بھی بخش دے۔

میّت کے لئے شفاعت کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نمازِ جنازہ میں یہ دُعا بھی پڑھا کرتے تھے:

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۱۸۴۔۱۱۶)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۴۵۶، مرقاۃ جلد ۷ ص ۱۳۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا

اِلٰہی! تو اِس کا رب ہے اور تو اِس کا پیدا فرمانے والا ہے اور تو نے اِسے ہدایت کی

اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ

دین اِسلام کی اور تو نے ہی اِس کی روح قبض فرمائی اور تو ہی جانتا ہے

بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَآءَ فَاغْفِرْلَہٗ [1]

اِس کے پوشیدہ اور ظاہر اَعمال۔ ہم اِس کے سفارشی بن کر آتے ہیں اِس کی بخشش فرما۔

مدینہ منورہ میں شہید یا فوت ہونے کی دُعا:

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتی ہے، امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دُعا کیا کرتے تھے اور عرض کرتے تھے اللہ (عزوجل) جب چاہے گا مجھے یہ نعمت عطا فرما دے گا۔ (دُعا)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ

اِلٰہی! تو مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور عطا فرما

وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ [2]

مجھے موت اپنے (پیارے) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر (مدینہ منورہ) میں۔

ف: مذکورہ بالا دُعا کرنے والا اگرچہ صاحبِ فراش ہو کر مرے یا قتل کر دیا جائے۔ ہر صورت میں اللہ (عزوجل) اُس کو شہیدوں کے درجوں پر فائز فرمائے گا۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۳۲۰۰، مسند احمد جلد ۲ ص ۴۵۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۶۸۸، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۵۰۔

[2] حصن حصین ص ۱۱۶، کتاب الاذکار ص ۱۱۷، کشف الخفا جلد ۱ ص ۱۸۱ حدیث نمبر ۵۳۹، بخاری جلد ۱ ص ۲۵۳۔

کسی دوسرے کی یا اپنی ذات یا مال وعیال کی خوشحالی پر کہیں

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِ [1]

اے اللہ (جَلَّ جلالک)! اس میں برکت فرما۔

مال ودولت میں اِضافہ چاہنے کے لئے یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ

اِلٰہی! اپنے (محبوب) بندے اور رسول (حضرت) محمد (ﷺ) پر دُرود شریف نازل فرما

رَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ

اور اپنے تمام اِیمان دار مردوں پر اور اِیمان دار عورتوں پر

وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ [2]

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔

دُعائے حاجت:

حضرت عبداللہ بن ابی اَوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندے سے کوئی کام ہو تو وضو کر کے دو رکعت نماز اَدا کرے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کرے اور اپنے نبی اللہ ﷺ پر دُرود شریف بھیجے پھر یہ دُعا پڑھے:

---

[1] حصن حصین ص ۱۰۶۔ [2] حصن حصین ص ۱۰۶۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بُردبار بزرگ ہے۔ پاک ہے اللہ (عزوجل)

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

مالک عرشِ عظیم کا اور سب تعریفیں ہیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جو مالک ہے

الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ

تمام جہانوں کا میں سوال کرتا ہوں تیری رَحمت کے اَسباب کا

عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

اور تیری بخشش کے سامان کا اور ہر نیکی سے حصّہ کے لئے

وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا

اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑے میرا کوئی گناہ مگر

غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ

اُسے بخش دیجئے اور نہ کوئی پریشانی مگر اُسے دُور فرما دے اور نہ کوئی حاجت

لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ [1]

جو تیری پسندیدہ ہو مگر اُسے پوری فرما دیجئے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۴۷۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۲۷، مرقاۃ جلد ۳ ص ۳۷۱، کتاب الاذکار ص ۱۵۶، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۳۲۰۔

دُعا میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وسیلہ لینا:

اپنی دُعاؤں میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا وسیلہ لینا تعلیم نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہے اور دُعا کی قبولیت کا سبب ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو:-

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (عزوجل) سے دُعا فرمایئے کہ وہ مجھے عافیت عطا فرمائے (یعنی آنکھ کی خرابی دُور ہو جائے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تیرے لئے دُعا فرماؤں اور اگر تو صبر کرے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ اُس نے عرض کیا آپ ﷺ دُعا فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور اَچھی طرح سے وُضو کر اور اِن کلمات کے ساتھ دُعا کر۔ بعض روایات میں ہے کہ اُس کو فرمایا، دو رکعت نماز اَدا کر اور یوں دُعا کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ

اِلٰہی! میں تجھ سے، سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تیرے نبی پاک،

بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ

رَحمتوں والے نبی (حضرت) محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے یا محمد (صلی اللہ علیک وسلم)

اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ

میں آپ (ﷺ) کے وسیلہ سے اِس حاجت کے لئے اپنے رَب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ [1]

تا کہ میرے لئے پوری ہو جائے۔ الٰہی! پس قبول کیجئے ان کی شفاعت میرے حق میں۔

قرض اور غم سے نجات کی دُعا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (رحمتوں والی پاک) بارگاہ میں (اَمن وسلامتی اور ذہنی قلبی سکون اور مصائب سے نجات پانے کے لئے حاضر ہوا) عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے غم اور قرض چمٹ گئے ہیں۔ (نظر کرم فرمایئے) فرمایا: تجھے وہ دُعا سکھادوں کہ جب تو اُسے پڑھ لے تو اللہ (عزوجل) تیرے سارے غم مٹادے اور تیرا قرض اُتار دے۔ اُس نے عرض کیا، جی حضور ضرور ضرور۔ فرمایا: روزانہ صبح وشام کے وقت یہ پڑھا کرو:

---

[1] ابن ماجہ عربی ۱۰۰، المعجم الصغیر للطبرانی ص ۱۰۴، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۳۸، جامع صغیر جلد ۱ ص ۵۹، صحیح ابن خزیمہ جلد ۲ ص ۲۲۵۔۲۲۶، ابن السنی ص ۲۲۲، تحفۃ الذاکرین ص ۱۸۰، حصن حصین عربی ص ۹۷، شفاء السقام ص ۱۶۵، کتاب الاذکار نووی ص ۱۵۷، حلبی کبیر ص ۴۳۲، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۴۵۸۔۷۰۱، مستدرک تلخیص ذہبی جلد ۱ ص ۴۵۸، خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۲۰۱، اصابہ ابن حجر ص ۱۶۴، کنز العمال جلد ۱ ص ۱۹۳، روح المعانی جلد ۴ ص ۱۲۵۔۱۲۶، نزہۃ المجالس جلد ۱ ص ۸۰، تاریخ حبیب الٰہ ص ۱۸۹، کتاب الشفاء عربی ص، کتاب الشفاء اردو ص ۲۳۱، شرح شفاء ملا علی قاری جلد ۲ ص ۱۰۶، نسیم الریاض جلد ۳ ص ۱۰۶۔۳۹۸، البدایہ والنہایہ جلد ۲ ص ۱۶۱۔۱۶۲، غنیۃ الطالبین جلد ۱ ص ۱۲، مصری چھاپہ، حجۃ اللہ علی العالمین عربی ص ۴۳۱۔۷۹۸۔۸۱۴، انوار محمدیہ ص ۳۸۵، سیرت النبی جلد ۳ ص ۶۴۱، الدرر السنیہ ص ۸، شمس التواریخ ص ۱۱۱۹، افضل الصلوٰۃ علی سیّد السادات اردو ص ۱۳۹، مطالع المسرات ص ۳۶۲، جذب القلوب فارسی ۲۱۹، باب الصلوٰۃ الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۷۴، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۷۹، کتاب الوسیلہ ابن تیمیہ ص ۱۵۹۔۱۵۴، فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۱ ص ۱۰۵۔۲۷۵۔۲۶۴۔۳۲۳۔۳۲۴، تاریخ بخاری جلد ۲ ص ۲۰۹، الفتوحات ربانیہ فی شرح الاذکار النوویہ عربی ص ۳۰۳، بہار شریعت جلد ۴ ص ۳۰، تحفۃ الاخوذی ص ۸۲، زرقانی شرح مواہب جلد ۸ ص ۳۸۱، وفاء الوفاء سمہودی جلد ۲ ص ۴۲۰۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ

الٰہی! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (ہر قسم کی) پریشانی اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں،

مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَ

عاجزی اور سستی سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بزدلی اور

الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ

بخل سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، قرض کے غلبہ اور لوگوں کی زیادتی (وظلم) سے۔

سائل فرماتے ہیں، میں نے اِس پر عمل کیا تو فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ [1] ''تو اللہ (جل شانہ) نے میرا غم مٹا دیا اور میرا قرض اَدا فرما دیا''۔

مقروض پیارے بھائی یہ دُعا پڑھا کریں:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میرے پاس ایک مکاتب [2] آیا۔ عرض کیا، میں اپنی اَدائے کتابت سے عاجز آ گیا ہوں کچھ میری مدد فرمائیے، فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو اَدَّاہُ اللّٰہُ عَنْکَ ''اللہ عزوجل تجھ سے، تیری طرف سے اَدا فرما دے گا''۔ فرمایا: دُعائیہ کلمات یہ ہیں:

---

[1] کتاب الاذکار ص ۶۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۴۰، بخاری حدیث نمبر ۳۶۳۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۴، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۵۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۱۵۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱۴، الادب المفرد حدیث نمبر ۸۰۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۸، قرطبی جلد ۲ جز ۳ حدیث نمبر ۴۱۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۷۔ [2] مکاتب اُس غلام کو کہا جاتا تھا جو اپنی آزادی کے لئے قیمت مقرر کر لیتا تھا جب وہ اَدا کر دیتا تو آزاد ہو جاتا تھا۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ

اِلٰہی! مجھے حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ساتھ کفایت فرما اور

وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ [1]

مجھے غنی کر دے اپنے (خاص) فضل سے دوسروں سے۔

مصیبت کے خطرے میں:

جب کسی شخص کو مصیبت یا کسی ہولناک کام میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو یا کسی بڑے کام میں مُبتلا ہو جائے، تو پڑھے۔

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا [2]

اللہ (عزوجل) ہمیں کافی ہے (وہ) بہترین کارساز ہے۔ ہم نے اللہ (عزوجل) پر ہی بھروسہ کیا۔

بڑی مصیبت سے بچنے کی دُعا:

حضرت سعد بن ابی ارطاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی یہ دُعا ہو اُس کو کسی بھی بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے سے پہلے موت آجائے گی۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ

اِلٰہی! اَچھا فرما ہمارا اَنجام سب ہی کاموں میں اور

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۶۳۴، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۷۲۱ حدیث نمبر ۵۳۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱۳، کنز العمال حدیث نمبر ۵۵۱۸۔۱۵۵۶۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۹۔ [2] حصن حصین ص ۹۵۔

اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ [1]

پناہ عطا فرما ہم کو دُنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے۔

گناہوں کی معافی اور رزق میں وسعت کے لئے پڑھیں:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پانی پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو شریف فرمایا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دُعا فرما رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَ وَسِّعْ لِیْ فِیْ

یا اللہ (جلّ جلالک)! میرے گناہ بخش دے اور میرا گھر میرے لئے فراخ

دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ [2]

فرما دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس طرح دُعا فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَھَلْ تَرَكْنَ مِنْ شَیْءٍ؟ کیا اِن دُعاؤں نے کسی چیز کو چھوڑا؟ مطلب یہ گھر میں وسعت ہوئی اور رزق میں برکت ہوئی (فداک امی وابی جی حضور رَحمت اِلٰہی برس رہی ہے۔)

---

[1] مسند احمد جلد۴ ص۱۸۱، مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۷۸، ابن حبان حدیث نمبر۲۴۲۴، مستدرک حاکم جلد۳ حدیث نمبر۵۹۱، تلخیص الحبیر جلد۱ ص۲۸۱، کنز العمال حدیث نمبر۳۴۲۴۔ [2] کتاب الاذکار ص۲۴، مسند احمد جلد۴ ص۶۴، جلد۵ ص۳۷۵، ۳۶۷، مجمع الزوائد جلد۱۰ ص۱۱۰، کنز العمال حدیث نمبر۵۰۸۰، ۳۶۳۳۔

فقر اور محتاجی سے نجات پانے کا نسخہ:

حضرت مکحول علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو۔ بے شک یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ حضرت مکحول علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے ساتھ وَلَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ [1] اضافہ کرلے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کی ستر (۷۰) تکلیفیں دُور فرما دیتا ہے اور سب سے کم تکلیف یہ کہ فقر و محتاجی ختم ہو جاتی ہے۔

دُعائیہ کلمات:

لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا

نہیں ہے طاقت اور قوت اللہ (عزوجل) کی توفیق کے سوا اور نہیں ہے جائے پناہ

مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَأَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّآ اِلَيْهِ

اور نہ جائے نجات، اللہ (عزوجل) سے مگر اُسی کی طرف۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [2] میں ایک کم سو بیماریوں کی دوا ہے۔ اُن میں سے سب سے کم، فکر اور پریشانی کی بیماری ہے۔

ہر چیز کے نقصان سے بچنے کے لئے:

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں

---

[1] الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۴۴۴، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۴۴۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۱۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۶۷۱، مرقاۃ جلد۵ ص ۲۲۹، مسند احمد جلد۴ ص ۳۳۳۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۴۲۰۵، مسلم حدیث نمبر ۴۸۰۴-۲۷۰۴، حدیث نمبر ۱۹۵۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۲۰، مرقاۃ جلد۵ ص ۲۳۰۔

نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا: جو کسی منزل پر اُترے تو یہ کہہ لے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ [1]

پناہ لیتا ہوں' اللہ (عزوجل) کے کامل التاثیر کلمات کی تمام مخلوق کی شرارتوں سے۔

تو اُس منزل سے کوچ کرتے وقت اُسے کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

محتاجی سے بے نیازی اور دولت مندی کے لئے سونے سے پہلے دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ جب اپنے نورانی بستر مبارک پر آرام فرمانے کے لئے تشریف لاتے تو یہ کلمات طیّبات پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ كُلِّ

اِلٰہی! آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور ہر

شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ

چیز کے رب' اے دانہ اور گٹھلی کو چیر کر نکالنے والے' اے اُتارنے والے تورات (شریف)

وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ

اور اِنجیل (مقدّس) اور قرآنِ (مجید) کو۔ میں تیری پناہ لیتا ہوں ہر

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۵۴۔۲۷۰۸)' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۴۹۹' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۹۔۳۴۳۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۴۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹۰' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۲' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۳۵' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۵۳' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۶۷' مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۹۲۶۰' قرطبی جلد ۱ جزء احدیث نمبر ۸۹۔

ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ

شر پہنچانے والی چیز سے تو جس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے تو ہی اوّل ہے نہیں ہے

قَبْلَكَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ

تجھ سے پہلے کوئی چیز اور تو ہی آخر ہے تیرے پیچھے کچھ نہیں

اَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ

تو ظاہر ہے تیرے اُوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی

الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ شَیْءٌ اَقْضِ عَنِّی

چھپا ہوا ہے تیرے پیچھے کوئی نہیں میرا قرض اَدا فرما دے

الدَّیْنَ وَ اَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ [1]

اور مجھے محتاجی سے بے نیاز کر کے دولت مندی عطا فرما۔

دشمن کے مقابلے میں اِیمان والوں کی کامیابی کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دِنوں دشمن سے جنگ کرتے اُن میں سے بعض دنوں میں اِنتظار فرمایا' یہاں تک سورج کا زوال ہوگیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوکر فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَ

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۶۱۔۲۷۱۳)' ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۵۱' ترمذی حدیث نمبر ۵۰۵۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۸' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۷۔

اعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَالَ ''اے لوگو! دشمن کی ملاقات کی آرزو نہ کرو۔ اللہ (عزوجل) سے عافیت مانگو اور اگر (دشمن کا) سامنا ہو تو صبر کرو اور جان لو کہ جنت تلواروں (گولیوں اور بموں) کے سایہ کے نیچے ہے۔ پھر دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ

الٰہی! کتاب کے نازل فرمانے والے بادلوں کو چلانے والے

وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ [1]

اور گروہوں کو شکست دینے والے اُنہیں شکست دے اور اِن کے خلاف ہماری مدد فرما۔

اُمّت کے صبح کے کاموں میں برکت کے لئے مختصر اور جامع دُعا:

حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّت کے کاموں میں برکت کے لئے بڑی مختصر جامع اور مقبول دُعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا [2]

اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میری اُمّت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دستہ یا لشکر بھیجتے تو دن کے اِبتدائی حصّہ میں بھیجتے۔ حضرت صخر بن وداعہ رضی اللہ عنہ تاجر تھے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ مقدس پر بہت عامل تھے وہ اپنی تجارت کا مال دِن کے ابتدائی حصّے میں بھیجتے تھے وہ مالدار ہو گئے اور اُن کا مال

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۲۹۶۵، مسلم حدیث نمبر (۲۰۔۱۷۴۲)، ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۳۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۳۰، مرقاۃ جلد ۷ ص ۴۳۸۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر ۲۶۰۶، ترمذی حدیث نمبر ۲۱۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۲۳۶، دارمی حدیث نمبر ۲۴۳۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۱۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۳۹۰۸، مرقاۃ جلد ۷ ص ۴۱۸۔

بہت بڑھ گیا۔

مصیبت کے وقت پڑھے جانے والے کلمات طیّبات:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اِن کلمات طیّبات کے وِرد کی تلقین فرمائی اور مجھے حکم فرمایا کہ اگر مجھ پر کوئی مصیبت آجائے یا کسی شدت کا سامنا کرنا پڑے تو میں یوں کہوں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيْمُ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَهٗ

نہیں معبود سوائے اللہ (عزوجل) کے وہ رَحم فرمانے والا عظیم الشان ہے، وہ ذات بے عیب ہے،

وَ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،

اور اللہ (عزوجل) بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝[1]

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

غم زدہ کے لئے نورانی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غم زدہ کی دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ

اِلٰہی! میں تیری رَحمت کی اُمید کرتا ہوں مجھے سپرد نہ فرما، میرے نفس کے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۰۲۔

طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ [1]

لحظہ بھر بھی، میرے سارے معاملہ کی اِصلاح فرما، کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

غم کے وقت پڑھے جانے والے کلمات:

حضرت اَسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم غم کے وقت کہو؟ عرض کیا جی حضور سکھا دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا پڑھو:۔

اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا [2]

اللہ (عزوجل)، میرا پروردگار اللہ (عزوجل) ہے، میں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتی۔

ہلاکت آمیز چیز کے سامنے آنے کے وقت کی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! کیا میں آپ کو اَیسے کلمات طیّبات نہ سکھاؤں جب آپ کو کسی ہلاکت کا سامنا کرنا پڑے تو آپ اُنہیں پڑھیں۔ میں نے عرض کی، ضرور اللہ تبارک وتعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر فدا ہونے کی توفیق دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب آپ کو کسی ہلاکت خیز مصیبت کا سامنا کرنا پڑے تو یوں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَ

اللہ (جل جلالہ) کے نام سے بہت مہربان رَحم فرمانے والا اور نہیں طاقت

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۰۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۹۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۷۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۰۳، کتاب الاذکار ص ۱۰۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۶۱۷، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۶۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۴۸۔

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ[1]

اور نہیں قوت مگر اللہ (ﷻ) کی توفیق سے جو بلند اور عظیم ہے۔

اللہ (تبارک وتعالیٰ) اِن کلمات سے مصائب کی اَنواع میں سے جسے چاہتا ہے دُور فرما دیتا ہے۔

حکمرانوں سے نقصان کے خطرہ سے حفاظت کا دُعائیہ وظیفہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں سلطانِ وقت وغیرہ کا خطرہ ہو تو یوں کہو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْحَكِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

اللہ (جل جلالہ) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم اور حکیم ہے۔ اللہ (ﷻ) پاک ہے جو رب

السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

ہے، سات آسمانوں اور عرشِ عظیم کا تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَیْرُكَ[2]

تیری پناہ لینے والا معزز ہے اور تیری ثناء عظیم ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

کسی قوم سے خطرہ کے پیشِ نظر پڑھیں:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۰۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۱۶، درمنثور جلد ۱ ص ۹، ابن السنی حدیث نمبر ۳۳۶ ص ۱۲۱۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۰۴، ابن السنی حدیث نمبر ۳۴۵ ص ۱۲۴۔

ﷺ کو جب کسی قوم سے اَندیشہ ہوتا تو یوں فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ

اِلٰہی! ہم تجھے اُن کے گلوں میں رکھتے ہیں

وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ [1]

اور اُن کے شروں سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

دورانِ جنگ کی جانے والی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے دشمن سے معرکہ آزمائی ہوگئی میں نے حضور ﷺ کو سنا آپ ﷺ نے یوں بارگاہِ ربِّ کائنات میں عرض کیا:

یَا مَالِكَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ

اے روزِ حشر کے مالک! میں تیری عبادت کرتا ہوں اور صرف

اَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ اَسْتَعِیْنُ [2]

تجھ سے ہی مدد طلب کرتا ہوں۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۰۴، ابن السنی حدیث نمبر ۳۳۳ ص ۱۲۰، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۳۷، مسند احمد جلد ۴ ص ۴۱۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۵۳، مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۱۴۲، ابنِ حبان جلد ۷ ص ۱۳۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۴۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۵۱، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۷۷ [2] کتاب الاذکار ص ۱۰۵، ابن السنی حدیث نمبر ۳۳۴ ص ۱۲۰، مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۳۳۱۔

مشکل کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے (مشکل کے وقت پڑھنے کے لئے اُمّت کو) یوں دُعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ لَاسَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَہٗ سَھْلًا وَاَنْتَ

اِلٰہی! کوئی آسانی نہیں مگر جسے تو آسان بنا دے' اور تو ہی

تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا [1]

سخت اور بلند زمین کو نرم اور ہموار بناتا ہے۔

نعمت ملنے پر شکرانے کے کلمات:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ (تبارک وتعالیٰ) کسی بندے پر اُس کے اہل اور مال اور اَولاد پر کوئی نعمت فرمائے تو اُسے پڑھنا چاہیے:-

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [2]

جو چاہا اللہ (جل جلالہ) نے' نہیں قوت (شکر اَدا کرنے کی) مگر اللہ (عزوجل) کی توفیق سے۔

''جو کوئی نعمت کے ملنے پر یہ کلمات پڑھے گا تو اُس پر کوئی آفت نہیں آئے گی مگر موت کا وقت مقرر ہے۔''

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۰۶' ابن السنی حدیث نمبر ۱۳۵ ص ۱۲۷' ابن حبان جلد ۲ ص ۱۶۱ حدیث نمبر ۲۴۲۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۵۵۔ [2] کتاب الاذکار ص ۱۰۷' ابن السنی حدیث نمبر ۱۳۵ ص ۱۲۸۔

معاشی تنگی کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: جب تم میں سے کسی کو معاشی تنگی ہو تو وہ گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَدِيْنِيْ، اَللّٰهُمَّ

اللہ (عزوجل) کے نام سے میرے نفس پر میرے مال پر اور میرے دین پر۔ اِلٰہی!

رَضِّنِيْ بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا قَدَّرْتَ لِيْ، حَتّٰى

مجھے اپنے فیصلہ پر راضی فرما۔ میرے لئے جو کچھ مقدر ہوا اُس میں برکت ڈال یہاں تک کہ

لَا اُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ[1]

میں ناپسند کروں جلد ملنا جو تو نے مؤخر کیا ہے اور دیر سے ملنا جس کو تو نے مجھے جلدی عطا فرمایا

دشمن سے مقابلہ ہو تو یہ دُعا کریں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ حنین کے دِن فرمایا: دشمن سے جنگ کرنے کی خواہش نہ کرو تمہیں علم نہیں کہ تمہیں کسی قسم کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑے مگر جب تم دشمن سے نبرد آزما ہو تو یہ دُعا مانگا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ وَ قُلُوْبُنَا قُلُوْبُهُمْ

اِلٰہی! تو ہمارا اور اُن کا پروردگار ہے اور ہمارے اور اُن کے دِل تیرے

---

[1] ابن السنی ص ۱۲۶ حدیث نمبر ۳۵۰، کتاب الاذکار ص ۱۰۶، کنز العمال حدیث نمبر ۹۳۲۳۔

بِيَدِكَ وَ اِنَّمَا يَغْلِبُهُمْ اَنْتَ[1]

دستِ تصرف میں ہیں اور بلاشبہ تو ہی اُن پر غالب آ سکتا ہے۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی (مادی، روحانی) مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ کلمات پڑھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے اُس مصیبت سے ضرور محفوظ رکھے گا۔ (کسی مبتلائے مرض کو دیکھ کر آہستہ پڑھے تو بہتر ہے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے جس نے مجھے اِس بلا سے بچایا جس میں اُس نے تجھے مبتلا کیا اور

فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا[2]

فضیلت عطا فرمائی مجھے اکثر مخلوق پر۔

جو پڑھے گا اُسے یہ بلاء ومصیبت نہ پہنچے گی جو بھی بلاء ومصیبت ہو۔

مصیبت زدہ عورت کو دُعا دینا:

حضرت میمونہ بنت ابو عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، بنو حرس قبیلہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اُونٹ پر سوار ہو کر آئی اُس نے پکارا: یا عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! رسول اللہ ﷺ کی دُعا سے میری مدد فرمائیں کہ آپ مجھے اُس دُعا سے سکون و اطمینان پہنچائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ اپنے دِل پر رکھو اور اِس کو (دِل پر) پھیرو اور یہ دُعا

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۷۹، کنز العمال حدیث نمبر ۱۰۹۰۷۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۲۔ ۳۴۳۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۴۲، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۹۲، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۲۷۔

پڑھو:۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ دَاوِنِیْ بِدَوَائِكَ وَاشْفِنِیْ

اللہ (ﷻ) کے نام سے، الٰہی! مجھے دوائی عطا فرما، اپنی دَوا سے مجھے شفاء عطا فرما

بِشَفَائِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اپنی شفاء سے اپنے فضل کے ذریعہ سے اپنے علاوہ سے مجھے بے نیاز فرما دے

وَ احْذَرْ عَنِّیْ أَذَاكَ [1]

اور مجھے تکلیف سے محفوظ فرما۔

دیگر مقدس دُعائیں

خوش خبری سننے پر شکریہ کے طور پر یہ کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ [2]

سب ثنائیں اللہ (ﷻ) کے لئے ہیں۔

یا یوں کہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ [3]

سب ثنائیں اللہ (ﷻ) کے لئے ہیں اور اللہ (ﷻ) بہت بڑا ہے۔

---

[1] ابن السنی ص ۲۲۰ حدیث نمبر ۶۲۱۔ [2] حصن حصین ص ۱۰۵۔ [3] حصن حصین ص ۱۰۵۔

آئینہ دیکھیں تو پڑھیں:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ آئینہ مبارک دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں، الٰہی! جیسا کہ تو نے میری پیدائش (یعنی صورت)

خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ [1]

اچھی بنائی ہے۔ میرے خُلق (سیرت) کو بھی اچھا فرما۔

اُمّت کی تعلیم کے لئے دُعا:

رسول اللہ ﷺ کی سیرت بھی حسین ہے اور صورت بھی حسین۔ آپ ﷺ کی سیرت کی تحسین وتہذیب کا ذریعہ قرآنِ مجید ہے جیسا کہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے: **کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ** ''آپ ﷺ کا خلق قرآنِ مجید ہے''۔ تو آپ ﷺ نے اُمّت کی تعلیم کے لئے دُعا فرمائی:۔

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ [2]

الٰہی! تو نے میری صورت حسین بنائی ہے پس میری سیرت بھی حسین فرما دے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے، فرماتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ آئینہ (مبارک) دیکھتے تھے۔ تو یہ دُعا فرماتے تھے:

---

[1] کتاب السنی ص ۶۲ حدیث نمبر ۱۶۳، کنز العمال حدیث نمبر ۵۹۱۷، الترغیب والترہیب جلد ۳ ص ۴۱۰، حصن حصین ص ۱۰۴۔ [2] مسند احمد جلد ۶ ص ۶۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۵۰۹۹، مرقاۃ جلد ۹ ص ۲۸۷۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَهٗ وَکَرَّمَ

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں وہ جس نے مجھے بنایا تو بہت ہی مناسب بنایا اور اَچھی

صُوْرَةَ وَجْهِیْ فَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ [1]

میرے چہرے کو صورت دی تو بہت ہی اَچھی صورت دی اور مجھے مسلمان بنایا۔

(تعلیم اُمت کے لئے یہ خوبصورت اَنداز دُعا سکھایا ہے)

بہترین اور پسندیدہ چیز نظر آئے تو یہ پڑھیں:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہے: کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰی مَایُحِبُّ ''جب رسول اللہ ﷺ کسی اَیسی چیز کو ملاحظہ فرماتے جو اَچھی اور پسندیدہ'' ہوتو فرماتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ [2]

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں جس کے اِنعام کے ساتھ نیک کام پورے ہوتے ہیں۔

ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو یہ پڑھیں:

اُم المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہے: وَاِذَا رَاٰی مَالَکْیَرَهُ ''اور جب رسول اللہ ﷺ کسی چیز کو دیکھتے جو

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۶۰، ابن السنی ص ۶۳، حدیث نمبر ۱۶۵، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۳۹۔۱۳۸، کنز العمال حدیث نمبر ۴۴۲۷، حصن حصین ص ۱۰۴۔ [2] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۰۳، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۹۹، ابن حبان حدیث نمبر ۳۸۰۳، کنز العمال حدیث نمبر ۵۰۲۷، ابن السنی حدیث نمبر ۳۷۸ ص ۱۳۵، حصن حصین ۱۰۶، کتاب الاذکار ص ۲۷۴۔

ناپسندیدہ ہوتی یا نامناسب ہوتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ [1]

ہر حال میں سب ثنائیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں۔

آگ دیکھ کر (بجھانے کے لئے) کیا دُعا پڑھنی چاہیے؟

حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمہ اپنے والدِ گرامی سے وہ اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں: اِذَا رَأَیْتُمُ الْحَرِیْقَ فَکَبِّرُوْا فَاِنَّ التَّکْبِیْرَ یُطْفِئُہٗ جب تم کہیں آگ بھڑکتی دیکھو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بڑائی بیان کرو کہ اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرنا آگ کو ٹھنڈا کر دیتی ہے۔ تو کہو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ [2]

اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے۔

لڑائی کے وقت کی دُعا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خندق کی لڑائی کے وقت ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کچھ ارشادِ مبارک فرمائیں گے، ہمارے کلیجے منہ کو آ گئے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! یہ دُعا پڑھو:

---

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۰۳، مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۹۹، ابن حبان حدیث نمبر ۳۸۰۳، کنز العمال حدیث نمبر ۵۰۲۷، ابن السنی حدیث نمبر ۳۷۸ ص ۱۳۵، حصن حصین ۱۰۶، کتاب الاذکار ص ۲۷۴، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۴۹۹، حصن حصین ص ۱۰۷۔ [2] ابن السنی ص ۱۰۷۔۱۰۸ حدیث نمبر ۲۹۷۔۲۹۶۔۲۹۵۔۲۹۴، حصن حصن ص ۱۱۱۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا [1]

الٰہی! ہمارے عیب ڈھانپ لے اور گھبراہٹوں سے اَمن دے۔

اِس کے بعد اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تیز ہوا سے دشمنوں کو بھگا دیا۔

دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دُعا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ اکثر اَوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا یہ ہوا کرتی تھی:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ [2]

الٰہی! عطا فرما ہم کو دُنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا کے رکھنا ہمیں آگ کے عذاب سے۔

سلامتی و اَمن کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ

الٰہی! میں تیرا مطیع ہوا اور میں تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا

---

[1] مسند احمد جلد ۳ ص ۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۴، کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۱۴، قرطبی جلد ۴ جز ۷ حدیث نمبر ۱۱۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۶۳۸۹۔۴۵۲۲، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۵۷۔۱۵۶، مسلم حدیث نمبر (۲۷۔۲۶۹۰)، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۷، مسند احمد جلد ۳ ص ۲۰۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۳۔

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ

اور تیری طرف رجوع کیا اور تیرے بھروسے پر کفار سے مقابلہ کرتا ہوں۔ اِلٰہی! میں

بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِیْ اَنْتَ الْحَیُّ

تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں کوئی معبود نہیں مگر تو مجھے بے راہ رو چھوڑے تو زندہ ہے

الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ ○ [1]

ایسا زندہ جسے موت نہیں اور تمام جن اور انسان مر جائیں گے۔

ماہِ رمضان المبارک کے آنے سے پہلے دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَجَبَ قَالَ جب رجب المرجب کا مہینہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَّ

اِلٰہی! ہمارے لئے رجب (المرجب) اور باعث برکت فرما اور

شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ [2]

شعبان (المعظم) کو اور ہمیں (ماہِ) رمضان (المبارک) تک پہنچا۔

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۱۷، مسلم حدیث نمبر (۶۷۔۲۷۱۷)، مسند احمد جلد ۱ ص ۹۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۱۔ [2] البیہقی فی شعب الایمان حدیث نمبر ۳۸۱۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۳۶۹، مرقاۃ جلد ۳ ص ۴۱۸، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹، مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۶۵، جلد ۳ ص ۱۴۰، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۰۳۹۔۳۸۲۸۸۔

مدینہ منورہ سے محبت کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار آنا شروع ہوگیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ پاک میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ کو اُن کے بخار کی خبر دی اِس پر رسول اللہ ﷺ نے دُعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَۃَ کَحُبِّنَا مَکَّۃَ اَوْ اَشَدَّ

اِلٰہی! محبوب بنا ہماری طرف مدینہ کو جیسا کہ تو نے محبوب بنایا مکہ کو یا اُس سے بھی زیادہ

وَصَحِّحْھَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِھَا وَ مُدِّھَا [1]

اور مدینہ کی آب و ہوا دُرست فرما اور ہمیں اِس کے صاع اور مُد میں برکت عطا فرما۔

شکر کی توفیق مانگنے کی دُعا کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے اَیسی دُعا یاد کی ہے جسے میں کبھی نہیں چھوڑتا۔ دُعا یہ ہے:-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعْظِمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ

اِلٰہی! مجھے اَیسا بنا دے کہ تیرا بہت ہی شکر کروں اور تیرا بہت ہی

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۱۸۸۹' مسلم حدیث نمبر (۴۸۰-۱۳۷۶)' مسند احمد جلد ۶ ص ۵۶' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۷۳۴' مرقاۃ جلد ۵ ص ۶۲۶۔

ذِكْرَكَ وَاَتبِعُ نُصْحَكَ وَاحْفَظُ وَصِيَّتَكَ[1]

ذکر کروں اور تیری نصیحت کی پیروی کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں۔

علم کی زیادتی کے لئے دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ اُمت پر شفقت فرماتے ہوئے دُعا فرمایا کرتے تھے:-

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ بِمَا

الٰہی! تو مجھے اُس سے نفع عطا فرما جو تونے مجھے سکھایا اور مجھے سکھا

يَنْفَعُنِیْ وَ زِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ

نفع دینے والی چیزیں اور میرا علم زیادہ فرما۔ اللہ (عزوجل) کا شکر ہے ہر

حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ[2]

حال میں اور دوزخیوں کے حال سے اللہ (جل جلالہ) کی پناہ لیتا ہوں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے خصوصی دُعائیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ بہت کم کسی مجلس سے اُٹھتے تھے' یہاں تک کہ اپنے پیارے صحابہ کرام

---

[1] مسند احمد جلد ۲ ص ۳۱۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۹' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۱۳' کنزالعمال حدیث نمبر ۳۶۳۹' مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۷۲۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۹۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۵۱' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۰۲۔

السلام کے لئے یہ دُعائیں کر لیتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اَقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ

اِلٰہی! ہمیں اپنے خوف سے وہ حصّہ عطا فرما جس سے تو رُکاوٹ بن جائے

بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا

ہمارے اور اپنی نافرمانیوں کے درمیان اور ہمیں اپنی اِطاعت

یُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ مِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ

سے وہ عطا فرما جس سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور یقین کا وہ حصّہ نصیب فرما

عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا

جس سے تو دُنیا کی مصیبتیں آسان فرما دے اور ہمیں نفع عطا فرما ہمارے کانوں

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ

اور آنکھوں اور قوت سے جب تک تو ہمیں زندہ رکھے اور اُسے ہمارا بنا

الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا

وارث اور ہمارا غضب اور غُصّہ اُس پر ڈال دے جو ہم پر ظلم کرے

وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا

اور ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح عطا فرما اور ہم پر مصیبت نہ ڈال

فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا

ہمارے دین میں اور دُنیا کو ہمارا بڑا اور اہم مقصود نہ بنا اور نہ

مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا [1]

ہمارے علم کا منتہا بنا اور ہم پر اَیسا مسلّط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔

دُعاؤں کی قبولیت کا آسان طریقہ:

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ ''جو آدمی رات کو جاگا اور اُس نے عرض کیا:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

کوئی معبود (برحق) نہیں مگر اللہ (جل جلالہ) وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بادشاہی ہے اور حمد (حقیقی) اُس کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور پاک ہے اللہ (جل جلالہ) اور تمام تعریفیں اللہ (جل جلالہ) کی ہیں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ (جل جلالہ)

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [2]

اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت اور نہیں ہمت مگر اللہ (عزوجل) کی توفیق سے۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۰۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۲، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۸۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۱۱۵۳، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۶۰، ترمذی حدیث نمبر ۲۴۱۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۷۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۲۱۳، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۶۰۔

یہ عرض کرنے کے بعد جب اُس نے یہ عرض کیا' رَبِّ اغْفِرْلِیْ ''اے رب مجھے بخش دے''۔ جس نے اِس طرح کیا اُس کی دُعا قبول کی جاتی ہے۔

جب آدمی کسی چیز سے بدفالی پکڑے تو کیا پڑھے؟

حضرت عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ سے بدفالی کے متعلق عرض کی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیک شگون سب سے سچا ہے۔ یہ مسلمان کو کام سے باز نہیں رکھتا جب تم ایسی فال دیکھو جسے ناپسند کرو تو یہ دُعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ لَا یَأْتِی الْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ

اِلٰہی! تیرے علاوہ کوئی اچھائیاں نہیں لا سکتا' نہ ہی دُور کر سکتا ہے

بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [1]

کوئی بُرائیاں تیرے علاوہ اور کوئی طاقت اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ (جل جلالہ) کے ساتھ۔

اِطاعت پر اِستقامت کے لئے دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ یہ دُعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ یَا مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ

اِلٰہی! دِلوں کو پھیرنے والے پھیر لے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۲۷۴' ابوداؤد حدیث نمبر ۳۹۱۹' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۸ ص ۱۳۹۔۱۳۵' کنز العمال حدیث نمبر ۲۸۵۸۴۔۲۸۵۸۳' قرطبی جلد ۴ جز ۸ حدیث نمبر ۲۶۶' ابن السنی حدیث نمبر ۲۹۳ ص ۱۰۷۔

قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ [1]

ہمارے قلوب اپنی اطاعت پر۔

دین ودُنیا کی بھلائی کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اُمت کی تعلیم کے لئے) یہ دُعا فرمایا کرتے:۔

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ ۭ اَلَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ

الٰہی! میرے دین کی اِصلاح فرما جو میرے کام کا بچاؤ ہے، میری اِس

وَاَصْلِحْ دُنْیَایَ اَلَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاَصْلِحْ

دُنیا کی اِصلاح فرما جس میں میری معیشت ہے۔ دُرست فرما

آخِرَتِیَ اَلَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ

میری آخرت کو جس میں میرا ٹھکانہ ہے اور میری زندگی کو بنا

زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً

اِس طرح طویل کہ اِس میں ہر طرح کی بھلائی ہو اور موت کو بنا راحت

لِیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ [2]

میرے لئے ہر شر سے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۳۴۔ [2] کتاب الاذکار ص ۳۳۵، مسلم حدیث نمبر (۲۷۲۱-۷۱)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۱۔

مرغ کی بانگ (آواز) سنیں تو یہ پڑھیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا ''جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ (عزوجل) سے اُس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ تو اُس وقت پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [1]

الٰہی! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

پہلی رات کا چاند دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَ الْاِيْمَانِ وَ

الٰہی! اِس چاند کو چمکا ہم پر اَمن، ایمان،

السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَ رَبُّكَ اللّٰهُ [2]

سلامتی اور اِسلام کا۔ اے چاند! میرا رب اور تیرا رب اللہ (جل جلالہ) ہے۔

---

[1] حصن حصین ص ۱۰۳، تحفۃ الذاکرین ص ۲۴۲، بخاری حدیث نمبر ۳۳۰۳، مسلم حدیث نمبر (۸۲۔۲۷۲۹)، ابوداؤد حدیث نمبر ۵۱۰۲، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۲۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۳۰۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۱، ابن السنی ص ۲۲۷ حدیث نمبر ۶۴۱، دارمی جلد ۲ ص ۴، تحفۃ الذاکرین ص ۲۲۸، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۲۶، کنز العمال حدیث نمبر ۱۸۰۳۲، ۱۸۰۴۴

یا پھر چاند دیکھتے ہی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ اور یہ دُعا پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ

الٰہی! اِس پہلی رات کے چاند کو ہم پر برکت اور ایمان اور سلامتی کے ساتھ نکال

السَّلَامَۃِ وَ الْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ

اور اِسلام اور توفیق کے واسطے، اِس کے لئے تو پسند فرمائے اور

وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ [1]

جس سے تو راضی ہو (اے چاند) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ (ﷻ) ہے۔

چاند کو دیکھ کر یہ دُعا بھی کر سکتے ہیں

(۱) حضرت قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مجھ تک یہ حدیث شریف پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ چاند کو دیکھ کر یہ دُعا فرمایا کرتے۔

ھِلَالُ خَیْرٍ وَّ رُشْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ

(یہ) بھلائی اور ہدایت کا چاند ہے۔ اِلٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

---

[1] شرح السنۃ جلد۳ ص ۱۲۶، مجمع الزوائد جلد۱۰ ص ۱۳۹، مستدرک حاکم جلد نمبر۴ حدیث نمبر ۲۸۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ ص ۳۵۶، ابن حبان حدیث ۲۳۷۴، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۵۱، مسند احمد جلد۱ ص ۱۶۲، تحفۃ الذاکرین ص ۲۲۸۔

هٰذَا الشَّهْرِ وَخَيْرِ الْقَدْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ [1]

اِس ماہ کی بھلائی اور تقدیر کی بھلائی کا اور میں تیری پناہ لیتا ہوں اِس کے شر سے۔

(۲) اِنہی سے سنن ابوداؤد میں مروی حدیث شریف میں اِس طرح ہے کہ آپ ﷺ چاند کو دیکھ کر تین مرتبہ فرماتے:

هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ اٰمَنْتُ بِالَّذِیْ خَلَقَكَ

بھلائی اور ہدایت کا چاند، میں اِیمان لاتا ہوں اُس ذات پر جس نے تمہیں تخلیق فرمایا۔

بعدازیں آپ ﷺ ربّ کائنات کی حمد میں یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ذَهَبَ بِشَهْرٍ

اللہ (عزوجل) کا شکر ہے، وہ ذات جو لے گیا فلاں

كَذَا وَ جَآءَ بِشَهْرِ كَذَا [2]

مہینہ اور لے آیا فلاں مہینہ۔

(۳) یا یہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَهٗ وَنَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَفَتْحَهٗ

اِلٰہی! ہمیں عطا فرما اِس (چاند) کی خیر اور مدد اور اِس کی برکت، فتح اور

---

[1] شرح السنۃ جلد۳ ص۱۲۷ (مختصراً)، حصن حصین ص۱۰۳، کنز العمال حدیث نمبر۱۸۰۴۳۔۱۸۰۴۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۴ ص۳۲۹۔ [2] ابوداؤد حدیث نمبر۵۰۹۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۴۵۱، مرقاۃ جلد۵ ص۳۶۱۔

وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا بَعْدَہٗ [1]

نور اور ہم اِس کے شر اور اُس شر سے جو اِس کے بعد ہو تیری پناہ چاہتے ہیں۔

پہلی رات کے چاند کے علاوہ جب کبھی چاند کی طرف دیکھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ [2]

میں اللہ (ﷻ) کے ساتھ پناہ لیتا ہوں اِس ڈوبنے والے چاند کی شرارت سے۔

شبِ قدر کی دُعا:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر میں شبِ قدر کو جان لوں تو اُس میں کیا ذکر و دُعا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

یہ دُعا کرو:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ [3]

الٰہی! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھے معاف فرما۔

---

[1] حصن حصین ص ۱۰۳۔ [2] حصن حصین ص ۱۰۳۔ [3] قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۹۳۔ مدارک جلد ۴ ص ۳۶۲، مظہری جلد ۱۰ ص ۳۱۶، روح البیان ۱۰ ص ۴۸۱، ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۳۵، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۷۷۔ ۱۸۳۔ ۱۰۲۔ ۲۰۵، الترغیب والترہیب جلد ۴ ص ۲۷۳، درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۷، الاذکار ص ۱۸۳، ۱۷۳، ابن السنی ص ۲۶۷ حدیث نمبر ۷۶، تحفۃ الذاکرین ۱۰۹، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۰، مسند احمد جلد ۶ ص ۱۷۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۰۹۱، مرقاۃ جلد ۴ ص ۵۱۷۔

توبہ و اِستغفار

توبہ کی دُعا:

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ اُس نے اپنے گناہ پر اَفسوس کا اِظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ

اِلٰہی! میرے گناہوں سے تیری بخشش زیادہ ہے اور

رَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ [1]

تیری رَحمت کی اُمید ہے مجھے اپنے عمل کی بنسبت۔

اسمِ اعظم:

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دُعا کی تھی:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اِلٰہی! تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو پاک ہیں، بلاشبہ میں ظالموں میں سے ہوں۔

جو مسلمان کسی حاجت کے وقت اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مذکورہ بالا دُعا کرتا ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ) قبول فرماتا ہے اور اُس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے۔ [2]

---

[1] الترغیب والترہیب جلد۲ص۴۷۲، کتاب الاذکار حدیث نمبر۳۵۱، کنز العمال حدیث نمبر۳۷۳۷، کشف الخفا جلد۱ص۲۲۱، نزل الابرار ص۳۰۷، مستدرک حاکم جلد۱ص۵۴۳۔ [2] مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۲۹۲، ترمذی حدیث نمبر۳۵۷۲، مسند احمد جلد۱ص۱۷۰، مرقاۃ جلد۵ص۲۰۴۔

اِستعاذہ کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم مصائب سے بچنے کے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے اِس طرح پناہ مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَ دَرْكِ

الٰہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں بلاء کی مشقت سے اور آنے والی

الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ [1]

بد بختی سے اور بُرے فیصلے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

دُعائے عافیت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ عافیت کے لئے اکثر یہ دُعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ

الٰہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں تیری دی ہوئی نعمت کے زائل ہونے اور تیری

عَافِیَتِكَ وَفُجَآءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِیْعِ سُخَطِكَ [2]

عافیت کے زائل ہونے اور تیرے ناگہانی عتاب اور ہر طرح کی ناراضگی سے۔

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۶۱۶، مسلم حدیث نمبر (۵۳۔۲۷۰۷)، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۴۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۵۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۶۵ [2] مسلم حدیث نمبر ۹۶۔۲۷۳۹، ۲۰۹۷، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۴۵۔۱۵۵۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۰، الادب المفرد حدیث نمبر ۶۷۵، شرح السنۃ جلد ۳ ص ۱۴۸۔

اخلاقِ رذیلہ سے بچنے کی دُعا:

شانِ مسلم یہ ہے کہ نفاق، ریا، کینہ اور عاداتِ رذیلہ وغیرہ سے پاک و صاف ہو، اِس لئے ہر صاحبِ اِیمان کو یہ دُعا پڑھنی چاہئے، حضرت اُم معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دُعا کرتے ہوئے سُنا تھا: (یہ سب تعلیم اُمّت کے لئے ہے)

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَآءِ

اِلٰہی! میرے دِل کو نفاق سے پاک فرما دے اور عمل کو ریا سے

وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ

اور زبان کو جھوٹ سے اور آنکھ کو خیانت سے کیونکہ تو

تَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ[1]

جانتا ہے آنکھ کی خیانتوں اور سینوں کی پوشیدہ باتوں کو۔

دوزخ کی آگ سے نجات کا نورانی وظیفہ:

حضرت حارث بن مسلم تیمی علیہ الرحمہ سے روایت ہے، وہ اپنے والدِ گرامی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، رسول کریم رءُوف ورحیم ﷺ نے خفیۃً فرمایا جب تو نمازِ مغرب سے فارغ ہو تو کسی سے کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھ لیا کر:

---

[1] کنز العمال جلد۲ص ۱۸۴ حدیث نمبر ۳۶۶۰، مشکوۃ حدیث نمبر ۲۴۵۰، مرقاۃ جلد۵ص ۴۱۴۔

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ[1]

اِلٰہی! مجھے آگ سے بچالے۔

جب تم یہ کہہ لوگے تو پھر اگر اُس رات میں فوت ہو جاؤ گے تو تمہیں آگ سے آزاد لکھا جائے گا اور جب تم فجر کی نماز پڑھ کر یہ کہہ لوگے تو پھر اگر تم اُس دن فوت ہو جاؤ گے تو تمہارے لئے آگ سے نجات لکھی جائے گی۔

سارے دن کے گناہوں کی معافی کا نسخہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صبح کے وقت ذیل میں لکھے ہوئے کلمات طیّبات پڑھ لے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) اُس کے دن کے سارے گناہ معاف فرمادے گا اور اگر یہ کلمات طیّبات رات کے وقت پڑھ لے تو اللہ (جل جلالہ) اُس کے رات کے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

کلمات یہ ہیں:-

اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْھِدُكَ وَنُشْھِدُ حَمَلَةَ

اِلٰہی! ہم نے صبح کو پا لیا ہم تجھے گواہ بناتے ہیں اور ہم گواہ بناتے ہیں

عَرْشِكَ مَلٰئِكَتَكَ وَ جَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ

تیرے عرش کے اُٹھانے والوں کو اور دوسرے فرشتوں اور ساری مخلوق کو

اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ

بے شک تو ہی اللہ (جل جلالہ) ہے کوئی معبود نہیں مگر تیری ذات تو واحد ہے

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۷۔

لَكَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ [1]

تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔

سخت تکلیف کے وقت پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سخت تکلیف کے وقت اِن کلمات طیبات کا ورد فرماتے (اُمّت کی تعلیم کے لئے)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ (عزوجل) کے وہ عظمت والا اور حلم والا ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

سوائے اللہ (جل جلالہ) کے وہ عرش عظیم کا رب ہے۔ کوئی بندگی کے لائق نہیں مگر اللہ آسمانوں

وَرَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ [2]

کا رب اور زمین کا رب کرم والے عرش کا رب۔

جنت میں جانے کا آسان نسخہ:

حضرت عبداللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۵۰۷۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۳۹۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۰۹۔ [2] بخاری حدیث نمبر ۶۳۴۵، مسلم حدیث نمبر (۸۳-۲۷۳۰)، ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۸۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۱۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۲۷۔

اَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ کوئی مسلمان آدمی انہیں اختیار نہیں کرتا مگر ضرور جنت میں جائے گا وہ ہیں تو آسان مگر اُن پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں۔ وہ یہ ہیں: يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهٗ عَشْرًا وَّ يُكَبِّرُهٗ عَشْرًا

ہر نماز کے بعد دس (۱۰) مرتبہ اللہ (عزوجل) کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے، دس (۱۰) مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس (۱۰) بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔

راوی فرماتے ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی اُنگلیوں پر گن کر فرمایا کہ یہ زبان میں ڈیڑھ سو (۱۵۰) ہیں [1] مگر میزان یعنی ترازو میں ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) ہیں۔ [2] جب اپنے بستر پر پہنچے تو سو (۱۰۰) بار اللہ (عزوجل) کی تسبیح، تکبیر اور حمد کرے۔ تو یہ زبان میں ایک سو ہیں مگر میزان میں ایک ہزار (۱۰۰۰) تو بتاؤ تم میں سے کون ہے جو کہ ایک رات میں ڈھائی ہزار (۲۵۰۰) گُنا کرے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اِن کلمات طیّبات کی پابندی کیوں نہ کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اُس کے پاس پہنچ کر کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر یہاں تک کہ نمازی کو باز رکھ دیتا ہے تو شاید وہ یہ عمل نہ کر سکے۔ شیطان اُس کی خواب گاہ میں پہنچ کر اُس کو سلاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ سو جاتا ہے۔

نفاق اور بدخلقی سے پناہ کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ (اُمّت کی تعلیم کے لئے) پناہ کی اِس طرح بھی دُعا فرماتے:

---

[1] تمام نمازوں کے حساب سے۔ [2] بحساب ایک کے بدلے دس۔ ترمذی حدیث نمبر ۳۴۱۹، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۰۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۱۵۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ

اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں عداوت،

وَ النِّفَاقِ وَ سُوۡءِ الۡاَخۡلَاقِ[۱]

اور نفاق اور بد خلقی سے۔

اور اِنہی سے مروی دوسری حدیث شریف میں ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡجُوۡعِ فَاِنَّہٗ

اِلٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں بھوک سے یہ بُری

بِئۡسَ الضَّجِیۡعُ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنَ الۡخِیَانَۃِ

بستر کی ساتھی ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کہ وہ

فَاِنَّہٗ بِئۡسَتِ الۡبِطَانَۃُ[۲]

یقیناً بد ترین مشورہ دینے والی اور بُری صفت ہے۔

بُری عادات سے پناہ کی دُعا:

حضرت قُطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مندرجہ عادات اور بُرے خصائل سے پناہ کی دُعا سکھائی:

---

[۱] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۴۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۵۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۴۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۳۵۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۶۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ

الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بُری عادت

الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَ الْاَھْوَآءِ[۱]

اور بُرے اَعمال اور بُری خواہشات سے۔

ذِلت اور ظلم سے پناہ کی دُعا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اُمّت کی تعلیم کے لئے) اِس طرح پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّۃِ

الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فقیری اور کمی اور

وَالذِّلَّۃِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ[۲]

نفس کی خواہش سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں کسی کو ستاؤں یا ستایا جاؤں۔

پانچ چیزوں سے پناہ کی دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں:- کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَۃِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ[۳]

---

[۱] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۹۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۷۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۸۔ [۲] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۴۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۲، مسند احمد جلد ۲ ص ۳۰۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۴۔ [۳] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۴۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۴، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۳۔

''رسول اللہ ﷺ پانچ (۵) چیزوں سے پناہ مانگتے تھے (۱) بزدلی (۲) بخل (۳) بُری عمر (۴) سینوں کے فتنوں اور (۵) عذابِ قبر سے''۔

چار چیزوں سے پناہ کی دُعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ چار (۴) چیزوں سے پناہ کے لئے اِس طرح دُعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ

الٰہی! میں چار چیزوں سے تیری پناہ لیتا ہوں (۱) اُس

عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا یَخْشَعُ وَمِنْ

علم سے جو نفع نہ دے (۲) اُس دِل سے جس میں عاجزی نہ ہو (۳)

نَّفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ [۱]

اُس نفس سے جو نہ ہو سیر اور (۴) اُس دُعا سے جو سنی نہ جائے (یعنی قبول نہ ہو)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَ الدَّیْنِ [۲]

میں اللہ (عزوجل) کی پناہ لیتا ہوں کفر اور قرض سے۔

ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اَتَعْدِلُ الْکُفْرَ

---

[۱] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۴۹، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۳۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۶۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۷۳۔ [۲] نسائی حدیث نمبر ۵۴۸۵، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۸، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۸۔

بِالدَّيْنِ کیا آپ ﷺ کفر کو قرض کے برابر قرار دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں![1]

اور ایک روایت میں ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ

الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں کفر اور محتاجی سے۔

لغزشوں اور خطاؤں سے معافی کی دُعا:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ ﷺ اِن کلمات طیبات سے بارگاہ رَبُّ العالمین جل جلالہ میں اُمّت کو سنوارنے اور اُن میں تواضع و انکساری پیدا فرمانے کے لئے دُعا فرماتے:-

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ

الٰہی! میری خطائیں، میری نادانی اور میرے کام کے حد سے بڑھنے کو معاف فرمادے۔

فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ

اور جو کچھ تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ الٰہی!

اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمْدِیْ

دانستہ اور نادانستہ خطائیں اور نامناسب اِرادے بخش دے

وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا

اور جو کچھ میرے پاس ہے۔ الٰہی! وہ بخش دے جو میں نے

---

[1] اگر آپ ﷺ نے وجہ نہ بیان فرمائی۔ شاید وجہ یہ ہے کہ لوگ قرض کی وجہ سے جھوٹ بولتے ہیں اور خلاف وعدہ کرتے ہیں اور یہ کفار اور منافقین کی بُری عادات ہیں۔

قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا

آگے کام کئے اور بعد میں کام کئے اور جو رازدارانہ انداز میں کئے اور جو

اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ

اعلانیہ کئے اور تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے'

وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [1]

پیچھے فرمانے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَفضل دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایک شخص نبی اللہ ﷺ کی پاک بارگاہِ کرم میں حاضر ہوا۔ عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اَیُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ؟ ''کون سی دُعا افضل ہے؟ ۲ آپ ﷺ نے فرمایا: سَلْ رَبَّکَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ''(اللہ عزوجل) جو تیرا خالق و مالک اور پالنے والا ہے اُس سے دُنیا اور آخرت میں اَمن وسلامتی مانگ''۔ وہ دوسرے دن پھر حاضر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ ہوا۔ عرض کیا' یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کون سی دُعا اَفضل ہے؟ آپ ﷺ نے پہلے والا جواب عطا فرمایا۔ تیسرے دن وہ پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اَفضل دُعا سے متعلق گزارش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: فَاِذَا اُعْطِیْتَ الْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ [3] ''جب تجھے اَمن وسلامتی دُنیا و آخرت میں مل گئے تو تم کامیاب ہوگئے۔''

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۳۹۸' مسلم حدیث نمبر (۷۰۔۲۷۱۹)' مسند احمد جلد ۴ ص ۴۰۷' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۲' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۸۹۔ ۲ بہتر اور نفع کے لحاظ سے بڑھ کر۔ اشعۃ اللمعات جلد ۳ ص ۶۰۳ حاشیہ نمبر ۱۔ [3] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۱۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۸' مسند احمد جلد ۳ ص ۱۲۸' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۷۔

خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر مبارک پر جلوہ اَفروز ہوئے پھر رو پڑے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ اَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ [1] ''اللہ (عزوجل) سے معافی اور اَمن مانگو کیونکہ کسی کو اِیمان کے بعد اِس سے بہتر نعمت نہیں دی گئی''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دُعا سکھائی:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قُلْ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا سکھائی اور فرمایا اِس طرح عرض کرو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِّنْ عَلَانِيَتِيْ

اِلٰہی! میری مدد فرما موت کی سختیوں سے

وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ

اور میرے ظاہر کو نیک بنا۔ اِلٰہی! میں تجھ مانگتا ہوں

مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْاَهْلِ وَالْمَالِ

وہ نیک ترین چیز جو تو لوگوں کو اہل اور مال

وَ الْوَلَدِ غَيْرِ الضَّآلِّ وَ الْمُضِلِّ [2]

اور اَولاد میں سے دیتا ہے جو نہ گمراہ ہو اور نہ گمراہ کن ہو۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۵۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۴۹، مسند احمد جلد ۱ ص ۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۹، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۶۔ [2] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۸۶، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۰۴، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۱۷۔

بِسْمِ اللّٰہ شریف کی برکات:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے جسم دَرد کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ "اپنا ہاتھ تم وہاں رکھو جہاں تمہارے جسم میں دَرد ہے۔"

پھر فرمایا: تین مرتبہ کہو بِسْمِ اللّٰہِ اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو:-

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ[1]

میں پناہ لیتا اللہ (عزوجل) کے غلبے بزرگی اور قدرت کے ساتھ۔ اُس چیز کی بدی سے جس کو میں پاتا ہوں اور جس کے زیادہ ہونے اور آئندہ جسم کے دوسرے حصّوں میں سرایت کرنے سے ڈرتا ہوں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اَیسا کیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہ) مجھ سے وہ تکلیف اور دَرد لے گیا۔

اللہ عزوجل کے محبوبوں کی محبت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ اپنی دُعا میں فرمایا کرتے تھے:

---

[1] مسلم حدیث نمبر (۶۷-۲۲۰۲)، ابوداؤد حدیث نمبر ۳۸۹۱، ترمذی حدیث نمبر ۲۰۸۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۵۲۲، مسند احمد جلد ۶ ص ۳۹۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۵۳۳، مرقاۃ جلد ۴ ص ۱۲۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ

اِلٰہی! مجھے اپنی محبت نصیب فرما اور اُس کی محبت جو نفع دے مجھے

حُبُّہٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ

تیرے ہاں۔ اِلٰہی! تو مجھے میری پسندیدہ چیز عطا فرما۔

فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ مَا زَوَیْتَ

تو اُس سے مجھے قوت بخش دے جسے تو پسند فرمائے۔ اِلٰہی! جو دُور رکھے

عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فِرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ[1]

میری محبوب چیز مجھ سے تو اُسے میرے لئے اپنی محبوب چیز میں فراغت بنا دے۔

عزّت ووقار میں اِضافے اور رضائے اِلٰہی کے لئے دُعا:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، جب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کے قریب شہد کی مکھیوں کے بھنبھنانے کی طرح آواز آیا کرتی تھی۔ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو ہم لوگ کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر وہ حالت جاتی رہی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ شریف کی طرف رُخِ انور فرمایا اور دونوں ہاتھ اُٹھائے اور یہ دُعا فرمائی:-

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا

اِلٰہی! ہم سب کو بڑھا دے اور گھٹا مت اور ہمیں عزّت عطا فرما اور وقار میں کمی نہ فرما

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۱، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۸۔

وَ اَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَ اٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ

اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ فرما اور ہمیں ترجیح عطا فرما اَوروں کو ترجیح نہ دے

عَلَيْنَا وَ اَرْضِنَا وَ اَرْضِ عَنَّا۔[1]

ہم پر اور ہمیں راضی فرما اور ہم سے راضی ہو جا۔

پھر فرمایا مجھ پر دس آیاتِ بینات نازل ہوئی ہیں جو اُنہیں قائم کرے گا یعنی اُن پر عمل کرے گا تو وہ جنت میں جائے گا۔ وہ دس آیات بینات یہ ہیں:-

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۙ (المؤمنون:۱تا۱۰)

”بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نمازوں میں گڑگڑاتے ہیں۔ اور وہ جو کسی بے ہودہ بات کی طرف اِلتفات نہیں کرتے۔ اور وہ جو کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیویوں یا شرعی باندیوں پر جو اُن کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں تو جو اِن دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ اور وہ جو اپنی اَمانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں“۔

---

[1] ترمذی حدیث نمبر۳۱۷۳، مسند احمد جلد۱ ص۳۴، مشکوٰۃ حدیث نمبر۲۴۹۴، مرقاۃ جلد۵ ص۴۰۲۔

ربِّ ذوالجلال والاکرام کے نام کے وسیلہ سے دُعا کا طریقہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی پاک مقدّس طاہر جناب میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی، پھر یہ دُعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ

الٰہی! میں تجھ سے اِلتجا کرتا ہوں کہ تیرے لئے حمد ہے۔ کوئی معبود نہیں

اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تیرے علاوہ تو بہت اِحسان فرمانے والا آسمانوں اور زمین کا (نیا بنانے والا) ہے

یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ [1]

اے عزت و شرف والے اے زندہ اور قائم رہنے والے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اِس عظیم نام مبارک سے مانگا ہے جب بھی اِس کے طفیل اُس سے مانگا جائے تو اللہ عزوجل دُعا قبول فرماتا ہے۔

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ

الٰہی! میرے جسم میں مجھے عافیت عطا فرما، میری بصارت میں مجھے عافیت عطا فرما۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۳۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۵۸، ابن حبان حدیث نمبر ۲۳۸۲، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۸۶، مشکل الآثار جلد ۱ ص ۶۲۔

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِیْمُ

اور اِسے میری طرف سے وارث بنا' تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بُردبار

الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اور کریم ہے۔ اللہ (عزوجل) ہر عیب سے منزّہ ہے' عرشِ عظیم کا مالک ہے'

وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ [1]

تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کے لئے ہیں جو جہانوں کا پالنے والا ہے۔

جامع دُعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سی دُعائیں فرماتے جن سے سب کچھ یاد کرنا مشکل تھیں۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سی دُعائیں فرماتے ہیں ہم اُن میں سے کچھ یاد نہیں کر پاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہاری راہنمائی اُس دُعا کی طرف نہ کروں جو اُن سب کی جامع ہو تم یہ دُعا کیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ

اِلٰہی! میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اُس بھلائی کا جس کا سوال تجھ سے کیا

مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں شر سے اُس چیز کے

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۳۷' ترمذی حدیث نمبر ۳۴۸۱' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۵۳۰' نصب الرایہ جلد ۱ ص ۲۷۰۔

اَسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ

جس سے تیرے نبی (حضرت) محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ اور تجھ سے ہی مدد طلب

وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ [1]

کی جاتی ہے اور تجھ پر ہی اِنتہاء ہے۔ نہیں قوت اور نہ طاقت مگر اللہ (جل جلالہ) کے ساتھ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ دُعا مانگتے ہوئے اپنے پروردگار کے حضور یوں گڑگڑاتے:

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ

اِلٰہی! میری مدد فرما اور میرے خلاف مدد نہ فرما۔ میری اِعانت فرما اور نہ مدد فرما

عَلَیَّ وَامْکُرْ لِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ وَیَسِّرْ هُدَایَ

میرے خلاف۔ میرے لئے تدبیر فرما میرے خلاف تدبیر نہ فرما اور میری ہدایت آسان فرما

وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ رَبِّ اجْعَلْنِیْ

اور جو میرے خلاف بغاوت کرے اُس کے خلاف میری مدد فرما۔ اِلٰہی! مجھے بنا دے

لَكَ شَاكِرًا لَّكَ ذَاكِرًا لَّكَ رَاهِبًا لَّكَ مِطْوَاعًا

اَپنا شکر کرنے والا، اپنا ذکر کرنے والا اور تجھ سے ڈرنے والا اور اپنا اِطاعت شعار۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۳۸۔

اِلَیْكَ مُجِیْبًا اَوْ مُنِیْبًا تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ

اِلٰہی! تجھے ہی جواب دینا ہے اور تیری طرف ہی لوٹنا ہے۔ توبہ قبول فرما' اور دھو دے

حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ حُجَّتِیْ وَاهْدِ

میری خطائیں' میری دُعا قبول فرما اور میری دلیل محکم فرما' اور ہدایت عطا فرما

قَلْبِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ اَسْلِلْ سَخِیْمَةَ قَلْبِیْ [1]

میرے دِل کو اور میری زبان اور دِل کے کینہ کو ختم فرما۔

یہ سب اُمّت کی تعلیم کا بہترین انداز اور طریقہ محبت ہے۔

حصولِ محبتِ اِلٰہی کے لئے دُعا:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر فرماتے' تو فرماتے' وہ سب سے زیادہ عابد تھے اور اُن کی دُعاؤں میں ایک دُعا یہ بھی تھی:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ

اِلٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت

یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ

اور اَیسے عمل کی جو مجھ کو تیری محبت تک پہنچا دے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۳۳۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۵۱۱۔۱۵۱۰' ترمذی حدیث نمبر ۳۵۵۱' ابنِ حبان حدیث نمبر ۲۴۱۴' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۸۸' کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۲۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۳۰' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۲۷' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۹۴۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ

الٰہی! کر دے اپنی محبت بہت محبوب میری طرف میری جان سے

وَ مَالِیْ وَ اَھْلِیْ وَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ [1]

اور میرے مال سے اور میرے اہل سے اور ٹھنڈے پانی سے۔

باقیاتِ صالحات:

رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل کلمات مُبارکہ کو باقی رہنے والی نیکیاں قرار دیتے ہوئے اُن کے کثرتِ ورد کا اِرشاد ذی شان فرمایا ہے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پاک ہے اللہ (عزوجل) سب تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں، نہیں کوئی معبود مگر اللہ (عزوجل)

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [2]

اور اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے اور نہیں ہے طاقت اور نہ قوت مگر اللہ (عزوجل) کے ساتھ۔

بہت وزنی لیکن نہایت آسان وظیفہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ اِرشادِ مبارک روایت کیا ہے کہ دو کلمات اَیسے ہیں کہ زبان سے اُن کا کہنا نہایت آسان ہے لیکن میزانِ عمل میں اُن کا وزن بہت بھاری ہوگا، وہ کلمات یہ ہیں:

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۴۹۰، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۹۶، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۰۶، کنز العمال حدیث نمبر ۳۷۹۴۔ [2] الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۲۹۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ [1]

پاک ہے اللہ (ﷻ) ساتھ اُس کی تعریف کے پاک ہے اللہ (ﷻ) عظمت والا۔

حج وعمرہ کی دُعائیں

اِحرام باندھتے وقت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سُنا:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

میں حاضر ہوں، اِلٰہی! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں،

لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَۃَ لَکَ وَ

میں حاضر ہوں، یقیناً حمد و نعمت تیری ہے

الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ [2]

اور ملک تیرا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۶۶۸۲، مسلم حدیث نمبر (۳۱۔۶۹۴)، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۲۳، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۳۴، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۹۴، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۸۰۶، کنز العمال حدیث نمبر ۳۵۲۲۔۲۱۳۲۱، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۲۹۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۲۱۰۔

[2] بخاری جلد ۱ ص ۲۱۶ حدیث نمبر ۱۵۴۰، مسلم حدیث نمبر (۲۱۔۱۱۸۴)، ترمذی حدیث نمبر ۸۲۵، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۴۷۔۱۸۱۲، دار قطنی جلد ۲ ص ۲۲۵، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۴۷۔۲۹۱۵، مسند احمد جلد ۲ ص ۱۳۱، جلد ۱ ص ۲۶۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۸، مشکوٰۃ ص ۲۲۳ حدیث نمبر ۲۵۴۱، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۶۷، دار قطنی جلد ۲۲۵، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۲۹، مؤطا امام مالک ص ۳۳۹، در منثور جلد ۱ ص ۲۱۹۔

رکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کے درمیان پڑھی جانے والی دُعائیں:

(۱) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکنوں کے درمیان یہ پڑھتے ہوئے سنا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی

الٰہی! ہمیں بھلائی عطا فرما دُنیا اور

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ [1]

آخرت میں۔ ہم کو آگ کے عذاب سے بچا۔

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَکِّلَ بِهٖ سَبْعُوْنَ مَلَکًا یَعْنِی الرُّکْنَ الْیَمَانِیَّ ''رکن یمانی پر ستر (۷۰) فرشتے مقرر ہیں فَمَنْ قَالَ پس جو کوئی اِس مقام پڑھتا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا

اِلٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اَمن و عافیت اور درگذر کا

وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی

دُنیا اور آخرت میں، اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا میں بھلائی دے اور

الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کی آگ کے عذاب سے بچالے۔

---

[1] ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۹۲، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۱۱، سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۰۲، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۸۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۹۹، حصن حصین ص ۸۲۔

تمام مقرر شدہ فرشتے اِس دُعا کرنے والوں کی دُعا پر آمین کہتے ہیں۔ [1]

طواف کے وقت دُعا

طواف کرتے ہوئے جب رُکن کے پاس آئیں (جہاں حجرِ اَسود ہے) تو تکبیر کہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ (ﷻ) سب سے بڑا ہے۔

طواف خانہ کعبہ کے وقت پڑھیں:۔

حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے وہ سات چکر کرے اور اِس کے سوا اور کوئی بات چیت نہ کرے، صرف یہ کہے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پاک ہے اللہ (عزوجل) اور تمام تعریفیں اللہ (عزوجل) کی ہیں اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ (عزوجل)

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ [2]

اور اللہ (عزوجل) سب بڑا ہے اور نہیں ہمت اور قوت مگر اللہ (عزوجل) کی توفیق سے۔

صفا و مروہ پر کیا پڑھیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

---

[1] ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۹۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۰۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۱۲۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۹۲۔ [2] ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۹۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۰۷۔

جب رسول اللہ ﷺ طوافِ خانہ کعبہ سے فارغ ہوئے پھر صفا کی طرف تشریف لے گئے اور کوہِ صفا کے قریب تشریف لائے تو آپ ﷺ نے پڑھا:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ [1]

بے شک صفا اور مروہ اللہ (عزوجل) کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا و مروہ پہاڑی پر چڑھ کر قبلہ رو ہو کر بیت اللہ شریف کو دیکھ کر یہ پڑھیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ

کوئی معبود نہیں مگر اللہ (عزوجل) وہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی بادشاہی ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اور وہی لائق ستائش ہے۔ زندہ رکھتا ہے اور موت دیتا ہے وہ ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ

چیز پر قادر ہے۔ اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اُس نے اپنا وعدہ پورا کیا

وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [2]

اور اپنے (خاص) بندے (نبی اللہ ﷺ) کی مدد فرمائی اور گروہوں کو تنہا شکست دی۔

پھر درمیان میں دُعا کرتے ہوئے اِن (مذکورہ بالا) کلمات کو تین بار پورا

---

[1] مسلم حدیث نمبر ۱۲۱۸-۱۴۷، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۵۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۵۸، البقرۃ: ۱۵۸۔

[2] مسلم حدیث نمبر (۱۲۱۸-۱۴۷)، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۵۵، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۶۳، مستدرک حاکم جلد ۱ ص ۴۲۲، حصن حصین ص ۸۳۔

کریں اِس کے بعد مروہ کی طرف چلیں۔

جب مروہ پر چڑھیں تو تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے مُحوّلہ بالا کلمات طیّبات پڑھیں۔

یوم عرفہ میں پڑھی جانے والی دُعا:

حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمہ اپنے والدِ گرامی سے وہ اپنے دادا مکرم سے روایت ہے کرتے ہیں، فرماتے ہیں، نبی اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَیْرُ الدُّعَآءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ قَبْلِیْ ''عرفہ کے دن کی دُعاؤں میں سے بہترین دُعا ہے جو ہم نے اور ہم سے پہلے اَنبیا کرام علیہم السّلام نے عرض کی اُن میں سے بہترین کلمات طیّبات یہ ہیں:-

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ

اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لئے

اَلْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ[1]

(حقیقی) بادشاہی ہے، اُسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

صفا پر دُعا

جب صفا پہاڑی پر یا مقام صفا پر پہنچیں تو یہ کلمات پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ

اِلٰہی! بے شک تو نے فرمایا، مجھ سے دُعا کرو میں قبول فرماؤں گا اور بلا شبہ تو اپنے

---

[1] ترمذی حدیث نمبر ۳۵۸۵، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۵۹۸، مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۱۲، کتاب الاذکار ص ۱۴۷، ترمذی حدیث نمبر ۳۵۸۵، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۵۴، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۱۹۔

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَاِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ كَمَا

وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور میں سوال کرتا ہوں جیسے

هَدَيْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَّا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ

تونے مجھے ہدایت دی اِسلام کی طرف۔ مجھ سے اِسے (یعنی اِسلام کو) نہ اُتار

حَتّٰی تَتَوَفَّنِیْ وَ اَنَا مُسْلِمٌ [1]

یہاں تک کہ تو مجھے موت دے وہ اِس حالت میں کہ میں مسلمان ہوں۔

صفا و مروہ کے درمیان کی دُعا:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ [2]

اِلٰہی! مجھے بخش دے اور رَحم فرما تو (ہی) زیادہ غالب اور زیادہ عزّت والا ہے۔

وقوفِ عرفات کے وقت:

جب حاجی میدانِ عرفات میں وقوف کریں (یعنی ٹھہریں) تو پڑھیں۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

(آخر تک)

میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔

یا یہ پڑھیں:-

---

[1] حصن حصین ص ۸۳۔ [2] حصن حصین ص ۸۴۔

اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ۔[1]

بے شک بھلائی، آخرت کی بھلائی ہے۔

میدانِ عرفات میں نمازِ عصر کے بعد یہ دُعا کریں:

جب (حاجی) عصر کی نماز پڑھ چکے اور عرفات میں وقوف کرے تو ہاتھ کو اُٹھا کر پڑھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ

اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے اور اُسی کی تعریف ہے۔ اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے اور اُسی

الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا

کی تعریف ہے اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے اور اُسی کی تعریف ہے کوئی معبود نہیں مگر

اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ

اللہ (عزوجل)، وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اُسی کی (حقیقی) بادشاہت ہے اور وہی

الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَ نَقِّنِیْ

ستائش کے لائق ہے۔ اِلٰہی! مجھے (کامل) ہدایت عطا فرما اور مجھے پاک فرما

بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی[2]

پرہیز گاری کے ذریعے اور دُنیا اور آخرت میں میرے گناہ بخش دے۔

---

[1] حصن حصین ص ۸۴۔ [2] حصن حصین ص ۸۵۔

(یعنی دینی و دُنیاوی خطائیں۔)

مذکورہ بالا دُعا کرنے کے بعد ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اُتنی دیر خاموش رہے جتنے وقت میں ایک آدمی سورۂ فاتحہ شریف پڑھتا ہے پھر ہاتھوں کو (دوبارہ) اُٹھا کر یہی (مذکورہ بالا) دُعا پڑھے۔

آبِ زم زم کا پینا:

آبِ زمزم پیتے وقت قبلہ رُو ہونا چاہئے بِسْمِ اللّٰہِ شریف پڑھ کر تین سانس میں پئیں اور ہر سانس پر برتن سے منہ ہٹالیں اور خوب سیر ہو کر پئیں۔ جب فارغ ہو جائیں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں۔ بے شک ہم (مسلمانوں) اور منافقوں کے درمیان پہچان کی علامت یہ ہے کہ منافق آبِ زمزم سے سیر نہیں ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:- مَاءِ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ اِن شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِيْ شِفَاکَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِکَ، اَشْبَعَکَ اللّٰهُ وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِقَطْعِ ظَمَئِکَ قَطَعَهُ اللّٰهُ [1] ''آبِ زمزم جس نیت سے پیا جائے گا وہ فیض حاصل ہوگا اگر شفاء کی نیّت سے اِسے پیا جائے تو شفاء حاصل ہوتی ہے۔ اگر اِس نیت سے پیئے کے پیٹ (ایسے) سیر ہو جائے جیسے کھانے سے سیر ہوتا ہے تو پینے والا سیر ہو جائے گا، اگر پیاس بجھانے کے لئے پیا جائے تو پیاس بجھائے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آبِ زمزم نوش فرماتے تو یہ دُعا کرتے:-

---

[1] السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص۲۰۲، ۱۴۸، حصن حصین ص۸۸، مسند احمد جلد۳ ص۳۵۷، دار قطنی جلد۲ ص۲۸۹، درمنثور جلد۳ ص۲۲۱، الترغیب والترہیب جلد۲ ص۲۱۰، تلخیص الحبیر جلد۲ ص ۲۶۸۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡٓ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّ رِزۡقًا

الٰہی! میں تجھ سے نفع بخش علم اور وسیع رزق کی التجا کرتا ہوں

وَّ اسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَآءٍ [1]

اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

منیٰ اور عرفات جاتے وقت کی دُعائیں:

جب آدمی مکہ مکرمہ سے باہر نکلے اور منیٰ کا اِرادہ کرے تو یہ دُعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ اَرۡجُوۡ وَ لَكَ اَدۡعُوۡا فَبَلِّغۡنِیۡ

الٰہی! میں تجھ سے اُمید رکھتا ہوں اور تجھ سے ہی دُعا مانگتا ہوں۔ مجھے پہنچا دے

صَالِحَ اَمَلِیۡ وَاغۡفِرۡلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَامۡنُنۡ عَلَیَّ

میری اَچھی اُمیدوں تک۔ اور میرے گناہوں کو معاف فرما اور مجھ پر اِحسان فرما

بِمَا شَیۡءٍ عَلَیَّ بِمَا مَنَنۡتَ بِهٖ عَلٰۤی اَهۡلِ

اِس (امر) کے ساتھ جس کے ساتھ تو نے اِحسان فرمایا اپنے

طَاعَتِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ [2]

اِطاعت شعاروں پر تو ہر شے پر قادر ہے۔

---

[1] تفسیر قرطبی سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۳۷ ص ۲۴۳ جلد ۵ جز ص ۳۴۳ حدیث نمبر ۳۷۰، درمنثور سورۂ النبوۃ آیت نمبر ۱۹ ص ۱۵۲ جلد ۴، سنن دار قطنی حدیث نمبر ۲۲۳۷، ۲۷۳۸، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۸۴، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۱۰ حدیث نمبر ۱۸۱۶، تحفۃ الذاکرین۔

[2] کتاب الاذکار ص ۱۶۸۔

منیٰ سے میدانِ عرفات کی طرف جاتے وقت کی دُعا:۔

صاحبِ کتاب الاذکار حضرت امام محی الدین نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:۔
جب حاجی صاحبان منیٰ سے عرفات کی طرف جائیں تو یہ دُعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ تَوَجَّھْتُ وَجْھَکَ الْکَرِیْمَ اَرَدْتُّ

اِلٰہی! میں نے تیری طرف قصد کیا ہے تیرے وجہہ الکریم کا اِرادہ کیا ہے۔

فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا

میرے گناہ مغفور (بخشے ہوئے) اور میرا حج مقبول بنا

وَّ لَا تُخَیِّبْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [1]

اور مجھ پر رَحم فرما، مجھے محروم نہ فرما۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

حج پر جانے اور آنے والے کو یہ دُعا دینی چاہئے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا، میں اِس سال حج کے لئے جانا چاہتا ہوں، آپ ﷺ اُس لڑکے کے ساتھ چلتے ہوئے گئے اور اُس کے لئے دُعا فرمائی، اے لڑکے!

زَوَّدَکَ اللّٰہُ التَّقْوٰی وَ وَجَّھَکَ فِی

اللہ (عزوجل) تقویٰ کو تمہارا توشہ بنائے اور تمہیں لے جائے

[1] کتاب الاذکار ص ۱۶۸۔

الْخَيْرِ وَ كَفَاكَ الْمُهِمَّ [1]

خیر کی جانب اور تمہارے کاموں کے لئے کفایت فرمائے۔

جب وہ لڑکا واپس آیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر کر آپ ﷺ کو سلام پیش کیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور پھر دُعا فرمائی: اے لڑکے!

قَبِلَ اللّٰهُ حَجَّكَ وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ

اللہ (عزوجل) تمہارے حج کو قبول فرمائے، تمہارے گناہ معاف فرمائے

وَ اَخْلَفَ نَفَقَتَكَ [2]

اور تمہارا (آمد و رفت) کا خرچ واپس عطا فرمائے۔

جہاد، حج اور عمرہ سے واپسی پر پڑھے جانے والے کلمات طیّبات:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ سے یا حج مبارک یا عمرہ شریف سے واپس تشریف لاتے تو يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ ''تو زمین میں ہر اُونچائی پر چڑھتے ہوئے تین (۳) تکبیریں یعنی تین (۳) بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ یہ کلمات طیّبات پڑھتے تھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

نہیں کوئی معبود مگر اللہ (عزوجل) وہ ایک ہے کوئی اُس کا شریک نہیں،

---

[1] ابن السنی ص ۱۸۸ حدیث نمبر ۵۳۳۔ [2] ابن السنی ص ۱۸۸ حدیث نمبر ۵۳۳۔

لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اُسی کے لئے مُلک ہے اور اُسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر

شَیْءٍ قَدِیْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

قادر ہے۔ ہم لوگ لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے'

سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

اپنے رب کے لئے سجدہ کرنے والے' اُس کی حمد کرنے والے' اللہ (عزوجل) کا وعدہ سچا ہے

وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ هَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ [1]

اور اُس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور دشمنوں کے تمام لشکروں کو اَکیلے ہی شکست دی

رَوضۂ اَنور کی زیارت اور اِس کے متعلقہ اَذکار:

ہر حج کرنے والے کو چاہئے کہ وہ حضور نبی اللہ ﷺ کی زیارت کا اِرادہ کرے' خواہ اُس کا رستہ وہی ہو یا نہ ہو۔ آپ ﷺ کی زیارت سب سے اَہم قرب' سب سے نفع بخش کوشش اور سب سے اَفضل مقصد ہے۔ جب حاجی آپ ﷺ کی زیارت کا اِرادہ کرے تو راستہ میں کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔ (۱) جب اُس کی نظر مدینہ طیبہ کے درختوں' اُس کے حرم اور اُن اشیاء پر پڑے جس سے اُس کی پہچان ہو سکے تو حضور نبی اللہ ﷺ پر دُرود شریف پڑھنے میں اِضافہ کر دے اور اِلتجاء کرے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے حضور نبی اللہ ﷺ کی زیارت سے فائدہ اور اِس کے

---

[1] بخاری حدیث نمبر ۱۷۹۷' مسلم حدیث نمبر (۴۲۸۔۱۳۴۴)' ابوداؤد حدیث نمبر ۲۷۷۰' ترمذی حدیث نمبر ۹۵۷' مسند احمد جلد ۲ ص ۵' مشکوٰۃ حدیث نمبر ۲۴۲۵' مرقاۃ جلد ۵ ص ۳۳۸۔

ذریعے اُسے دونوں جہانوں میں سعادت مند بنائے۔ اُسے یہ دُعا مانگنا چاہئے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیَّ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اِلٰہی! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

وَارْزُقْنِیْ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ نَبِیِّكَ ﷺ مَا رَزَقْتَهٗ

اور مجھے نصیب فرما اپنے نبی ﷺ کی قبر کی زیارت میں وہی کچھ جو تو نے عطا فرمایا

اَوْلِیَاءَكَ وَاَھْلَ طَاعَتِكَ وَاغْفِرْلِیْ

اَپنے اَولیاء عظام اور اِطاعت شعاروں کو۔ مجھے معاف فرما،

وَ ارْحَمْنِیْ یَا خَیْرَ مَسْؤُلٍ [1]

مجھ پر رحم فرما، اے وہی جس سے مانگا جاتا ہے۔

---

[1] کتاب الاذکار ص ۱۷۴۔

پہاڑوں کے برابر قرض سے نجات کا وظیفہ

ایک جمعۃ المبارک کے دن حضور نبی اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ''اے معاذ کیا وجہ ہے میں نے تمہیں نمازِ جمعۃ المبارک میں نہیں دیکھا؟ عرض کیا' (یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم) میں نے ایک یہودی کا ایک اُوقیہ سونا قرض دینا تھا میں آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہونے کے لئے نکلا تو یہودی نے مجھے روک لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ دُعائیہ کلمات نہ سکھاؤں کہ تو اُن کلمات سے دُعا کرے تو اگر صبیر پہاڑ جتنا بھی تم پر قرض ہوا تو اللہ (عزوجل) تمہاری طرف سے اَدا فرمادے گا۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ

آپ (ﷺ) فرمائیں! اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) اے ملکوں کے مالک' تو جسے

تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ

چاہے' بادشاہی عطا فرمادے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور تو جسے چاہے

تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ

عزّت دے اور جسے چاہے ذلت عطا فرمائے' ساری بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے بے شک

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ

تو ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل فرما دیتا ہے

وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ

اور دن کو رات میں داخل فرما دیتا ہے تو ہی بے جان سے جاندار پیدا

الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ

فرماتا ہے اور تو ہی جاندار سے بے جان پیدا فرماتا ہے اور تو ہی جسے چاہتا ہے

مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (آل عمران: ۲۷۔۲۶)

بے گنتی رزق عطا فرماتا ہے۔

اِن کے ساتھ یہ کلمات پڑھو

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ

اے دُنیا اور آخرت کے رحمان و رحیم اُن میں سے جو جسے

مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُمَا

تو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اُن میں سے جس سے جو چاہتا ہے روک لیتا ہے۔ مجھ پر

ارْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مِّمَّنْ

رَحمت میں سے اَیسی رَحمت فرما جو مجھے دوسروں سے بے نیاز کر دے۔

سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّيْ

اِلٰہی! مجھے فقر سے غنی کردے میری طرف سے قرض اَدا فرما دے۔ اور مجھے اپنی

الدَّيْنَ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادًا فِيْ سَبِيْلِكَ

عبادت میں اور اپنی راہ میں جہاد کی حالت میں موت عطا فرما۔

ہر نماز کے بعد پانچ (۵) بار پڑھیں۔ اوّل آخر تین تین بار درود شریف بھی پڑھیں

---

۱ درمنثور جلد۲ ص۱۷۲ الترغیب والترہیب جلد۲ ص نمبر ۶۱۵، مجمع الزوائد میں دعا من سواک تک ہے جلد۱۰ ص۱۸۶۔

مدیر اعلیٰ ماہنامہ
"سیدھا راستہ" لاہور

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) کی تالیفات

اشاعت دین اسلام کے لیے آپ اپنے عطیات اس بینک اکاؤنٹ میں بھی جمع کروا سکتے ہیں۔
بینک اکاؤنٹ نمبر 06180017185303 حبیب بینک شاد باغ لاہور۔

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چاکنہ) سکیم لاہور 042-36880027-28,0300-4274936